Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

387

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम दुखलाकी सबक

लेखक कृपाल सिंह बी० ए०

प्रकाशन वर्ष 1908

आगत संख्या 387

CC-0. In

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

387

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جملہ حقوق محفوظ

اخلاقِ قشقہ

पुस्तकालय साइंस इण्टर कालिज

387

مؤلفہ

کرپال سنگھ بی۔اے

387;U

کوئٹہ

۱۹۰۸ء

مطبوعہ رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ओ३म् ।

सा० संख्या———— पंजिका संख्या————

पुस्तकों पर सर्वप्रकार की निशानियां लगाना अनुचित है ।

कोई विद्यार्थी पन्द्रह दिन से अधिक पुस्तक नहीं रख सकता ।

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرستِ مضامین

مضمون	صفحہ
پیارے ایشور مجھے اچھا لڑکا بناؤ۔ پرارتھنا	۱۰
ناراض نہ کرو	۱۰
میں تو اچھا لڑکا بنونگا	۱۱
مُنہ دھونا	۱۱
میں اُسی کھانے کو ابھی چاہتا ہوں۔ لطیفہ	۱۲
ناک صاف کرنا	۱۲
سُستی کا نشان	۱۳
بڑا بابو	۱۴
فرمانبردار لڑکی	۱۵
ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی	۱۶
بہت بُرا ہے	۱۷
ماں باپ کی خدمت	۱۸
وہ اس کھیل کو ذرا بھی نہیں جانتا لطیفہ	۱۸
کم کھاؤ	۱۹
تکرار	۲۱
کالا بھوت	۲۳
نصیحت۔ بہن کو بھائی سے اُلفت چاہیئے	۲۴
جانوروں پر بیرحمی	۲۵
کبھی نہ بھولو	۲۶
راست گو لڑکا	۲۶
"نہیں" کس حال میں کہنا چاہیئے	۲۷
بُری صحبت	۲۹

مضمون	صفحہ
اے ایشور مجھے چاہوے کہ بُرے کاموں سے بچوں۔ پرارتھنا	۳۰
انسان کی حکمت	۳۱
آپ سے آپ بند ہونے والا تالا	۳۲
لچھمن کا سنگترہ	۳۳
دیانت دار لڑکا	۳۴
مت بگاڑو	۳۵
مذمّت شراب	۳۶
چور کی داڑھی میں تنکا	۳۶
سُست طالب علم	۳۷
ایک لڑکا اور اُسکی آواز کی گونج	۳۸
نصیحت۔ طامع کو نہیں دولت دُنیا کافی	۴۰
ایک خوش مزاج بوڑھی عورت۔ لطیفہ	۴۰
ہر کام وقت پر کرو	۴۱
کسی کو نہ ستاؤ	۴۲
آپس میں محبت رکھو	۴۲
چالاک لڑکا۔ لطیفہ	۴۳
تین بُری باتیں	۴۴
ذرا سی غفلت کا پھل	۴۵
میں کرونگا یا مرونگا	۴۶
خیرات	۴۷
لازم ہے	۴۸

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نصیحت - کاہلی کو چھوڑ دو تم سربسر	۵۰
ایک قیمتی گھڑی لیکن بے فائدہ	۵۰
میں گالی نہیں سنونگا	۵۱
جھوٹ نہ بولو	۵۲
اونٹ کی مثل	۵۳
دھوکے کا مال	۵۵
ایک بے صبر میم صاحبہ - لطیفہ	۵۶
گھڑی کی آواز	۵۶
ایک عجیب کھانا	۵۷
اطاعت	۶۰
ریل گاڑی سب کے واسطے بنی ہے - لطیفہ	۶۲
سرکشی کا نتیجہ	۶۲
منظوم نصیحتیں	۶۴
امتحان میں نہ پڑو	۶۵
ایشور کی آواز	۶۶
سچی دلیری	۶۹
ہمت نہ ہارو	۷۱
اُمید کی خوشی	۷۲
ہائے ربّا	۷۴
منع ہے	۷۷
کچّا کام - بُرا نام	۷۹
باپ کی نصیحت	۸۰
پرارتھنا - پیارے پتا ہمارے پاپوں کے تمام پاپ اور غلطیاں معاف کرو	۸۰
کمہار کی مورت	۸۱
خود غرضی	۸۳
بہتر ہے کہ وہ کبھی کبھی کچھ کھاوے - لطیفہ	۸۴
داناؤں کے مقولے	۸۵
غصّہ	۸۶
چغلخور شیطان کے ساتھی ہوتے ہیں	۸۷
ایک نیا گنوار نوکر - لطیفہ	۸۸
ہمارا باغ	۸۸
تین حل طلب سوال	۹۰
دشمن دوست تُما	۹۱
احمق سے	۹۲
شراب خانہ خراب	۹۳
ایشور پریم	۹۴
پانچہزار روپیہ اور کچھ اَور بھی	۹۵
خمسہ - مریں گناہ ہوں شفا دے خدایا	۹۶
ایک کمشنر صاحب کا مزاج	۹۷
فوراً روکو	۹۹
کسی کی موت سے خوش نہیں ہونا چاہئے	۹۹
محنت	۱۰۰
ہانکو ہانکو	۱۰۱
میں کبھی فکر نہیں کرتا	۱۰۲
یاد رکھو	۱۰۲
لطیفہ - افسوس - افسوس	۱۰۳
نادانی کا پھل	۱۰۴
نغمہ قوم	۱۰۵
بچو	۱۰۶
غزل - التماس فرخ	۱۰۶
ایک اندھے کا ایمان	۱۰۷
انگارے کی تمثیل	۱۰۷
اپنی دولت کو نہ کھا سکا	۱۰۸
دھرم گرنتھوں کا نت	۱۰۹
قوم کی حالت	۱۱۱
پرارتھنا - پیارے پرمیشور سب تمام برکتوں کے لئے جو آپنے ہم پر نازل کی ہیں ہم آپ کو بار بار دھنیباد دیتے ہیں	۱۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیباچہ

یہ امر مُسلّمہ ہے کہ ۷۵ فی صدی لڑکوں کا چال چلن بچپن میں ہی بگڑ جاتا ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ لڑکے ۲۵ برس کی عُمر تک گرو کے آشرم (رہائشگاہ) میں رہ کر برہمچرج (تجرد) یہ دھارن کرتے تھے۔ ایک یہ وقت ہے کہ چھٹپن (اختیار) سے ہی وہ ایسی ناشائستہ اور ناپاک حرکات کے مُرتکب ہوتے ہیں جنہیں دیکھ کر ایک زمانہ انگشت بدنداں ہے ؎

ایسے بچّوں کو دیکھ کر جگر کیوں نہ خون ہو اور کلیجہ کیوں نہ پھٹے۔ جو لوگ اپنی ذمّہ واری کو نظر انداز کرنا چاہتے ہیں وہ ایسی حالت کو زمانہ کی چال سے منسوب کیا کرتے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں ؎

چار پانچ برس کی عمر تک بچّے کو گھر کا کھلونا بنا کر رکھا اور فرطِ محبّت سے اُس کا ستیاناس کیا۔ دس بارہ برس کا ہوا اُس کی شادی کے درپے ہو گئے۔ پندرہ سولہ برس کی عمر تک مڈل یا انٹرینس پاس کرا کے کہیں دس پندرہ روپیہ کا نوکر کرا دیا۔ بس والدین سمجھ لیتے ہیں کہ اُن کی ذمّہ واری یہیں پر ختم ہوئی۔ جس قوم میں بچّوں کے والدین کی ذمّہ واری کا معیار یہ ہو اُس قوم کے بچّے اخلاق اور پاکیزگی کے لحاظ سے کیوں کر

۸۷
۸۸
۸۸
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۹
۹۹
۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۱
۱۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اعلےٰ ہو سکتے ہیں ؛

ہم مانتے ہیں کہ پُرانی قسم کی درسگاہیں گرُوکل وغیرہ یک قلم ہمارے درمیان سے اُٹھ گئی ہیں اور آجکل کے مدرسوں میں محض ذہنی تعلیم پر زور ہے اور اخلاقی تعلیم پر توجہ نہیں کی جاتی۔ لیکن کیا یہ باتیں والدین کو اُن کی ذمہ واری سے سُبکدوش کر سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں ؛

اگر ایک بچہ دھوکا دیتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ جھگڑا کرتا ہے۔ ساتھیوں کو پتھر مارتا ہے۔ گستاخ ہے۔ گالی دیتا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ ماں باپ کا کہنا نہیں مانتا۔ ہٹی اور ضدی ہے۔ پڑھنے سے جی چُراتا ہے۔ ناپاک خواہشوں کا غلام بن رہا ہے تو یہ عادات اُس نے کہاں سے سیکھیں؟ کچھ والدین سے اور کچھ بُرے لڑکوں سے۔ بُرے لڑکوں سے تو اُس نے سیکھیں لیکن اس صورت میں بھی ذمہ دار والدین ہی ہیں۔ کیونکہ بچوں کو بُری صحبت سے روکنا اُنہیں کا فرض ہوتا ہے ؛

کیا ماں باپ کو گھر میں بچے کی موجودگی میں ایک دوسرے کی بیعزتی کرتے وقت کبھی خیال گزرا کہ بچہ بھی اُن کی طرح جھگڑالو بن کر کسی دن اُن کی اپنی بیعزتی کریگا؟ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر کوئی بچہ حکم عدولی کرے اور ماں باپ اُس کی خُردسالی کے لحاظ سے درگزر کریں تو کیا اُس بچہ میں نافرمانی کی عادت جڑ نہ پکڑیگی؟ اگر ماں باپ بچے کو ایک کڑوی دوا میٹھی کہہ کر کھلاتے ہیں تو کیا وہ بچے کو جھوٹ کا سبق نہیں سکھلا رہے؟ اگر ماں بچے کو یہ دھمکی دیتی ہے کہ تیرے باپ کے آنے پر تجھے فلاں حرکت کے لئے سزا دلواؤنگی تو بچے کے دل میں ماں کے لئے کیا عزت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہیگی خصوصاً جبکہ یہ بڑی دھمکی ہی ہو۔ اگر ماں بچے کو سزا کے ڈر سے باپ کے روبرو نہیں ہونے دیتی یا خاوند کو بُرا بھلا کہتی ہے یا بچے کو اپنا قصور باپ سے چھپا لینے یا جھوٹ بولنے کی ہدایت کرتی ہے یا باپ کے سزا دینے پر اُس کے آنسو پونچھتی یا اُسے مٹھائی دیتی ہے تو کیا بچہ اپنی بد عادات میں اور بھی پختہ نہ ہو جائیگا؟ اگر ماں باپ کے اپنے چرتر اچھے نہیں۔ اُن کی طبیعت جوشیلی ہے۔ وہ ایک دوسرے سے بدزبانی کرتے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں۔ دھوکا دیتے ہیں۔ یا کسی بُری عادت از قسم شراب نوشی۔ قمار بازی وغیرہ میں مبتلا ہیں تو کیا بچہ اُن کی عادات اختیار نہیں کریگا؟

سچ تو یہ ہے کہ بچے کی تربیت اس کی پیدائش سے ہی۔ بلکہ شکم ہی میں سے شروع ہو جاتی ہے۔ اگر ماں باپ اُس کی طرف مہربانی کی نظر سے دیکھتے ہیں یا اُس سے میٹھی باتیں کرتے ہیں تو بچہ مسکرا دیتا ہے اگر ماں باپ خفا ہوتے ہیں تو اُس کی بھی تیوری چڑھ جاتی ہے۔ بچے کی طبیعت پر تمام بیرونی تصورات کا اثر کچھ نہ کچھ ہر روز پڑتا رہتا ہے۔ جو کچھ وہ سُنتا ہے یا دوسروں کو کرتے دیکھتا ہے اُسی کی نقل اُتارنے لگتا ہے۔ ایسے نازک وقت میں جو عادات و حرکات اُسے سکھائی جائیں اُنہیں وہ آسانی سے سیکھ لیتا ہے۔ اگر وہ اچھی ہیں تو بچہ بھی بہت سُکھی اور اُن عادات کا اثر خاندان میں پُشتہا پُشت تک رہیگا۔ اگر بُری ہیں تو بچہ عمر بھر ناخوش رہیگا اور ہمیشہ ماں باپ کو کوستا رہیگا اور یہی نہیں کہ صرف اپنی زندگی کو برباد کریگا بلکہ اپنے ساتھ اوروں کو بھی لے ڈوبیگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچے کا نرم دل مثل ایک باغ کے ہے۔ اگر باغ کی حفاظت نہ کی جائے اُس میں اچھے بیج نہ بوئے جائیں۔ گھاس پھونس جو پودوں کی بالیدگی کے مانع ہوتی ہے اُکھاڑ نہ ڈالی جائے۔ وقت پر پانی نہ دیا جائے اور پودوں کو سردی گرمی کی تاثیر سے بچایا نہ جائے تو وہ باغ ایک دن جنگل بن جائیگا۔ اسی طرح اگر بچوں کے ننھے دل کو بغیر تربیت کے چھوڑ دیا جائے نیک عادات کا بیج اُن کی بے لوث طبیعتوں میں نہ بویا جائے۔ ناموافق تاثیروں سے اُنہیں بچایا نہ جائے اور ناشائستہ حرکات و عادات سے جو اُن کی ترقی کے مانع ہوتی ہیں روکا نہ جائے تو وہ بڑے ہو کر گدھے کے گدھے ہی رہینگے جن کی دُولتی شائد اُن کے والدین کی چھاتی میں سب سے پہلے لگیگی ؛

اس لئے ضروری ہے کہ چھٹپن میں ہی بچے کو نیک ہدایت کی جائے تمام ناموافق آزمائشوں سے اُسے محفوظ رکھا جائے اور بُری صحبت کے لڑکوں کے ساتھ ملنے جُلنے بیٹھنے اُٹھنے سے روکا جائے۔ جونہی کوئی بدعادت اُس کی معلوم دے اگر اُسی وقت اُس کو جڑ سے اُکھاڑ ڈالیں اور اپنی عملی زندگی سے۔ زجر و تنبیہ سے۔ پیار سے۔ نیک ہدایت سے یا اخلاقی سبق دے کر اچھی عادت کو جو اُس بدعادت کی مخالف ہو اُس کے دل پر نقش کر دیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ بچہ دن بدن اخلاق میں ترقی نہ کرے ؛

مشکل یہ ہے کہ اس طرف بچوں کے والدین کی توجہ بہت کم ہے۔ اگر بچہ کی جسمانی بناوٹ خراب ہو۔ لنگڑا۔ کانا۔ اندھا۔ بہرا ہو تو اُسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیکھ دیکھ کر بیٹھے خونِ جگر پیئینگے اور اپنی قسمت کو روئینگے لیکن اگر اخلاقی اور رُوحانی زندگی کے لحاظ سے بچّہ لنگڑا۔ اندھا۔ کانا۔ بہرا ہو تو کچھ غم نہیں کرتے + جب لڑکا بڑا ہو کر خاندان کے ننگے نام کو بٹّہ لگاتا ہے۔ خودسری کی دُھن دماغ میں سمانے پر ماں باپ کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے۔ مصیبت کے وقت اُن کی مدد نہیں کرتا یا اُن سے علیٰحدہ ہو جاتا ہے۔ شراب خواری۔ قمار بازی حرام کاری کو اپنا شعار بنا کر دُنیا کو پلید کرتا ہے۔ ادھرمی ہو کر دھرم کی باتوں کو مذاق میں اُڑاتا ہے۔ نفسانی خواہشوں کا غلام ہو کر اپنی صحت کو ہاتھ سے دے بیٹھتا ہے۔ تب والدین کی آنکھیں کھُلتی ہیں اور پچھتاتے ہیں لیکن "اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت"

پس بچّوں کے والدین سے ہماری یہی اپیل ہے کہ اے بھائیو اور اے بہنو! اگر اولاد کا پیدا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہو۔ تو کم سے کم یہ بھی آپ کا فرض ہونا چاہیئے کہ آپ بچّوں کو رُوحانی اور اخلاقی تعلیم سے بے بہرہ نہ چھوڑیں اور اپنی اور اُن کی زندگی کو ناپاک بنا کر دُنیا کو پلید نہ کریں + آپ کی اور آپ کے بچّوں کی خاطر ہم نے اس کتاب کو تالیف کیا ہے۔ جسے اگر آپ اپنے بچّوں کے ہاتھوں میں پڑھنے کو دینگے یا اُن کو خود پڑھائینگے تو اُن کے اخلاق احسن اور اُن کی عادات کی درستی ہونے کی بہت کچھ اُمید ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ پہلے آپ اپنے آپ کو درست کریں اور اپنی زندگی کی نیک مثال بچّے کے آگے رکھیں۔ آپ کو خیال رہنا چاہیئے کہ بچّے کی موجودگی میں آپ سے کوئی بیجا حرکت سرزد نہ ہو۔ جس کا اُس کے اخلاق پر بُرا اثر پڑے۔ جو شخص بچّے کی موجودگی میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی گناہ کرتا ہے اُس کا گناہ پرمیشور کے حضور دُگنا تگنا سمجھا جاتا ہے۔ بچوں کو اخلاقی تعلیم دینا اور اُن کے آگے اپنے چال چلن کی بُری مثال قائم کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ زُبان سے سیدھے راستے چلنے کی ہدایت کرنا اور خود ہاتھ سے پکڑ کے اُن کو اندھے کنوئے میں دھکیل دینا۔ دوسروں کو نصیحت کرنا بغیر خود اُس پر عمل کرنے کے بے فائدہ ہے گویا بچوں کو ریاکار بنانا ہے۔ بچے جان جاتے ہیں کہ اُن کے ماں باپ کی زندگی واقعی کیسی ہے اور اُسی کی تقلید کرتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے کہ آپ کا لڑکا خوش اطوار ہو تو پہلے خود خوش اطوار بن کر دکھلائیے۔ یاد رکھئے کہ آپ کی روزانہ زندگی بچے کا روزانہ سبق ہے۔ تب تک اس قسم کی کتابوں سے بچوں کے اخلاق پر نیک تاثیر ہونے کی توقع نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ آپ ہی اپنی زندگی کو ہر پہلو سے عمدہ بنا کر اُن کے ہادی نہ بنینگے۔ اُمید ہے کہ آپ میری اس التجا کو منظور فرما کر اُس پر کاربند ہونگے۔ ایسا کرنے سے آپ کا مجھ پر مجھ پر ہی نہیں۔ بلکہ خود آپ کے بچوں پر۔ آپ کے بچوں پر ہی نہیں بلکہ آپ کے ملک اور آپ کی قوم پر بڑا بھاری احسان ہوگا۔

اکتوبر ۱۹۰۱ء

مؤلف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیباچہ طبعِ دوم

بعد ترمیم و اضافۂ ضروری کے یہ کتاب دوسری مرتبہ چھپ کر ہدیۂ ناظرین ہے۔ اس کا پہلا اڈیشن ایک عرصہ سے ختم ہو چکا تھا۔ میں بوجوہات چند در چند دوسرا اڈیشن اس سے پیشتر نہیں نکال سکا۔ اِس تغافل کے لئے میں قدردان اصحاب سے معافی کا خواستگار ہوں۔ مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہے کہ پبلک میں اِس کتاب کی مانگ ہے۔ میں اُن اصحاب کا جن کی قدردانی نے مجھے یہ اڈیشن شائع کرنے کا موقع دیا ہے بہت مشکور ہوں۔ ابھی تک اس کتاب کے تین حصے شائع ہو چکے ہیں۔ باقی حصے بھی بشرطِ فرصت جلد شائع کئے جائینگے۔ شائقین منتظر رہیں ٭

اس اڈیشن میں ۱۷ نئے مضامین ایزاد کئے گئے ہیں ٭

جنوری ۱۹۰۸ء

مؤلف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پرارتھنا

پیارے ایشور! مجھے اچھا لڑکا بناؤ۔ اور ایسی سکھشا دو۔ کہ سویرے اُٹھ کر ہاتھ مُنہ دھوؤں۔ ماں باپ کو پرنام کروں۔ آپکی بندگی کروں۔ جسم اور لباس کو صاف رکھوں۔ بھائی بہنوں کے ساتھ پیار سے رہوں۔ جو چیز ہو بانٹ کر کھاؤں۔ ٹھیک وقت پر سکول جاؤں۔ ماسٹر جی کو نمسکار کروں۔ اپنی جگہ پر قاعدے سے بیٹھوں۔ دِل لگا کر لکھوں اور پڑھوں۔ بے اجازت باہر نہ جاؤں۔ اپنے قصور کا اقرار کروں اور اُس پر شرمندہ ہوں۔ کسی کو گالی نہ دوں۔ کسی کے ساتھ جھگڑا نہ کروں۔ کسی کی چغلی نہ کھاؤں۔ کسی کو پتھر نہ ماروں۔ کسی کی اچھی نصیحت سے بُرا نہ مانوں۔ چھوٹوں پر ظلم نہ کروں۔ بڑوں کا ادب کروں۔ جھوٹ نہ بولوں۔ چوری نہ کروں۔ کسی کے ساتھ دغا فریب نہ کروں۔ بدچلن لڑکوں کے ساتھ نہ کھیلوں +

ناراض نہ کرو

(۱) سبق نہ یاد کرنے سے اُستاد کو +

(۲) کہنا نہ ماننے سے ماں باپ کو +

(۳) چیز بانٹ کر نہ کھانے سے بہن بھائی کو +

(۴) لڑائی بھڑائی سے ساتھیوں کو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(چھوٹے بچّوں کے گانے کے لئے)

مَیں تو اچّھا لڑکا بنونگا

صُبح سوتے سے اُٹھتے ہی سب کو
سر جُھکا نمسکار کرونگا

اپنے وقت پہ جا کر مدرسہ
دِل لگا کر لِکھوں اور پڑھونگا

کبھی ہوگی جو مجھ سے خطا کچھ
اُس کا بھی اقرار کرونگا

جب مَیں کھیلونگا لڑکوں سے مِل کر
گالی دونگا نہ جھگڑا کرونگا

نہیں بولونگا جھوٹ کبھی بھی
جو کہونگا وہ سچ ہی کہونگا

مُنہ دھونا

ایک گورے لڑکے نے اپنی ماں سے کہا "اماں جی! وہ لڑکا جو اُس گلی میں رہتا ہے کیسا خوش نصیب ہے۔" ماں نے کہا "کیوں؟" اُس نے کہا "وہ ایسا کالا ہے کہ جب اُس کا مُنہ مَیلا رہتا ہے اس کی ماں اُس مَیلے کو نہیں دیکھ سکتی اور نہیں کہتی کہ مُنہ دھو۔ یہ لڑکا شائد اُس لڑکے کا بھائی ہے جو کہتا ہے "مَیں مِٹّی ہونا چاہتا ہوں کیوں کہ مَیں نے سُنا ہے کہ وہ کبھی مُنہ نہیں دھوتے"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لطیفہ

کسی گھر میں شام کے وقت ایک چھوٹے لڑکے کو ایسی نیند آگئی کہ بغیر کھانا کھائے وہ سوگیا ایک دوست وہاں تھا اُس نے دیکھ کر تعجب کیا اور جب چھوٹے لڑکے کو دوسرے دن صبح دیکھا تو کہا کہ "رتنی! تو بہت اچھا لڑکا ہے تو بغیر کھانا کھائے رات کو سوگیا اور ذرا بھی نہیں رویا بہت اچھا لڑکا ہے" رتنی نے اُسے دیکھ کر کہا "کیا میں بغیر کھانا کھائے سوگیا تھا" پھر سوچ سوچ کے رونے لگا اور کہا اگر میں بغیر کھانا کھائے سوگیا تھا تو میں اُسی کھانے کو ابھی چاہتا ہوں +

ناک صاف کرنا

ایک مرتبہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک ماسٹر صاحب اپنی جماعت کو اخلاقی سبق پڑھا رہے تھے۔ میں توجہ سے اُن کے اور لڑکوں کے سوال و جواب کو سُن رہا تھا۔ ماسٹر صاحب ایک مورت لڑکوں کو دکھلا کر اُن سے کہہ رہے تھے۔ دیکھو یہ مورت ہے۔ تم بتلا سکتے ہو یہ کس نے بنائی +

جواب۔ آدمی نے +

سوال۔ کیا اس کی آنکھیں ہیں؟

جواب۔ جی ہاں۔ اس کی آنکھیں ہیں لیکن وہ دیکھتی نہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوال - کیا اس کے کان ہیں ؟
جواب - جی ہاں - کان بھی ہیں - لیکن وہ سُنتے نہیں ٭
سوال - کیا اس کا مُنہ ہے ؟
جواب - جی ہاں مُنہ تو ہے لیکن بولتا نہیں ٭
سوال - اور کیا ناک بھی ہے ؟
جواب - جی ہاں ناک بھی ہے لیکن "پونچھتی" نہیں ٭
کیا خوب - غالباً یہ وہی لڑکے ہونگے - جن کی ناک ہر وقت بہتی رہتی ہے - اور جن کو اُن کے ماں باپ ہمیشہ ہدایت کرتے رہتے ہیں کہ ناک اچھی طرح صاف کیا کرو ٭
بڑی خوشی کی بات ہوگی - جب ہمارے بچے ناک اچھی طرح صاف کرنا سیکھینگے - ناک کو لوگوں کے سامنے صاف کرنا ٹھیک نہیں - میلی ناک سے بدن کو نقصان پہنچتا ہے - اور غلاظت بہہ کر مُنہ میں جاتی ہے - عموماً لڑکے جماعت میں بیٹھے "سُوں سُوں" کرتے ہیں - ایسے غلیظ بچوں سے ہر کوئی نفرت کرتا ہے ٭

سُستی کا نشان

ایک موقع پر پانچ سات لڑکے دُھوپ میں بیٹھے ہوئے آپس میں بات چیت کر رہے تھے - اثنائے گفتگو میں ایک لڑکے نے سوال کیا کہ بتلاؤ - کونسا جانور ایسا ہے جو انسان کے ساتھ سب سے زیادہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیار کرتا ہے۔ اور اُس سے جدا رہنا نہیں چاہتا۔ کسی نے جواب میں کہا کہ بھائی گائے ہوگی۔ کسی نے کہا نہیں گھوڑا۔ کسی نے کہا بھیڑ اور کسی نے کہا کُتا۔ اِس پر پُورن نے سر کو کھجلا کر کہا میں بتلاتا ہوں وہ جانور یہ جُوں ہے۔ یہ مجھ سے کبھی جُدا رہنا نہیں چاہتی ٭

لازم ہے کہ جو لڑکا ایسا "جانور" پالتا ہے۔ وہ شریف لوگوں میں نہ بیٹھے۔ ایسا "جانور" ایک گونہ سُستی کا نشان ہے۔ اور نالائقی کی پہچان۔ اگر تمہارے پاس ایسا "جانور" اتفاقاً آیا ہو تو ایک آدھ پیسہ کی جُوں بوٹی جو پنساریوں کی دُکان پر بکتی ہے کونڈی میں پیس کر تیل میں مِلا لو اور رات کو سوتے وقت سر میں لگاؤ۔ دوسری صبح کنگھی دینے سے سب جوئیں جھڑ جائینگی۔ دو چار مرتبہ ایسا کرو۔ اگر جوؤں سے ہمیشہ کے لئے بچنا چاہتے ہو۔ تو ذیل کی دو ہدایتوں کو کبھی نظر انداز نہ کرو:-

(۱) روزمرہ نہاؤ۔ (۲) بستر اور لباس صاف اور ستھرا رکھو اور جس لباس سے بدن کا پسینہ لگنے کے باعث ذرا بھی بو آنے لگے۔ اُسے فوراً بدل ڈالو یا دھو ڈالو ٭

بڑا بابو

چھوٹا لڑکا (اکڑ کر)۔ جب میں ابا جان کی عمر کو پہنچونگا۔ تو میں بھی بڑا بابو ہونگا ٭

بڑی اماں۔ بچے۔ تمہارے ابا تو تم سے بھی چھوٹی عمر میں بڑے بابو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بن گئے تھے ۔

چھوٹا لڑکا - اچھا! تو پھر کیا وہ میری طرح بُوٹ اور کوٹ پہنا کرتے تھے ۔

بڑی امّاں - نہیں - اُن کا تو ایک انگرکھا اور سادہ دیسی جوتا ہوتا تھا ۔

ننھّے کی سمجھ میں نہ آیا کہ ابّا جان اتنی چھوٹی عمر میں کیونکر بڑے بابو بن گئے ہونگے ۔

بڑی امّاں - (ننھّے کو حیران دیکھ کر - بولی) - بچّے تم میرا مطلب نہیں سمجھے - تمہارے ابّا یُوں بڑے بابو تھے کہ اُن کی ہر ایک بات اور ہر ایک چال سے بڑائی اور شرافت ظاہر ہوتی تھی - جب بہن کے ساتھ کھیلتے تو اپنا اچھّے سے اچھّا کھلونا اُسے دیدیتے اور کہتے "لے ننھّی یہ تیرے لئے ہے - کیونکہ تو چھوٹی ہے" - کوئی ملاقاتی اُن کے ابّا سے ملنے آتا تو وہ اُسے ہاتھ جوڑ کر نمسکار کرتے تھے - تمہاری طرح دُم دبا کر بھاگ نہیں جاتے تھے - گلی میں کوئی ننھّا روتا دیکھتے تو اُسے پیار سے گود میں اُٹھا کر گھر چھوڑ آتے - پڑوس کی کوئی عورت کچھ کام بتلاتی تو بھاگے بھاگے کر آتے تھے - گھر میں کسی مہمان کی خاطر اچھّا کھانا تیار کیا جاتا تو اُسے پہلے خود کھانے کے لئے بے صبری نہیں ظاہر کرتے تھے - اس طرح ہم سب کی نظر میں تمہارے ابّا بڑے بابو ہی تھے ۔

فرمانبردار لڑکی

ایک لڑکی کی ماں باہر جاتے وقت بیٹی سے کہہ گئی کہ میرے آنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تک آٹھ صفحے خوشخطی کے لکھ چھوڑنا۔ لڑکی جب لکھنے لگی۔ تو یاد آیا۔ کہ کاغذ تو مدرسہ میں بھول آئی۔ اب کرے تو کیا کرے۔ ماں کا حکم ضرور ماننا ہے ؂

گھر میں بھی کوئی کاغذ نہ تھا۔ تب اُس نے پتا کی دی ہوئی سفید چادر نکالی اور اُس پر لکھ چھوڑا۔ فرمانبردار لڑکی کے اس کام کو دیکھ کر ماں بہت خوش ہوئی ؂

ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی

ایک مثال ہے کہ ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی۔ جس کے معنے ہیں کہ ایک شخص سے جھگڑا نہیں ہوتا۔ اگر تالی بجانا ہے تو دو یا چار یا کئی جوڑی ہاتھوں کی ضرورت ہوگی۔ اسی طرح جھگڑا کرنے کے لئے دو یا دو سے زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اگر دو شخص آپس میں تکرار کریں تو قصوروار دونوں ہی ہوتے ہیں۔ ایک گالی دیتا ہے۔ دوسرا صبر نہیں کرتا۔ اگر گالی کے بدلے ملائم جواب دیا جائے تو تکرار نہیں ہوسکتا۔ میٹھی زبان میں جادو کا اثر ہے۔ جب کوئی تمہارے ساتھ تکرار کرنا چاہے تو ناصح کی اس نصیحت کو یاد کرو۔ "ملائم جواب غصے کو کھو دیتا ہے۔ اور سخت باتیں غضب کو اُبھارتی ہیں" ؂

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت بُرا ہے

(۱) ضد کرنا۔ (۲) چُغلی کھانا۔
(۳) جھُوٹ بولنا۔ (۴) اپنے قصور کا اقرار نہ کرنا۔
(۵) چوری کرنا۔ (۶) جوآ کھیلنا۔
(۷) کسی کی چیز زبردستی چھین لینا۔ (۸) نشہ پینا۔
(۹) تاش۔ چوسر اور دوسرے ایسے ہی فضول کاموں میں وقت گنوانا۔
(۱۰) قول دیکر وفا نہ کرنا۔
(۱۱) اندھے۔ لنگڑے۔ بوڑھے۔ بدصورت۔ بہرے اور گونگے آدمیوں کی ہنسی بنانا۔
(۱۲) اپنے ساتھیوں اور مدرسے کے لڑکوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا۔
(۱۳) بغیر سوچے سمجھے پڑھنا۔
(۱۴) پڑھائی کے گھنٹے میں ایک دوسرے سے باتیں کرنا۔
(۱۵) بات کاٹنا۔ زیادہ بولنا۔ سچی بات کو چھپانا۔
(۱۶) مرغن چیز کھاکر اُوپر سے پانی پینا۔
(۱۷) اچھی طرح کھاپی کر زیادہ کھانے کا لالچ کرنا اور دوسروں کے کھانے میں نظر رکھنا۔
(۱۸) مُنہ میں اُنگلی ڈالنا۔ ناخون چبانا۔
(۱۹) ہاتھ یا رومال سے مُنہ ڈھکنے کے بغیر جمائی لینا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ماں باپ کی خدمت

اچھے وُہی ہیں بچے ماں باپ کو جو مانیں — سرمایۂ شرافت ماں باپ کی ہے خدمت
دُنیا میں نام پائے عقبےٰ میں سُرخ رُو ہو — فاضل ترین عبادت ماں باپ کی ہے خدمت
ہو جن کی یہ سعادت۔ بس خوش نصیب ہیں وُہ — دُنیا میں لاکھ نعمت ماں باپ کی ہے خدمت
پالا اُنہوں نے ہم کو سو آفتیں اُٹھا کر — لازم ہمیں نہایت ماں باپ کی ہے خدمت
بچّوں کا فرض کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے — ماں باپ کی ہے خدمت ماں باپ کی ہے خدمت

لطیفہ

(وہ اس کھیل کو ذرا بھی نہیں جانتا)

ایک ماں نے اپنے چھوٹے بچّے کو بڑے کے ڈر سے روتے اور بھاگتے ہوئے دیکھ کر بڑے سے پوچھا کہ "تم اپنے چھوٹے بھائی کو کیوں ڈراتے ہو؟" جواب دیا کہ میں تو کھیل کھیلتا تھا۔ میں ڈاکٹر بنا اور بھائی کو بیمار بنایا۔ اور اُس کی ناک کو پھڑیا قرار دیا۔ اُس پھڑیا کو میں چاقو سے کاٹنا چاہتا تھا۔ جب میں ڈاکٹروں کی طرح چاقو کھول کر اُس کی ناک کی طرف لے گیا تو وہ ڈر گیا۔ وہ اس کھیل کو ذرا بھی نہیں جانتا۔

بعض لڑکوں کے کھیل ایسے ہیں جن میں خوشی سب یک طرفہ ہوتی ہے۔ بعض لڑکے کھیل میں کُتّے کو لکڑی سے مارتے ہیں یا کسی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لڑکے کو دھکیلتے یا کسی کو فریب دیتے ہیں۔ وہ اسے محض کھیل سمجھتے ہیں لیکن اُس کھیل کی خوشی ایک ہی طرف ہے جس کا نتیجہ اکثر خراب نکلا کرتا ہے۔ ایسا کھیل نہ کھیلنا چاہیئے ٭

کم کھاؤ

ایک دن میرے ایک دوست نے چند لڑکوں کی دعوت کی۔ اُن میں ایک غریب لڑکا بھی تھا۔ جس کو شائد پیٹ بھر کر کھانے کا کم موقع ملا ہوگا۔ جب دسترخوان بچھایا گیا۔ تو سب سے پہلے مہمانوں کے سامنے دال روٹی لائی گئی۔ جس کو اُس غریب لڑکے نے پیٹ بھر کر کھایا۔ پھر پُلاؤ لایا گیا۔ جس پر بھی اُس نے اچھی طرح ہاتھ صاف کیا۔ نوکروں نے جب برتن اُٹھالئے تب لڑکے نے سمجھا کہ بس اب کھانا ہوچکا ہوگا۔ لیکن اتنے میں عمدہ مٹھائیاں اور پھل دسترخوان پر چُنے گئے۔ لڑکے نے ٹھونس ٹھونس کر پہلے ہی کھا لیا تھا۔ اب اُس کے پیٹ میں کچھ بھی گنجائش اَور کھانے کی نہ رہی۔ وہ حیرت بھری نگاہوں سے اُن چیزوں کو دیکھا کیا۔ لیکن اتنی طاقت اُس میں نہ تھی کہ اُن پر ہاتھ بڑھاتا۔ میزبان نے پوچھا۔ بچّے! تم مٹھائی اور پھل کیوں نہیں کھاتے؟ جواب دیا۔ میں کیسے کھاؤں"۔ اب میری صرف آنکھ ہی بھوکی ہے۔ اُسی سے کھا رہا ہوں" ٭

ایسا ہی مجھ کو ایک مرتبہ اپنے دوست بابو تارانا تھ جی کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہاں ضیافت میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ تارا ناتھ جی نے اپنی ذات برادری کے سب لوگوں کو مدعو کیا تھا۔ گاؤں کے حکیم صاحب باوجود بُلائے جانے کے ضیافت میں شامل نہ ہوئے۔ دوسرے دن جب حکیم صاحب ملے۔ تو بابو صاحب نے اس بات کی شکایت کی کہ آپ ہماری ضیافت میں شامل نہیں ہوئے۔ حکیم صاحب نے فرمایا۔ جناب آپ کی ضیافت کا فائدہ تو میں نے اپنے گھر میں ہی اُٹھا لیا تھا۔ پُوچھا کیونکر؟ جواب دیا۔ کہ کل سے متواتر آپ کی دعوت میں شامل ہونے والے مجھے گھروں پر بُلا رہے ہیں۔ تب سے ذرا بھی فرصت نہیں ملی۔ نہیں تو میں آپ کے پاس کم سے کم عذر خواہی کرنے ضرور آتا۔ اس طرح آپ کی دعوت سے مجھے بھی فائدہ پہنچ گیا۔ اور مجھے معالجہ کی فیس میں ایک معقول رقم مل گئی ✤

کتنے لوگ ہیں جو ایسی دعوتوں میں شامل ہو کر بے شرمی سے پیٹ بھرتے ہیں۔ بلکہ بعض تو اپنے جیب بھر کر بچا کھچا گھر لے آتے ہیں۔ ٹھونس ٹھونس کر کھانا جانوروں کا کام ہے۔ انسانوں کا نہیں ✤

کم کھاؤ۔ ابھی بھوک ایک چوتھائی باقی ہو تو کھانے پر سے ہاتھ اُٹھا لو۔ کل بیماریوں کی جڑ بدپرہیزی اور زیادہ کھانا ہے۔ دوسروں کو زیادہ کھاتے دیکھ کر خود زیادہ کھانے کا لالچ نہ کرو۔ زیادہ کھانے سے کسی دن صحت کھو بیٹھو گے۔ جب کبھی درد شکم کی شکایت یا دستوں کی بیماری لاحق ہو۔ تب جان لو کہ تم نے زیادہ کھایا ہوگا۔ یا کچھ بدپرہیزی کی ہوگی ✤ زیادہ کھانے والا پیٹو کہلاتا ہے ✤

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تکرار

ایک چھوٹے لڑکے نے جو کھڑکی میں سے باہر کو جھانک رہا تھا۔ ایک گھوڑے کو دیکھ کر کہا۔ میں چاہتا ہوں وہ گھوڑا مجھے مل جاے ٭

چھوٹا بھائی۔ تم اسے کیا کرو گے؟

بڑا بھائی۔ اجی کیا کرونگا اس پر سوار ہونگا ٭

چھوٹا بھائی۔ کیا تمام دن تم اس کی سواری کیا کرو گے؟

بڑا بھائی۔ ہاں صبح سے رات تک گھوڑے کو دوڑاے پھرونگا

چھوٹا بھائی۔ مجھے بھی تو کبھی اُس پر چڑھنے دو گے؟

بڑا بھائی۔ کیوں تمہیں کیوں چڑھنے دونگا۔ جب گھوڑا میرا ہو چکا تو تمہیں اُس پر چڑھنے کا کیا حق حاصل ہو گا؟

چھوٹا بھائی۔ ابّا جان تمہیں مجبور کرینگے کہ تم مجھے بھی کبھی کبھی گھوڑا سواری کے لئے دو ٭

بڑا بھائی۔ نہیں وہ مجھے مجبور نہیں کرینگے ٭

چھوٹا بھائی۔ نہیں ضرور کرینگے اور اگر تم نہیں مانو گے تو تمہیں سزا دینگے ٭

بڑا بھائی۔ چل بے سزا دلوانے والے ٭

ماں نے جب دیکھا کہ ان میں تو تھوڑی سی بات پر تکرار کی نوبت پہنچ گئی۔ وہ بولی بچو! ایک اسی قسم کا تکرار تم جیسے دو لڑکوں میں جو تمہارے ہم عمر ہی ہونگے۔ اگلے دن ہو پڑا تھا۔ کان دیکر سنو۔ وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سڑک پر سیر کرتے ہوئے جا رہے تھے اور آپس میں مذاق کی باتیں کرتے جاتے تھے۔ اُن میں سے ایک بولا "میں چاہتا ہوں دُنیا کی جتنی کھیتیاں ہیں وہ مجھے مِل جائیں"۔ دوسرا بولا "میں چاہتا ہوں دُنیا بھر کی گائے بھینس مجھے مل جائیں"۔

پہلا۔ تم اُن کو کیا کرو گے؟

دوسرا۔ بس تمہارے تمام کھیتوں میں چھوڑ دونگا۔

پہلا۔ ایسا کر کے تو دکھاؤ؟

دوسرا۔ اس میں کیا کچھ شک ہے؟

پہلا۔ میں تم کو ایسا کرنے ہی کب دونگا۔

دوسرا۔ میں تم سے پوچھنے تھوڑا ہی لگونگا۔

پہلا۔ نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے۔

دوسرا۔ میں ضرور کرونگا۔

پہلا۔ تم نہیں کر سکتے۔

دوسرا۔ میں کرونگا۔

یہ کہہ کر دونوں آپس میں جُٹ گئے اور مکّے بازی کی نوبت پہنچی۔ بچّے ہنس دئے۔ ماں نے اس پر کہا۔ بچّو اسی طرح چھوٹی چھوٹی باتوں سے تکرار شروع ہو پڑتا ہے۔ بتلاؤ تم کیا اُن دو نادان لڑکوں سے اچھے ہو۔ تم میں بھی تو ایک خیالی گھوڑے پر تکرار ہو پڑا تھا۔ اگر میں موجود نہ ہوتی تو کیا عجب ہے۔ کہ تم میں بھی اُن دو نادان لڑکوں کی طرح دنگے فساد کی نوبت پہنچ جاتی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کالا بھوت

ایک دیندار شخص سے میری ایک دفعہ مُنشی چیزوں کے بارے میں بات چیت ہوئی اُس نے فخریہ بیان کیا کہ "میں نے شراب پینا چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ شراب پینے سے مُنہ سے بدبو آتی ہے اور اس بدبودار مُنہ کو اُس پاک پروردگار کے حضور لے جانا اور اِسی گندے مُنہ سے اُس کے آگے پرارتھنا کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا" میں نے کہا آپ پر آفرین ہے۔ لیکن آپ اتنا تو سوچیئے۔ کہ اسی دلیل کا الحاق تمباکو پر بھی ہو سکتا ہے کہ نہیں؟ اگر ہو سکتا ہے تو پھر آپ تمباکو کیوں پیا کرتے ہیں؟

ایک اور شخص حُقّہ نوشی کا سخت عادی تھا۔ اُس نے اس عادت کو ترک کرنے کا پکّا اِرادہ کر لیا۔ جب کبھی حُقّہ پینے کی خواہش اُسکے اندر غلبہ پاتی تو وہ تمباکو اپنی مُٹھی میں لے کر اُس سے یوں مخاطب ہوا کرتا "تو میری پیاری چیز ہے۔ لیکن کیا تجھ میں اتنی طاقت ہے کہ مجھ کو اپنا غلام بنائے؟ تُو تو محض ایک پودا ہے! اور میں انسان ہوں۔ اے کالے بھوت! خواہ مجھے موت کا مُنہ دیکھنا پڑے۔ میں تجھے مغلوب کر کے چھوڑونگا" اِس میں کچھ شک نہیں کہ اُس نے اس عادت کو مغلوب کیا۔ اگرچہ دو ماہ تک اُس کو بڑی کشمکش کرنی پڑی۔ لیکن فتحیابی کی خوشی نے اُسے سب کشمکش بھلا دی ٭

ناظرین اس مکالمہ سے آپ بھی سبق سیکھو اور اس کالے بھوت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو اپنے نزدیک نہ پھٹکنے دو ۔

نصیحت

بہن کو بھائی سے اُلفت چاہیئے
چاہیئے باہم محبت چاہیئے

جبکہ دونوں اِک شجر کے ہیں ثمر
پھر تو خوب آپس میں اُلفت چاہیئے

بہن سے بھائی اگر ہووے بڑا
بہن کی اُس کو حفاظت چاہیئے

منحصر چھوٹے بڑے ہونے پہ کیا
تم کو ہر حالت میں الفت چاہیئے

ہے بُری صحبت بُری اُس سے بچو
کھیلنے کو نیک صحبت چاہیئے

جھوٹ اور غیبت کی ہے عادت بُری
اُس سے سب بچّوں کو نفرت چاہیئے

اچھّی صورت کی نہ ہو پروا ذرا
ہاں مگر اِک نیک سیرت چاہیئے

کیا عجب ہے نام تم روشن کرو
بس ذرا تھوڑی سی ہمّت چاہیئے

جلد بازی کی بھی ہے عادت بُری
کام میں صبر و سہولت چاہیئے

سچ کہو سب کی بھلائی میں رہو
جھوٹ چغلی سے عداوت چاہیئے

مال و زر پر فخر کرنا ہے فضول
نیک نامی کی بھی عادت چاہیئے

سیکھ لو اچھّوں سے اچھی عادتیں
اور بدوں سے تم کو عبرت چاہیئے

قوم کو حاجت مدد کی ہے مدام
اس لئے قومی حمیّت چاہیئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جانوروں پر بے رحمی

کمّو بڑا شریر اور بے رحم لڑکا تھا۔ کُتّوں۔ مُرغیوں اور چڑیوں کا تو اُسے جانی دشمن کہنا چاہیئے۔ جہاں کہیں وہ اُن کو دیکھ پاتا اُن کی طرف ڈھیلا پھینکنے سے نہیں چُوکتا تھا۔ ایک دِن راستے میں ایک کُتّا پڑا سوتا تھا۔ کمّو نے اُسے اپنے بوٹ کی ٹھوکر مار کر کہا۔ "بدذات کُتّے! یہ تیری کیسی عادت ہے کہ تُو راستے میں پڑا سوتا ہے"۔

اگر کُتّے میں بولنے کی طاقت ہوتی۔ تو میں اُس سے ضرور کہلواتا کہ "میاں لڑکے میں راستے میں لائق اور نالائق لوگوں کی پہچان کے لئے بیٹھا رہتا ہوں"۔

جو بے زبان جانوروں پر بے رحمی کرتے ہیں۔ اُنہیں بیشک نالائقوں کی فہرست میں شامل سمجھنا چاہیئے۔ اور جو کسی کو دُکھ نہیں دیتے۔ وہ واقعی لائق اور اشراف ہیں۔

وہ آدمی انسان کے بھروسے کے لائق نہیں۔ جس پر کہ جانور بھروسہ نہیں کر سکتے۔ مت سمجھو کہ جانور اپنے دوستوں کو نہیں پہچانتے۔ جو شخص جانوروں کے ساتھ بے رحمی کرتا ہے وہ اپنے ہم جنسوں کے ساتھ بے رحمی کرنے سے کب چُوکیگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کبھی نہ بھولو

(۱) ماں باپ کا احسان -
(۲) اُستاد کی نصیحت -
(۳) دوستوں کی مہربانی -
(۴) گناہ کی سزا -
(۵) ایشور کی یاد -
(۶) اپنی زندگی کا انجام

راست گو لڑکا

ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک لڑکا گھر کی بیٹھک میں ایک بلّی کے ساتھ کھیل رہا تھا - اُس بیٹھک میں میز کے اوپر بلّور کا ایک بہت ہی خوبصورت گلدان رکھا ہوا تھا - بلّی جو بھاگی تو وہ بھی اُسے پکڑنے کو دوڑا - اتفاقاً ہاتھ گلدان میں لگا اور وہ گر کے ٹوٹ گیا۔ یہ لڑکا اپنے باپ کے خوف سے اور سزا پانے کے ڈر سے رونے لگا - ایک اور لڑکا جو جھوٹ بولنے کا عادی تھا اُس وقت اُس کے ساتھ بیٹھک میں موجود تھا وہ اُس سے کہنے لگا ڈرتے کیوں ہو پرواہ کیا ہے - اپنے باپ سے کہہ دینا کہ بلّی نے گلدان گرا کر توڑ دیا - لیکن اُس نے جواب میں کہا "میں ہرگز جھوٹ نہیں بولونگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ابھی باپ کے پاس جا کے کُل حال اُن سے کہے دیتا ہوں"۔
اُس کے باپ کو گلدان کے ٹوٹ جانے کا افسوس تو ہوا لیکن وہ اپنے بیٹے سے ناراض نہ ہوا اور کہا کہ میں خوش ہوں کہ تم نے سچ کہہ دیا۔ خیر گلدان ٹوٹ گیا تو ٹوٹ جانے دو۔ اگر یہ کوئی بڑا قیمتی ہوتا تو بھی کچھ افسوس نہ تھا۔ میں بہت خوش ہوا کہ تم نے سچ بولا ہے۔

یہ لڑکا اس بات سے بہت ہی خوش ہوا کہ میں نے جھوٹ بول کر اپنے باپ کو ناراض نہیں کیا اور اُس کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جھوٹ بول کر اپنے قصور کو چھپانے کی کوشش کرنے سے سچ بولنا بہتر ہے۔

کسی قصور سے انکار کرنا گویا ایک قصور کو دُونا بنانا ہے۔

"نہیں" کس حال میں کہنا چاہیئے

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہاں میں ہاں ملانے سے اور "نہیں" نہ کہنے سے بڑی بڑی خرابیاں واقع ہوتی ہیں۔

لڑکوں کو جاننا چاہیئے کہ بعض موقعے ایسے ہوتے ہیں جبکہ "ہاں" کی جگہ "نہیں" بولنا اُن کے لئے بہت ہی مُفید ہے۔

مثلاً

جب کوئی لڑکا تمہیں مدرسے جانے سے روکے اور کھیل کود

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں اور بیجا کام کرنے میں اپنا شریک کرنا چاہے تو اُس وقت اُس لڑکے کو یہ کہہ دینا چاہیئے کہ میں تمہارا ساتھ ہرگز نہ دونگا۔ جب کوئی تمہارا ہم مکتب تم سے جماعت میں سرگوشی کرے یا تمہیں کھیلنے کے لئے ورغلائے تو تم کو جواب دینا چاہیئے کہ نہیں ٭

جب کوئی لڑکا کسی کو بیجا باتیں کہنے یا ناپاک اور بیجا کام کرنے کی تحریک دلانا چاہے تو اُس وقت نہیں کر دینا اُس کے لئے بہت ہی فائدہ مند ہوگا ٭

جب کوئی لڑکا کسی سے جھوٹ بلوانا چاہے تو اُس کو چاہیئے کہ اُس سے یہ کہہ دے کہ نہیں میں تمہاری صلاح نہ مانونگا اور جھوٹ نہ بولونگا۔ یہ تو بہت بیجا بات ہے ٭

جب کوئی لڑکا کسی کو ایسی بات کہے اور ایسے کام کرنے کو کہے جسکو وہ بیجا سمجھتا ہے تو اُس کے لئے یہ اچھا ہے کہ وہ صاف کہہ دے کہ نہیں ٭

ذکر ہے کہ ایک بار کسی لڑکے نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ کیا باعث ہے کہ تم بُرے لڑکوں کے ساتھ نہیں ملتے ہو اور ہر آفت سے بچے رہتے ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ جب کوئی مجھ کو بدکام اور بدبات میں شریک ہونے کو کہتا ہے تو میں اُس سے یہ کہہ دیتا ہوں کہ میں اس میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا اور تمہاری بات کو مان نہیں سکتا ٭

پس اگر لڑکے اس لڑکے کی طرح وقت پر "نہیں" کہنے پر مستعد رہیں تو بڑی آفتوں سے بچے رہینگے اور اُن کا چال چلن کبھی نہیں بگڑیگا ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بُری صحبت

شریروں کی صحبت میں جاؤ نہ ہرگز
یونہیں اپنی عزّت گنواؤ نہ ہرگز

بُری صحبتیں زہر قاتل ہیں بھائی
بُروں میں نہیں کچھ سوائے بُرائی

اگر آگ کے پاس بیٹھو گے جا کر
تو اُٹھو گے اک روز کپڑے جلا کر

چلو خیر کپڑے بچاتے رہے تم
مگر سینک تو روز کھاتے رہے تم

جہاں عطر کھنچتا ہو جاؤ وہاں گر
تو ہو جائیگی تم میں خوشبو سراسر

غرض نیک و بد کے اثر بیش یا کم
ہوا کرتے ہیں ہمنشینی سے ہر دم

بُری صحبتیں ہیں بد اطوار کرتیں
بداطوار کر کے ہیں پھر خوار کرتیں

یہ ٹھگ یہ اُچکّے یہ چور اور یہ رہزن
بُرے جانتا ہے ہر اک جن کے بچپن

یہ جب پیٹ سے ماں کے پیدا ہوئے تھے
تو ہیں جیسے اب ایسے ہی کیا ہوئے تھے؟

نہیں ان کو بد صحبتوں نے بگاڑا
شرافت کا اُن کی بھرا گھر اُجاڑا

خدا نے بنایا یہ انساں کا خمیر
کہ جو کام یہ دیکھتا ہے برابر

اثر اُسکے ہی اُس میں ہوتے ہیں پیدا
بُرائی بھلائی پہ ہوتا ہے شیدا

رہا نیک لوگوں میں تو نیک ہے یہ
نہیں سو شریروں کا بس ایک ہے یہ

کسی کا کوئی چور گر ہمنشیں ہو
تو چوری کا اُس پر یقیں بالیقیں ہو

اگر ایک نیک آدمی سے ہے ملّت
تو نیکی کا لے گی اثر کچھ طبیعت

نکوکار گر مشفق و مہرباں ہو
تو نیکی کا تم پہ ہر اک کو گماں ہو

جُوآری سے رکھو گے گر دوستانہ
جُوآری سمجھ لے گا تم کو زمانہ

شرابی سے ہوگی جو صاحب سلامت
نہ چھوڑیگی دنیا پہ صاحب اسلامت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غضب کا یہ مضموں نکالا کسی نے
بڑے شوخ لفظوں میں ڈھالا کسی نے
کہ کوئی ذرا مجھ کو اِتنا بتانا
ہے کن لوگوں میں اس کا آنا وجانا

پھر اب میں بتاؤں وہ ہے شخص کیسا
وہ ایسا وہ ایسا وہ ایسا وہ ایسا

پرارتھنا

اے اِیشور! (۱) مجھے حیا دے کہ بُرے کاموں سے بچوں۔
(۲) وفا دے کہ کبھی وعدہ خلافی نہ کروں اور جن کا جو حق ہو ادا کروں۔
(۳) رحم دِلی دے کہ جب کسی کو دُکھ میں دیکھوں افسوس کروں اور اُس کے دُکھ کے رفع کرنے کی کوشش کروں۔
(۴) عبرت دے کہ بدچلن لڑکوں کی صحبت میں کبھی نہ بیٹھوں۔
(۵) نیک اوصاف دے کہ کبھی دھوکا فریب۔ جبر اور چوری نہ کروں۔
(۶) راست گوئی کی عادت دے کہ کبھی جھوٹ نہ بولوں۔
(۷) محبت دے کہ سب کو اپنا دوست سمجھوں اور اُن سے پیار کروں۔
(۸) صبر دے کہ لالچ اور حسد کبھی نہ کروں۔
(۹) سخاوت دے کہ محتاجوں اور غریبوں کی دل کھول کر مدد کروں۔
(۱۰) حلم دے کہ کبھی غصے کو اپنے پر قابو نہ پانے دوں۔
(۱۱) فرمانبرداری دے کہ ماں باپ اور بڑوں کا کہنا مانوں۔
(۱۲) قناعت دے کہ جو کچھ مِل جائے اُس پر خوشی سے گزران کروں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۳) عاجزی دے کہ کبھی کسی پر بڑائی نہ چاہوں اور نہ کسی پر سختی کروں۔
(۱۴) چستی دے کہ سستی اور کاہلی کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دوں اور آج کا کام کبھی کل پر نہ چھوڑوں ٭

انسان کی حکمت

دُنیا کے لوگ بہت کچھ جانتے ہیں۔ اُنہوں نے لاکھوں حکمتیں نکالیں۔ مثلاً ریل گاڑی بنانا۔ ہوا میں اُڑنا۔ تار کے ذریعے خبر بھیجنا۔ تار پر اپنی آواز بھیجنا۔ سورج کی گرمی کو ایک جگہ اکٹھا کرنا۔ صندوق میں بند چیزوں کی تصویر کھینچنا۔ بغیر تار کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پیغام پہنچانا۔ آلات میں آواز بند کرنا۔ طرح طرح کی کلیں بنانا۔ ہزاروں قسم کی دوائی تیار کرنا ٭

اِتنی عجیب باتیں جو بیان سے باہر ہیں اُنہوں نے اپنی عقل اور کوشش سے نکالیں لیکن ابھی تک وہ کچھ بھی نہیں جانتے۔ جتنی ایجادیں ہوئیں۔ اُن سے کئی گُنا زیادہ ایجادیں نکالنا ابھی باقی ہیں۔ جتنا علم سیکھا اُس سے بدرجہا زیادہ سیکھنا ابھی باقی ہے۔ اور جتنی حکمتیں نکالیں اُن کی اَن گنت تعداد ابھی پردۂ غیب میں ہے۔ ہم سبھوں کو ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ تاکہ جو ایجادیں باقی ہیں انسان کے ہاتھ لگیں ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آپ سے آپ بند ہونے والا تالا

ایک لڑکے کو اپنی ماں کے کمرے میں ایک بڑا صندوق خالی رکھا دیکھکر یہ سوجھی کہ میں اُس میں چھپ جاؤں اور کھیل سے ماں کو پکاروں۔ وہ اُس میں بیٹھ گیا اور اپنے آپ کو اُس کا ڈھکنا بند کرکے چھپا دیا۔ اُس صندوق کا تالا اس قسم کا تھا کہ آپ سے آپ لگ جاتا تھا۔ تالا لگ کر لڑکا بالکل بند ہوگیا۔ اگر اتفاق سے ماں اُس وقت اندر نہ آتی اور صندوق کو بند ہوتے نہ دیکھتی تو لڑکا ضرور اُس میں دم گھٹ کر مرجاتا۔ ماں کی مدد سے تالا کھل گیا اور لڑکے کی جان بچ گئی ٭

اس بیان کو پڑھ کر مجھے یہ خیال آیا کہ بہت سے لڑکوں کی رُوحانی زندگی کا یہی حال ہے۔ مذکورۂ بالا لڑکے کے لئے صندوق میں بیٹھنا اور اُس میں اپنے آپ کو بند کرنا آسان بات تھی لیکن پھر اپنے آپ کو اندر سے نکالنا بہت مشکل تھا۔ یہ آسان بات ہے کہ لڑکے اپنے آپ کو گناہ میں ڈالیں اور اپنے ہاتھ پاؤں کو گناہ سے جکڑیں لیکن مشکل ہے کہ وہ اپنے آپ کو اُن بندھنوں سے نکالیں۔ ایشور کے سوا اور کوئی نہیں جو گناہ کے جکڑ بندوں سے چھڑا سکے۔ ہادی۔ گرو۔ والدین اُستاد۔ رفیق وغیرہ ہم کو نیک راہ پر لانے کے لئے ایک حد تک مددگار ہوسکتے ہیں لیکن گناہ سے کامل چھٹکارا دینے والے اور نیک پاک زندگی عطا کرنے والے بس ایک پرمیشور ہی ہیں ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لچھمن کا سنگترہ

لچھمن ہاتھ میں سنگترہ لئے ہوئے سڑک پر سے گزر رہا تھا۔ وہ سنگترہ چھیلنے کو تھا کہ اُسے ایک مہتر کا لڑکا جو سڑک پر جھاڑو دے رہا تھا ملا۔ سنگترہ دیکھ کر اس کا دل للچایا اور اُس نے لچھمن سے درخواست کی کہ سنگترہ مجھے کھانے کو دیدو۔ لچھمن تھوڑی دیر کے لئے لڑکے کی طرف دیکھا کیا پھر ہنس کر کہا۔ اپنا سنگترہ کیا تمہیں دے دوں؟

ہاں سردار۔ مَیں نے عمر بھر میں ایک ہی سنگترہ کھایا ہے۔ اور وہ بھی مجھے اِدھر اُدھر سے مل گیا تھا۔

اِدھر اُدھر سے کیسے مل گیا تھا؟

میرا مطلب یہ ہے کہ میں نے باغ میں سے باغبان کی نظر بچا کر اُڑا لیا تھا۔

لچھمن نے سنجیدگی سے کہا۔ اوہو! مگر یہ تم نے چوری کی۔

مہتر نے مُسکرا کر کہا۔ کچھ ہی کہو میں نے سنگترہ اسی طرح پایا تھا۔ لیکن چوری کرنا گناہ ہے اور جب کبھی ہم گناہ کرتے ہیں ایشور ہم سے ناراض ہوتے ہیں۔ تمہیں قیمت دیکر سنگترہ لینا چاہئے تھا۔

مہتر نے قہقہہ لگایا اور بولا آپ سچ کہتے ہیں۔

لچھمن پہلے تو کچھ دیر اُس کی طرف دیکھا کیا پھر اُسے اپنا سنگترہ دے کر کہا۔ یہ لو سنگترہ ہے یہ مَیں تمہیں اس شرط پر دیتا ہوں۔ کہ پھر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تم کبھی چوری نہ کرو اور نہ کسی کی چیز بلا اجازت اُٹھاؤ ٭

مہتر نے کہا بہت مہربانی - میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں پھر چوری نہیں کرونگا - اُس نے سنگترہ لے لیا - اور بعد میں کبھی کبھی اُس سڑک پر لچھمن اور مہتر کا ملاپ ہوتا رہا - مہتر کو معلوم ہوگیا - کہ لچھمن اُس کا حقیقی دوست ہے - جو اُس کو اچھی اور نیک باتیں سکھلانا چاہتا ہے یہ اُس کی نصیحتوں اور اُس وعدے کا نتیجہ تھا کہ بعد میں مہتر بہت اشراف بن گیا اور وہ بڑھتے بڑھتے ایک خوردہ فروش کی دوکان پر نوکر ہوگیا - وہ ہمیشہ فخر سے بیان کیا کرتا تھا کہ لچھمن کی دوستی نے اُسے اِس رُتبے پر پہنچایا ہے ٭

دیانت دار لڑکا

کسی بزّاز کی دُکان پر ایک عورت کچھ ریشمی کپڑا خریدنے آئی - بزّاز کے شاگرد نے جب تھان کھول کر کپڑا ناپا تو اُس نے اُس میں کچھ نقص پایا - یہ نقص اُس نے خریدار کو بتلا دیا - اس پر خریدار نے ریشمی کپڑا خریدنے سے انکار کر دیا - مالک یہ گفتگو سُن رہا تھا - اُس نے فوراً اپنے نوکر کے باپ کی طرف چٹھی لکھی - کہ آپ اس کو آکر لے جاویں کیونکہ یہ میری دُکان کے لائق نہیں - مُتحیّر باپ جلدی میں آیا اور اُس نے بزّاز سے پوچھا کہ بات کیا ہے - جواب دیا کہ آپ کے لڑکے کو کپڑا بیچنے کی حکمت نہیں آتی - کل پرسوں ایک عورت کچھ ریشمی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کپڑا خریدنے آئی تھی۔ اس نے بغیر پوچھے کپڑے کا نقص بتلا دیا جس پر گاہک نے کپڑا خریدنے سے انکار کر دیا۔ باپ نے پوچھا۔ بس یہی میرے لڑکے کا قصور ہے۔ بزّاز نے کہا ہاں۔ تب باپ نے اُچھل کر کہا تو میرے بیٹے نے بہت ہی قابل تعریف کام کیا ہے۔ میری محبّت اس کے لئے دس گُنی ہو گئی ہے۔ اب آپ کتنی ہی تنخواہ کیوں نہ دیویں۔ مَیں نہیں چاہونگا کہ میرا لڑکا ایک دن بھی آپ کے پاس نوکر رہے ✦

باپ بیٹا دونوں اُسی دِن وہاں سے رخصت ہوئے۔ دِل ہی دِل میں جتنی خوشی اُن کو تھی۔ اُس کا اندازہ صرف دیانت دار آدمی لگا سکتے ہیں ✦

مت بگاڑو

(۱) سیاہی سے کپڑوں کو۔ (۲) سُرمہ نہ ڈالنے سے آنکھوں کو۔
(۳) کنگھی نہ کرنے سے بالوں کو۔
(۴) سوراخوں سے ناک اور کانوں کو۔
(۵) حقّہ کے لال نشانوں سے ہاتھوں کو۔
(۶) پان تمباکو سے دانتوں کو۔
(۷) گالی دینے سے زبان کو۔
(۸) اناپ شناپ کھانے سے ہاضمہ کو۔
(۹) اکڑا اکڑا کر چلنے سے ٹانگوں کو۔
(۱۰) مہندی لگانے سے ہاتھوں اور پاؤں کو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مذمتِ شراب

یارب بچائیو تو بلائے شراب سے
لاکھوں فنا ہوئے ہیں وبائے شراب سے

بیڑے ہزاروں نامیوں کے غرق ہو گئے
طوفاں ساقیوں نے اُٹھائے شراب سے

یہ آب آتشیں ہے جلائیگا جان و دِل
کوئی نہ پیاس اپنی بجھائے شراب سے

کم ظرف ہے نہ اسکو کوئی اپنے منہ لگائے
دریائے آبرو نہ بہائے شراب سے

گر محفلِ شراب کا انجام نیک ہو
شیشے کو غم میں ہچکی نہ آئے شراب سے

بدبو و بدمزہ ہے ہر اک دین میں حرام
کیوں کوئی آبرو کو گنوائے شراب سے

گھٹتی ہیں اس سے طاقتیں دل اور دماغ کی
کوئی نہ ربط اپنا بڑھائے شراب سے

مُردار ہے یہ دُختر رز اس سے اَلاماں
کوئی نہ اپنے دل کو لگائے شراب سے

چور کی ڈاڑھی میں تنکا

کسی شہر میں بہت سی روئی چوری گئی اور باوجود بہت سی تلاش کے چوروں کا پتہ نہ لگا۔ اُس شہر کا تھانہ دار بہت کوشش کرتا تھا کہ کہیں چوروں کا سراغ ملے۔ جب سب کوششیں اُس کی ناکام گئیں تو اُس نے یہ تدبیر نکالی کہ وہاں کے سب چھوٹے بڑے آدمیوں کی دعوت کی۔ سب کے اکٹھے ہونے پر تھانہ دار محفل میں آیا اور سب مہمانوں کی طرف دیکھ کر کہنے لگا کہ کیسے بے شرم اور گستاخ آدمی ہیں باوجودیکہ چوری کی روئی ڈاڑھیوں میں لگی ہوئی ہے پھر بھی میری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضیافت میں آموجود ہوئے ہیں۔ یہ بات سُنتے ہی چور جو حاضر تھے جھٹ اپنی ڈاڑھیوں کو ہاتھوں سے ٹٹولنے لگے جس سے اُنکی بدمعاشی خود بخود ظاہر ہوگئی اور وہ پکڑے گئے ٭

اسی سے یہ مثل مشہور ہوئی کہ چور کی ڈاڑھی میں تنکا۔ چور کی چوری کبھی چھپی نہیں رہتی۔ چور کا دل ہمیشہ خوف زدہ اور پریشان رہتا ہے جس کے باعث اُس کی بدمعاشی آپ سے آپ ظاہر ہوجاتی ہے ٭

سُست طالب علم

ایک سن رسیدہ شخص نے ایک بار بیان کیا کہ جب میں لڑکا تھا تو بڑا سُست و کاہل تھا۔ اکثر سبق کے وقت دوسرے کاہل لڑکوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کیا کرتا تھا۔ ہمارا یہ حال ہمارے اُستاد کو کچھ مُدت معلوم نہ ہوا لیکن ایک روز ہم بے طرح پکڑے گئے ٭

ایک روز ہمارے اُستاد نے کہا۔ لڑکو سُستی کی عادت چھوڑ دو۔ اور دل دے کے اپنا سبق پڑھو۔ تم یہ نہیں جانتے کہ اگر ابھی سُستی کروگے تو آئندہ کو تُمہارا کتنا نقصان ہوگا۔ اگر کسان وقت پر اپنے کھیت میں بیج نہ بوے تو وقت پر فصل کہاں سے پائیگا؟ تُمہارا یہ وقت پڑھنے لکھنے کا ہے۔ تم میں سے جو لڑکا کسی کو بیکار دیکھے تو مجھ کو آکر اطلاع کردے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُستاد کی زبانی اِتنا سُن کر مَیں نے دل میں کہا کہ گوپال نے فلانے دِن اُستاد سے میری چغلی کھائی تھی مَیں اُسکی تاک میں لگا رہونگا اور اگر اِدھر اُدھر تاکتے دیکھونگا تو اُستاد سے جاکے فوراً کہہ دونگا ٭

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ گوپال کی نظر کتاب سے بہکی۔ یہ دیکھکر مَیں نے اُستاد کو جاکر اطلاع دے دی۔ اُستاد نے پوچھا تم کو کیونکر معلوم ہوا کہ گوپال کی نظر کتاب پر نہ تھی۔ مَیں نے کہا جناب میں نے تو اُس کو اپنی آنکھوں سے اِدھر اُدھر تاکتے دیکھا ہے۔ اُستاد نے کہا سچ کہو۔ بھلا جب تم نے اُس کو دیکھا تھا اُس وقت تمہاری آنکھ تمہاری کتاب پر تھی؟

اب تو مَیں پکڑا گیا۔ لڑکے مجھ پر ہنسنے لگے اور میں ایسی حرکت سے آئندہ کو باز آیا ٭

خلاصہ یہ کہ اگر ہم اپنے کام اور چال وچلن پر اپنی نظر رکھیں اور ہمیشہ اپنے کام ہی میں مصروف رہیں تو ہم کو دوسروں کے عیبوں کو دیکھنے کی فرصت نہ رہیگی ٭

ایک لڑکا اور اُسکی آواز کی گونج

جو آواز کہ آدمی کی زبان سے نکلتی ہے اور مزاحمت پاکے پھر ویسی ہی سُننے میں آتی ہے اُس آواز کو صدائے بازگشت کہتے ہیں اکثر مقامات ایسے ہیں مثلاً مندروں اور میناروں کے گنبد۔ پہاڑی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جگہیں وغیرہ کہ جہاں اگر کوئی کسی کا نام لے کر زور سے پکارے تو اُس کی آواز چاروں طرف گونجنے لگتی ہے اور ایسی صفائی سے سُنی جاتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دوسرا آدمی پکار رہا ہے ۔

ذکر ہے کہ ایک بار ایک لڑکا جو اس حال سے بے خبر تھا ایک پہاڑی جگہ میں کھیل رہا تھا۔ کھیلتے کھیلتے وہ ہُو ہُو کرکے چلّا اُٹھا۔ جب لڑکے نے اس آواز کو پھر سُنا تو حیرت میں آگیا اور یہ سمجھ کر کہ کوئی کھیل کر رہا ہے پوچھا تم کون ہو؟ پھر وُہی آواز آئی کہ "تم کون ہو"؟ اس نے جواب دیا تم بڑے بے وقوف ہو۔ پھر یہ سُننے میں آیا کہ "تم بڑے بے وقوف ہو" تب اُس لڑکے کو بہت ہی غصّہ آیا اور اُس کو بُرا بھلا کہنے لگا۔ لیکن جو جو کچھ وہ کہتا تھا وُہی پھر پھر کے سُنتا تھا ۔

وہ اس گمان پر کہ کوئی لڑکا مجھ سے شرارت کر رہا ہے ہر طرف اُس کو ڈھونڈتا پھرا۔ جب کہیں پتہ نہ لگا تو گھر جاکے اپنی ماں سے یہ کل کیفیت بیان کی ۔

اُس کی ماں نے کہا بیٹا وہ تمہاری ہی باتوں کی گونج تھی۔ جو کچھ تم نے کہا وہی پہاڑ کی چٹانوں سے تم نے پھر سُنا۔ اگر تمہاری باتیں اچھی ہوتیں تو تم اچھی ہی باتیں سُنتے۔ اچھی باتوں کی گونج اچھی ہی ہوتی ہے۔ ہم لوگوں کے آپس کے برتاؤ کا بھی یہی حال ہے کیونکہ یہ دُنیا اکثر ہمارے اپنے ہی دل کی باتوں کی گونج سُناتی ہے۔ اگر آدمی دوسروں کو پیار کرے تو دوسرے بھی اِس کو پیار کرتے ہیں۔ اگر کوئی دوسروں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر غضب یا غصہ دکھلائے تو دوسرے بھی اپنا غضب اور غصہ دکھلاتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

بد نہ بولے زیرِ گردوں گر کوئی میری سُنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

نصیحت

طامع کو نہیں دولتِ دُنیا کافی
قانع کو ہے اک وقت کا کھانا کافی

اِس کو تو ہے کافی فقط اک نانِ جویں
اُس کو نہیں قاروں کا خزانہ کافی

شاہوں کو نہیں شاہیِ دُنیا کافی
زاہد کو ہے اِک روٹی کا ٹکڑا کافی

جاہل کو تو بے سُود ہے سَو دفترِ پند
عاقل کو ہے صرف ایک اشارہ کافی

لطیفہ

ایک خوش مزاج بوڑھی عورت کچھ پیڑے بانٹنا چاہتی تھی اُس کے نواسے نے کہا کہ نانی جی اب آپ عینک لگایا کرتی ہیں۔ کیا یہ بات سچ ہے کہ آپ کو عینک سے چھوٹی چیزیں بڑی دکھائی دیتی ہیں۔ نانی نے کہا ہاں بیٹا اگر عینک نہ لگاؤں تو چھوٹے حروف کو نہیں پڑھ سکتی ہوں پر عینک لگا کر چھوٹے حرف بڑے دکھائی دیتے ہیں۔" لڑکے نے غور سے سُن کر اور سوچ کر کہا کہ پھر نانی جی اگر عینک لگا کر چھوٹا پیڑا بڑا دکھائی دے تو آپ عینک اُتار کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میرے لئے پیڑے چُن لیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ مجھے چھوٹا دیویں اور سمجھ لیں کہ بڑا دیا ✣

بہت سے لوگ دوسروں کے قصور کو ایسی عینک سے دیکھتے ہیں جس سے اُن کا قصور بڑا معلوم دیتا ہے۔ پر۔ اپنے قصور کو وہ بغیر عینک کے دیکھتے ہیں اور وہ اُنہیں چھوٹا معلوم ہوتا ہے ✣

ہر کام وقت پر کرو

کام کے وقت اپنا کام کرو
کھیل کا جب ہو وقت تب کھیلو

اس طرح سے اگر کرو گے تُم
خوش و خُرّم سدا رہو گے تُم

جو کوئی کام تُم کو کرنا ہو
ہو چُکے جب تمام تب چھوڑو

کیونکہ جو ہوتا ہے اَدھورا کام
اُس کا ہوتا نہیں ہے نیک انجام

ایک ہی کام ایک وقت کرو
اور کرو دِل لگا کے خوب اُسکو

کامیابی کا بس یہی ہے طور
فتحیابی اسی میں ہے فی الفور

وقت ہے اک بڑی ہی قیمتی چیز
دھیان رکھتے ہیں اُس کا اہلِ تمیز

جو کوئی وقت اپنا کھوتا ہے
وہ پشیمان پیچھے ہوتا ہے

چاہتے ہو سدا جو خوش رہنا
یاد دِل سے رکھو مرا کہنا

کام کے وقت اپنا کام کرو
کھیل کا جب ہو وقت تب کھیلو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسی کو نہ ستاؤ

ایک لڑکا ایک کُتّے کو پتّھر مار رہا تھا۔ اچانک ایک پتّھر دیوار سے ٹکرا کر اُس کے پاؤں پر آ لگا۔ اور سخت چوٹ آئی۔ اب تو پاؤں پکڑ کر زمین پر بیٹھ گیا اور چلاّ چلاّ کر رونے لگا۔ کوئی لڑکا اُدھر سے گزُرا اور اُسے روتے دیکھ کر پاس آیا اور دلاسا دے کر سبب پوچھا۔ لڑکے نے کل حال بیان کیا۔ وہ لڑکا سُن کر کہنے لگا۔ دیکھو بھائی جس طرح اب تمہارے پاؤں میں درد ہو رہا ہے۔ اسی طرح اس بیچارے کُتّے کے ہوتا ہوگا۔ وہ بیچارہ بے زبان تھا۔ تمہیں کیا کہتا۔ دیکھو۔ اس نصیحت کو ہمیشہ یاد رکھو اور کسی کو نہ ستاؤ۔ کیونکہ سب تمہاری سی جان رکھتے ہیں۔ جس چیز سے تمہیں دُکھ ہوتا ہے۔ اُس سے اَوروں کو بھی ہوتا ہے۔

آپس میں محبّت رکھّو

ایک لڑکے کے پاس کھلونا تھا۔ ایک دِن مدرسہ جاتے وقت چھوٹی بہن نے کہا "بھائی جی! کھلونا مجھے دیتے جاؤ۔ مدرسہ سے آؤ گے تو لے لینا"۔ مگر لڑکے نے جواب دیا "نہیں نہیں۔ میں نہیں دونگا۔ تم اپنے کھلونوں سے کھیلو"۔ بہن کو رنج تو ہوا۔ مگر چُپ ہو رہی۔ بھائی بہن کی اِن باتوں کو ماں کھڑکی میں کھڑی سُن رہی تھی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب لڑکا شام کو مدرسہ سے آیا تو اُسے ایک کتاب کی ضرورت ہوئی۔ اُس نے ماں سے مانگی۔ مگر ماں نے نہ دی۔ اور کہا۔ تم اپنی کتابیں پڑھو۔ لڑکا اس بات سے رنجیدہ تو ہوا مگر چپ ہو رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس نے باپ سے چاقو مانگا۔ مگر اُس نے بھی نہ دیا اور کہا کہ مجھے خود ضرورت ہے۔ تمہارا چاقو کہاں ہے ؟

اب تو لڑکے سے نہ رہا گیا اور بے اختیار رونے لگا۔ اُس کو روتا دیکھ کر ماں کو ترس آیا۔ پاس آئی اور پیار سے گود میں اُٹھا لیا اور کہنے لگی۔ دیکھو بیٹا اس وقت ہم نے تم کو کتاب اور چاقو نہیں دیا تو نہیں کیسا بُرا معلوم ہوا۔ صُبح تم نے بھی تو اپنی بہن کو کھلونا نہیں دیا تھا۔ سوچو تو اُس کو بھی کس قدر رنج ہوا ہوگا ؟

جو بات تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ نہ کریں۔ تم بھی اوروں کے ساتھ ویسا نہ کرو ؟

چالاک لڑکا۔ لطیفہ

ایک اسکول کا لڑکا کسی بزاز کی دوکان پر گیا۔ اور کہا کہ اُس ساڑھے آٹھ آنے گز والے کپڑے میں سے پونے چودہ گز مجھکو درکار ہے۔ وہ کتنے کا ہوگا۔ جواب مِلا۔ سات روپے پانچ آنے کا۔ پھر اُس لڑکے نے پوچھا کہ پونے گیارہ آنے گز والے کپڑے میں سے پونے سترہ گز چاہئے وہ کتنے کا ہوگا۔ بزاز نے کہا سوا گیارہ روپے کا۔ پھر پوچھا کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ ساڑھے تین آنے گز والا فینتہ پونے سات گز چاہیئے وہ کتنے کا ہوگا۔ دوکان دار نے کہا ایک روپے ساڑھے سات آنے کا۔ تو کہا۔ اچھا۔ کل چیزوں کی قیمت ایک جگہ جمع کر کے مجھے بتاؤ۔ بزاز نے کہا بیس روپے دو پیسے۔ یہ کہہ کر دوکان دار نے اُن چیزوں کو اُتارا کہ کاٹے۔ پر لڑکے نے ہنس کر کہا کہ آج مجھے یہ چیزیں نہیں چاہئیں۔ میں صرف آپ سے یہ پوچھتا تھا کیونکہ یہ سوال اُستاد نے مجھے دیا تھا میں اُس کو نہیں نکال سکا اس لئے آپ سے مدد لی۔

ہاں! یہ لڑکا چالاک تھا۔ ایسی چالاکی میں فائدہ نہیں بلکہ نقصان وہ لڑکا جو سکول کے وقت اوروں کا کام دیکھ کر اُن کی نقل کرتا ہے جماعت میں کمزور رہتا ہے اور امتحان کے وقت اُس کے نام کے آگے ناکام لکھا جاتا ہے۔ لیکن وہ جو ہر روز اپنا کام دیانتداری سے کرتا ہے اور اپنے ہی علم سے کام لیتا ہے تو آخر کار ترقی کر جاتا ہے۔

تین بُری باتیں

تین بُری باتیں ہیں جن سے ہر شخص کو بچنا لازم ہے۔ بُرا خیال بُرا کلام۔ بُرا کام۔ بُرے خیالات کا اثر دِل کے اُوپر زہر کا سا ہوتا ہے۔ اور جس قدر وہ دِل کے اندر زیادہ قائم رہتے ہیں اُسی قدر اُن سے نقصان بھی زیادہ ہوتا ہے۔ سانپ کا یا دیوانے کُتّے کے کاٹنے کا اثر اس سے زیادہ تر مہلک نہیں ہو سکتا۔ کوشش کر کے کُل بدخیالات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو اپنے دِل میں سے نکال ڈالو۔ اُن سے ڈرو۔ اُن کا مقابلہ کرو اور دِل سے پرارتھنا کرو کہ وہ تم سے دُور رہیں ٭

بُرے خیالات سے اکثر بُرے کلام کے لئے تحریک ہوتی ہے اور بدکلامی سے بڑی آفت برپا ہوجاتی ہے۔ بُرے الفاظ کانوں کے ذریعے دل میں پہنچ جلتے ہیں اور ہمیں اپنے ضمیر سے منحرف ہونے کی ہدایت کرتے ہیں۔ پس بدکلامی کی طرف سے اپنے کان بند کرلو اور بدزبان لوگوں کی صحبت سے ایسا بھاگو جس طرح کوئی وبائی مرض سے بھاگتا ہے ٭

جبکہ بُرے خیال اور بُرے کلام دل پر اثر کرجاتے ہیں تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بُرے کام بھی اُس سے صادر ہوتے ہیں۔ جُوا کھیلنا۔ چوری کرنا۔ نشہ پینا۔ دھوکا فریب دینا۔ کسی کی چیز چھین لینا۔ لڑائی دنگا کرنا۔ وغیرہ جتنے بُرے کام ہیں سب بُرا خیال دل میں پیدا ہونے سے سرزد ہوتے ہیں ٭ بدخیالات کو دل کے اندر جگہ نہ دو تو یقین ہے کہ تمہارے مُنہ سے بدکلام بھی نہ نکلیگا اور اگر تم بدکلامی سے بچے رہو تو یقیناً بدکاموں سے بھی محفوظ رہوگے ٭

ذراسی غفلت کا پھل

ایک علم دوست انگریز نے اپنی ۲۵ برس کی بچی ہوئی آمدنی سے کتابیں خریدیں اور ایک عمدہ کتابوں کا دفتر تیار کیا جس میں وہ روز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیٹھ کر کتابوں کو پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ وہ کتب خانہ میں کتاب پڑھتے وقت چرٹ پینے لگا۔ پیتے پیتے جب اُس نے دیکھا کہ چرٹ بجھ گیا ہے تو اُس نے اُسے ردّی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔ اور کچہری میں گیا۔ تھوڑی دیر میں صاحب نے لوگوں کو آگ آگ کا غُل مچاتے سُنا۔ باہر نکل کر کیا دیکھتا ہے کہ میرا کتب خانہ اور بنگلہ جل رہا ہے اور میں نے اپنی عمر بھر کی کمائی کو تھوڑی سی غفلت سے کھو دیا ہے۔ اس بیوقوف انگریز کی طرح بہت لوگ ہیں جو اپنے واسطے نیک نامی کی عمارت بناتے ہیں پر تھوڑی سی بے وقوفی سے یعنی چوری جھوٹ۔ مکر و فریب۔ لالچ۔ بغض و کینہ یا غفلت سے اُس کو ڈھا دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ ہم ایک لمحہ میں زندگی بھر کے کام کو بگاڑ سکتے ہیں۔

مَیں کرُونگا یا مرُونگا

پارسال چین کے پیکن شہر میں ایک ہزار انگریز تھے جنہیں چین کی باغی فوج نے گھیر لیا تھا۔ وہ بڑی تنگ حالی میں پڑے تھے۔ قریب تھا کہ باغی دھاوا کر کے سب کو مار ڈالیں۔ کوئی چالیس میل دُور کئی گورہ فوجیں تھیں۔ جو خبر پانے پر اُن کی مدد کو پہنچ سکتی تھیں لیکن خبر پہنچانے کی کوئی صورت نہ تھی۔ آخرکار اُنہوں نے ایک پندرہ برس کے چینی لڑکے کو کہا کہ شائد تم چھوٹے ہونے کے سبب باغیوں کے بیچ سے نامعلوم ہو کر جا سکتے ہو۔ تُم لڑکے ہی ہو باغی تم پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شک بھی نہیں کرینگے۔ اُس لڑکے نے کہا میں دل و جان سے حاضر ہوں اور میں ضرور اطلاع کرونگا چاہے دشمن کے ہاتھ سے مارا ہی جاؤں۔ غرض بڑی تکلیف کے ساتھ وہ لڑکا پہنچ گیا اور خبر پاکر گورہ فوجیں آئیں اور اُن سب محصور انگریزوں کو بچالیا۔

کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وفادار اور بہادر لڑکا کیا کیا کرسکتا ہے۔ اُس لڑکے سے ایسی بہادری اور جانبازی کا کام نہ ہوسکتا اگر وہ اس مزاج کا نہ ہوتا کہ میں کرونگا یا مرونگا۔

خیرات

اگر مالک نے تم کو دھن دیا ہے
تو گویا مالکِ نعمت کیا ہے
تمہیں درپیش مشکل راستہ ہے
وہاں رہزن بھی بنتا رہنما ہے

بچو غارت گروں سے یوں بچو تم
دیا ہے جس نے اُسکے نام دو تم

دئے سے دُور ہو جاتی ہے ظلمت
دیا ہے آدمی کے حق میں رحمت
دئے کی دیکھتے ہو خیر و برکت
دکھاتا ہے وہ راہِ قصرِ جنّت

چراغوں کی تو تھوڑی سی چمک ہے
دئے کی روشنی محشر تلک ہے

دئے سے ہوگیا ہے بول بالا
دئے نے کردیا رُخ پر اُجالا
دئے کا نُور ہے بالکل نرالا
کہ نورانی بنا ہے دینے والا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنورتے ہیں دئے سے لوک پرلوک
نہیں دونو گھروں کا کچھ بھی پھر شوک

دئے سے دور بھاگیگی اذیت
دیا ہے تو ملیگی تم کو راحت

دئے پر صورت پروانہ دولت
گری پڑتی ہے از راہِ محبت

دیا خیرات کا جس جا جلایا
قدم واں لچھمی نے آجمایا

دئے سے دور ہوتی ہیں بلیّات
دئے کا کام ہے انجاحِ حاجات

ہوئی ضرب المثل عالم میں یہ بات
تو ہم اس بات کو سمجھے کرامات

سخی کی ناؤ پربت پر ہے چڑھتی
دئے کے زور سے ہر دم ہے بڑھتی

دئے کا خوب ہی انجام ہوگا
خلاصہ یہ بڑا آرام ہوگا

تمہارا گھر کبھی رنج و غم ہوگا
مگر جس دم دیا بے غرض بے نسکام ہوگا

ابدی مقام

اُسی دم پار ہو جائے گا بیڑا
تھپیڑوں کا نہیں پھر کچھ بکھیڑا

لازم ہے

(۱) صبح سویرے اُٹھ کر ماں باپ کو پرنام کرنا اور نہا دھو کر پراتھنا کرنا۔
(۲) بڑوں کی عزت کرنا اور اُن کے بچا احکام کو ماننا۔
(۳) ہمیشہ علم کے پڑھنے اور پڑھانے میں مشغول رہنا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) قرض سے بچنا اور اپنی آمدنی میں سے کچھ نہ کچھ بچا کر غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرنا ٭

(۵) پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنا اور آزمائشوں سے بچے رہنا ٭

(۶) ہر کام میں راستی اور انصاف کو مدنظر رکھنا ٭

(۷) بدوں سے پرہیز کرنا اور نیکوں کی صحبت اختیار کرنا ٭

(۸) سادھن کے ذریعے کل پنج اور ناپاک خواہشوں کو دبائے رکھنا ٭

(۹) جو باتیں لائق کرنے کے نہیں ہیں اُن سے احتراز کرنا ٭

(۱۰) اپنے بیگانوں سے خوش خلقی سے پیش آنا ٭

(۱۱) ہمیشہ ملک اور قوم کی خدمت کے لئے تیار رہنا ٭

(۱۲) پاکیزگی۔ اِنکسار۔ بلند ہمتی۔ بُردباری۔ تواضع۔ رحم دلی۔ قناعت سخاوت۔ محبت۔ صداقت۔ عدالت۔ یہ فضیلتیں انسان کے جوہر ہیں ان سے اپنے آپ کو آراستہ کرنا ٭

(۱۳) نشہ بازی۔ نفس پرستی۔ غصّہ۔ تعصّب۔ دغا۔ فریب۔ حسد۔ خودستائی۔ اہانت۔ خودبینی اور بدنیتی یہ بُرائیاں انسان کو ناپاک بنانے والی ہیں ان سے بچنا ٭

(۱۴) رات کو سوتے وقت جو کام دن بھر کئے ہیں اُنہیں سوچنا اور اِیشور سے اپنی غلطیوں اور قصوروں کے لئے معافی مانگنا ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نصیحت

کاہلی کو چھوڑ دو تم سر بسر — تا کہ دُنیا میں بنو تُم نامور
پاسداری قوم کی کیجے ضرور — داد خواہوں کے لئے ہو داد گر
خواہشوں جذبوں کو قابو میں رکھو — قدرتِ کامل ہے واجب نفس پر
ہم نے مانا تم میں ایماں ہے ضرور — ہم کو دکھلاؤ مگر اُس کے ثمر
مِل کے باہم رہیئے گا شیر و شکر — چھوڑ دو نا اتفاقی سر بسر
بیکسوں کی کیجئے ہر دم مدد — کیوں غریبوں کے نہیں بنتے سپر
نیکیاں دِن رات تم کرتے رہو — تا کہیں سب تم کو نخلِ بار ور
رات دِن میری ہے دِل سے یہ دُعا — میرے ایشور کی رہے مُجھ پر نظر

ایک قیمتی گھڑی لیکن بے فائدہ

میں نے ایک روز اپنے ایک دوست کے گھر میں ایک گھڑی دیکھی جو ایسی خوبصورت بنی تھی کہ میری نظر اُس کی طرف کھچی جاتی تھی۔ اُس میں قسم قسم کے ہیرے اور جواہرات لگے ہوئے تھے۔ مُنہ اُس کا سونے کا بنا تھا۔ سوئیاں چاندی کی تھیں اور پُرزے نہایت نفیس تھے غرضیکہ وہ ہر طرح سے قیمتی تھی۔ اتنے میں میں نے معلوم کیا کہ وہ چلتی نہیں۔ میرے دوست نے کہا کہ میں نے اس پر بہت ہی روپیہ خرچ کیا لیکن سب بے فائدہ گیا۔ یہ سُن کر میں نے اپنے دِل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں کہا کہ اس سے تو میری چار روپیہ کی گھڑی اچھی ہے جو چلتی تو ہے۔
تب مَیں نے سوچا کہ یہ گھڑی کئی اُن لوگوں کی طرح ہے جو میرے پاس آیا کرتے ہیں۔ وہ اچھے کپڑے پہنتے ہیں۔ چہرہ مُہرہ اچھی طرح سے آراستہ رکھتے اور باہری صورت کے لحاظ سے شائستہ معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کے ہاتھ نہیں چلتے۔ کیونکہ وہ اندر سے ناکارہ ہیں۔ اُن سے تو دو آنے والا اُقلی اچھا ہے کیونکہ اُس کے ہاتھ چلتے ہیں۔ سچ ہے وہی چیز زیادہ خوبصورت ہے جو زیادہ فائدہ بخش ہے ٭

میں گالی نہیں سُنونگا

دو لڑکے آپس میں کھیل رہے تھے۔ اتفاقاً ایک ان میں سے بہت ناراض ہو کے دوسرے کو گالی دینے لگا۔ دوسرے نے اُسکی گالی کی پہلی بات سُن کر اپنی اُنگلی کان میں ڈالی اور کہا میں تمہاری گالی نہیں سُنونگا۔ اگر تمہاری گالی کان میں آنے دوں تو شائد میرے لئے اُس کا برداشت کرنا مشکل ہوگا۔ اگر نہ سُنوں تو اُس کا میرے دل پر کچھ اثر ہو ہی نہیں سکتا۔ اتنا کہہ کر کان میں اُنگلی رکھکر گھر گیا اور دروازہ بند کر لیا ٭

وہ لڑکا عقلمند تھا اگر سب اُس کی طرح عمل کرتے تو گالی کا رواج کم ہوتا۔ جب سُننے والے نہ ہوتے تو بد زبان آدمی گالی دینے سے تھک جاتے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جھوٹ نہ بولو

جس بات پہ تم مُنہ کھولو — سچ جھوٹ کو پہلے تولو
سچّے رستے پر ہو لو — کیوں جھوٹے موتی رولو
اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

گر تم ہو عاقل دانا — سچائی سے جی نہ چُرانا
جھوٹی باتیں نہ بنانا — کب اچھّا ہے جھوٹا کھانا
اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

تم جھوٹ میں سچ نہ ملاؤ — سچ کی عزّت نہ گنواؤ
اِن باتوں سے باز آؤ — کاغذ کی چلے کب ناؤ
اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

جو جھوٹ کے ہوتے ہیں عادی — کچھ بات کہیں گر سچ بھی
سب کہتے ہیں جھوٹی جھوٹی — بدنامی ہے اُن کی کیسی
اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

جب جُرم کوئی تم سے ہو — تم سچ سچ سچ کہہ دو
مت جھوٹ سے اُس کو چھپاؤ — کیوں ایک خطا کو کرو دو
اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

ظاہر میں جھوٹ ہے میٹھا — باطن میں ہے زہر سے بڑھ کا
سچ گو ہے بظاہر کڑوا — انجام ہے اس کا اچھّا
اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو جھوٹ کو سچ ہیں بناتے — اور دل میں ہیں اِتراتے
وہ گڑھ میں ہیں زہر ملاتے — اک روز ہیں پکڑے جاتے
اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

ہے جھوٹ کا سودا کھوٹا — ہر وقت ہے اس میں ٹوٹا
جس پاس ہے سچّا گوٹا — کب اُس کا ہے رُتبہ چھوٹا
اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

جاتی ہے جھوٹ سے عزّت — آتی ہے جھوٹ سے ذلّت
جھوٹے پر خدا کی لعنت — سچّے پر خدا کی رحمت
اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

جن لوگوں کو خوفِ خدا ہے — سچ بات کا اُن کو مزا ہے
جو دل کہ بدی سے بھرا ہے — وہ جھوٹ سے بے پروا ہے
اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

اُونٹ کی تمثیل

مُلک عرب میں ایک مثل مشہور ہے کہ کوئی آدمی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر کہیں سفر کو جاتا تھا۔ ایک دفعہ رات کے وقت اُونٹ نے اپنی ناک خیمہ کے اندر کر کے اُس آدمی کو جگایا اور کہا کہ یہاں باہر بہت سردی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی ناک خیمے کے دروازے کے اندر رکھوں۔ وہ شخص بہت حلیم اور نرم دل تھا۔ سو تے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوتے اُس کو کہنے لگا۔ اچھا اندر کر لو۔ یہ کہہ کے پھر سو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اُونٹ نے پھر اُس کو جگایا اور کہنے لگا اگر آپ مہربانی سے اجازت دیں تو میں اپنا سر بھی خیمے کے اندر رکھ لوں۔ اُس نے یہ بھی منظور کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر بولا کہ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو میں گردن بھی ڈیرے کے اندر رکھ لوں۔ اُس شخص نے یہ بات بھی قبول کر لی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھر کہنے لگا۔ صاحب! اس طرح سر جُھکائے ہوئے کھڑے رہنے سے تو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ اگر آپ کو ناگوار نہ ہو تو میں اپنے دو پاؤں بھی اندر کر لوں۔ اس پر بھی اُس شخص نے اُس کو نہ روکا۔ تب تو اونٹ نے آہستہ آہستہ اپنا تمام بدن خیمے کے اندر پہنچا دیا۔ جس سے اُس کے مالک کو بہت تکلیف ہوئی۔ تب اُس نے اونٹ سے کہا کہ میں تجھ کو اندر نہیں رکھ سکتا۔ میرے اور تیرے دونوں کے لئے اس میں کافی جگہ نہیں ہے۔ کیونکہ خیمہ چھوٹا ہے تو باہر نکل جا۔ اُونٹ نے جواب دیا اگر آپ کو یہ بات پسند نہیں تو آپ ہی نکل جائیں لیکن میں تو اب اندر ہی رہونگا۔

یہی حال اُن آزمائشوں کا ہے جن سے ہم اس دنیا میں گھرے ہوئے ہیں۔ پہلے ہر ایک آزمائش عاجزی سے دل کا دروازہ کھٹکھٹاتی اور کہتی ہے کہ ذرا مجھے اندر آنے دیجئے۔ مگر ایسے موقعے پر ہم اکثر اپنے دل میں کہتے ہیں کہ یہ تو خفیف سی بات ہے اگر ہم ایک دفعہ کر لیں تو کچھ بڑی بات نہیں۔ اسی طرح رفتہ رفتہ ہم بڑے گناہوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک بُری چال یا عادت شروع میں چھوٹی معلوم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتی ہے اور دل پر آہستہ آہستہ اِس طرح تسلّط کرتی ہے کہ ہم کو اُسکی خبر بھی نہیں ہوتی۔ آزمائش بار بار آتی ہے اور ہر بار ہم بُرائی میں زیادہ سے زیادہ مبتلا ہوتے جاتے ہیں۔ اسی طرح بہت سی بُرائیاں دل کے اندر دخل پا لیتی ہیں اور دل سے تمام نیکیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ یہاں تک کہ آدمی بُری عادتوں کا بالکل غلام بن جاتا ہے ٭

پس ہم کو چاہیئے کہ پہلے ہی سے خبردار رہیں اور دل کے دروازے کی ایسی حفاظت رکھیں کہ کوئی بُرائی ہم میں سرایت نہ کرنے پائے۔ بُرائیوں سے بچنے کے لئے ہمیں پرمیشور سے مدد مانگنا ضروری ہے۔ اگر ہم اُن سے پرارتھنا کریں تو وہ ضرور ہم کو مدد دینگے کیونکہ وہ ہر وقت ہماری بھلائی کے لئے تیار رہتے ہیں ٭

دُھوکے کا مال

تمہارے لئے غریبی اور تنگی تُرشی میں رہنا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ تم چوری یا دھوکا بازی کے ذریعے مال حاصل کرو اور امیر ہو جاؤ۔ پاپ کی کمائی کبھی خوشی نہیں دے سکتی۔ دیانت دار فقیر جھوٹ بولنے والے لاکھ پتی سے بہتر ہے۔ کوئی جھوٹ بولنے سے امیر ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ کوئی چوری کرنے سے۔ کوئی رشوت لینے سے۔ کوئی اَوروں کی خوشامد سے اور کوئی کنجوسی سے۔ لیکن اُن کے اُس مال سے نہ تو اُن کو۔ اور نہ اُن کی اولاد کو فائدہ ہوگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر تم ایشور کی سیوا دل سے کرو اور ایشور کی مصلحت یہ ہو کہ امیری تمہارے لئے اچھی ہے تو وہ تمہیں مالدار اور امیر بنا دینگے۔ جب ایشور ہمیں دولت دیتے ہیں تو یہ اُن کی ہم پر مہربانی ہوتی ہے۔ اگر وہ نہیں دیتے تو یہ بھی اُن کی عنایت ہی سمجھنی چاہیئے کیونکہ وہ ہمارے حالات ہم سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہیں اور وہ وہی کچھ کرتے ہیں جو کہ ہمارے حق میں بہتر اور انسب ہے ٭

لطیفہ

ایک بے صبر میم صاحبہ نے آیا کو پکارا۔ آیا! آیا! جلد آؤ۔ جو کچھ ہاتھ میں ہو پھینکو۔ اور میرے پاس آؤ۔ آیا دوڑ کر آئی۔ اتنے میں بیٹی کی چلانے کی آواز آئی۔ میم صاحبہ نے پوچھا کہ لڑکی کیوں چلاتی ہے جواب ملا "میں اُسے پھینک آئی ہوں۔ میں آپ کا حکم کبھی نہ ٹالونگی" اس لطیفہ میں کچھ تعلیم ہو تو نکالو ٭

گھڑی کی آواز

کان دھر کر سُنو گھڑی کی صدا — کر کے ٹک ٹک بھلا یہ کہتی ہے کیا؟
آؤ یہ بات تم کو بتلاؤں — ہم سبھوں سے گھڑی ہے کہتی یوں
وقت ہے اُڑتا جاتا اے لوگو — اپنے کاموں پہ اپنا دھیان رکھو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو کوئی کام کرنا چاہو آج — اُس کو ہمت سے پورا کرلو آج
کون ہے جانتا کہ کل کو مجھے — جانے ایشور کہ پیش کیا آئے؟
ہو سبق تم کو یاد گر کرنا — چاہیئے پہلے اُس کو کر لینا
کھیل کا تب ہی لطف ہے آتا — ہے سبق جب کہ یاد ہوجاتا
باپ ماں گر بتائیں کوئی کام — اُس کو فی الفور تم کرو انجام
دیر اُس میں نہ ایک دم کی کرو — ہوں وہ ناراض تم سے ایسا نہ ہو
اچھے لڑکے تبھی بنو گے تم — کام جب وقت پر کرو گے تم

ایک عجیب کھانا

رات کا کھانا کھانے کے بعد گھر کے سب لوگ ایک کمرہ میں بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ یکایک چچاجی بول اُٹھے۔ آؤ پیارے لڑکو۔ اگر تم کل صبح کا کھانا میرے ہاں کھاؤ تو میں تمہیں ایک ایسا کھانا کھلاؤں۔ جس کی تیاری میں ہزار سے زیادہ آدمیوں نے محنت کی ہو۔ یہ بات سُن کر سب حیران ہوگئے۔ ایک لڑکا بول اُٹھا وہ کھانا کیا ہوگا۔ ڈھیر کا ڈھیر ہوگا۔ چچاجی بولے "لڑکے! کل آئیگا تو تُو سب کچھ دیکھ لیگا"۔

صبح کو لڑکے خوشی خوشی اُٹھے اور ایسے شوق میں تھے کہ ابھی وقت بھی نہیں ہوا تھا کہ پہلے ہی چچاجی کے گھر جا بیٹھے۔ اُن کو یہ خیال تھا کہ وہاں بڑا سامان ہو رہا ہوگا۔ بہت سے آدمی جمع ہونگے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور کھانا پکانے کے کام میں لگے ہونگے۔ مگر وہاں جاکر دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔ گھر میں وہی امن چین تھا۔ دل میں حیران تھے کہ یہ بات کیا ہے چچا جی ہمیں کیونکر ایسا کھانا کھلائینگے۔ جس کو ہزار سے زیادہ آدمیوں نے تیار کیا ہو۔ مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ اتنے میں کھانے کا وقت آپہنچا۔ معمولی کھانا دسترخوان پر چُنا گیا۔ لڑکوں نے پوچھا چچا جی وہ کھانا کہاں ہے۔ جس کا آپ نے وعدہ کیا تھا۔ چچا جی نے کہا۔ پہلے یہ کھانا کھالو۔ اُس کے بعد کھلاؤنگا۔ جب سب کھانا کھا چکے۔ نوکر نے سب کے آگے حلوے کی ایک ایک رکابی رکھ دی۔ اور چچا جی کہنے لگے۔ لو لڑکو۔ یہی وہ کھانا ہے۔ جس کو ہزار سے زیادہ آدمیوں نے تیار کیا ہے۔ یہ سُن کے لڑکے اپنا سا مُنہ لے کر رہ گئے اور تعجب سے اپنے چچا کی طرف دیکھنے لگے۔ چچا نے کہا۔ اس میں حیرانی کی کونسی بات ہے۔ پہلے اس کو کھالو۔ پھر سلیٹ پنسل لے کر بیٹھ جانا۔ میں تمہیں ایک ایک گنوا دونگا۔ اگر ہزار سے زیادہ نہ گنوا دوں تو سہی۔ خیر لڑکوں نے جوں توں کر کے اُس کو کھایا اور اب اس بات کے منتظر بیٹھے کہ دیکھیں چچا جی کس طرح گنواتے ہیں ؟

چچا جی کہنے لگے۔ لو سُنو۔ گنتے جاؤ۔ پہلے تو یہ دیکھو یہ حلوہ کس چیز سے بنتا ہے۔ آٹے سے۔ اب دیکھو آٹا کس طرح بنا۔ پہلے کسان نے کھیت کو جوتا۔ تخم بویا۔ پانی دیا۔ کاٹا۔ اکٹھا کیا۔ گاہا۔ دانہ نکالا۔ پھر دیکھو اس ہل کے بنانے کے لئے کس قدر آدمیوں نے کام کیا ہوگا۔ کوئی لکڑی لایا۔ بڑھئی نے اس کو چیرا۔ بنایا۔ پھر ہل کی پھال کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لئے لوہا۔ کوئی اُس کو کان سے نکال کر لایا۔ کسی نے اُس کو صاف کیا۔ پھر لوہار نے اُس کی پھال بنائی۔ پھر بیلوں کے باندھنے کے لئے رسّوں کے بنانے میں کس قدر آدمیوں نے محنت کی۔ پھر چکی کو دیکھو جس میں آٹا پیسا گیا۔ کوئی شخص اُس کے پتھر پہاڑ پر سے کاٹ کر لایا۔ کسی نے اُن کو درست کیا۔ راج نے اُس کی عمارت بنائی اور اُس کو چلتا کیا۔

پھر دیکھو۔ حلوے میں گھی۔ شکر۔ ناریل۔ پستہ۔ بادام وغیرہ میوے پڑتے ہیں۔ جن میں سے اکثر دُور دُور مُلکوں سے آتے ہیں۔ اب سوچو کہ ان کو چھکڑوں یا گاڑیوں میں لاد کر لائے۔ پھر اُن مزدوروں کو بھی شمار کرو جنہوں نے اُن چھکڑوں اور گاڑیوں کو تیار کیا۔ پھر اس میں دودھ پڑتا ہے۔ کستوری پڑتی ہے۔ یہ چیزیں کہاں سے ملتی ہیں۔ اب گنو۔

لڑکے پکار اُٹھے۔ بس بس چچا جی۔ یہ شمار تو ہزار سے کہیں بڑھ چلا۔ چچا بولے۔ نہیں نہیں۔ ابھی تو بہت کچھ باقی ہے۔ دیکھو یہ کھانا کس طرح پکا۔ اس کے لئے لکڑی کوئلہ چاہیئے۔ پھر برتن۔ برتن بنانے میں دیکھو۔ کتنے کاریگر لگے۔ کسیرا۔ قلعی گر۔ ٹین گر اور دوسروں کا شمار کرو۔ پھر کھانا پکانے میں کچھ سوچ اور عقل درکار ہے۔ کہیں سے اُس کا ہنر سیکھنا پڑتا ہے۔ شربت کی صافی کے لئے کپڑا چاہیئے۔ اب سوچو وہ کپڑا کہاں سے آیا۔ کسی نے روئی بوئی۔ کسی نے کاٹی۔ پھر اس کو بیلنے سے صاف کیا۔ پھر دُھننے نے اُس کو دُھنا۔ پھر وہ کاتی گئی۔ پھر جُلاہے نے اس کو بُنا۔ کہو کہاں تک نوبت پہنچی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ تو ہزار سے بھی کہیں بڑھ گئے۔ سب لڑکے ایک زبان ہو کر بولے ٭

چچا نے کہا۔ پیارو! سب سے بڑے کارکن کا تو میں نے ابھی نام ہی نہیں لیا۔ جس نے ان سب کام کے کرنے والوں کو پیدا کیا۔ پھر ان سب کاموں کے لئے طاقت اور عقل بخشی۔ ان کو کام میں لگایا۔ مینہ برسایا۔ سورج کو چمکایا۔ اور تمام چیزیں جو اس کام کے لئے ضروری تھیں۔ مہیا کیں۔ پھر سب سے بڑھ کر ہم پر اپنا فضل کیا۔ اور مہربانی کر کے ہم کو اس کھانے کے کھانے کی مقدرت عطا کی ٭

آؤ لڑکو۔ ہم سب مل کر اُس کے گیت گائیں۔ اور اُس کی ساری نعمتوں کے لئے اُس کا شکریہ ادا کریں ٭

اطاعت

عموماً ریل کی سڑکوں پر ایسے آدمی بھی نوکر ہوا کرتے ہیں جنہیں آجکل کانٹے والا بولتے ہیں۔ ان لوگوں کا صرف یہ کام ہوتا ہے۔ کہ گاڑی یا انجن کو ایک سڑک سے دوسری سڑک پر ریل کا کانٹا دے کر بدل دیں۔ اور کبھی ایک گاڑی کو مخالف طرف کی گاڑی سے کانٹا دبا کر بچانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ کہیں دونوں گاڑیاں باہم ٹکر نہ کھا جائیں ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہتے ہیں کہ ایک کانٹے والا کسی ریل کی سڑک پر ایک ٹرین کو جو سامنے سے آرہی تھی دوسری سڑک پر بدلنے کے لئے کھڑا ہونے کو ہی تھا کہ اُس نے دیکھا کہ اُس کا چھوٹا سا بچّہ جس سڑک پر کہ انجن آرہا تھا کھیل رہا ہے۔ اُس وقت وہ سوا اس کے اور کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ کہ یا تو دوڑ کر اپنے بچّے کی جان بچائے یا یہ کہ وہ ٹرین کے پہیوں میں کچلا جائے۔ کیونکہ وہ لڑکے کو بچا کر وقت پر کانٹے کو نہیں دبا سکتا تھا۔ لیکن کانٹا نہ دبانے سے ہزاروں جانوں کے تلف ہوجانے کا خطرہ تھا۔ اگرچہ وہ اُس وقت بڑی مصیبت میں تھا لیکن اُس سے یہ نہ ہوسکا کہ اپنے منصبی فرض میں غفلت کرے۔ پس اُس نے پکار کر اپنے لڑکے سے کہا کہ "لیٹ جاؤ" اور آپ اپنی جگہ جا کھڑا ہوا اور گاڑی کو صحیح و سلامت مناسب سڑک پر بدل دیا۔ لڑکا جو اطاعت کا عادی تھا۔ اُسی طرح لیٹ گیا جیسے کہ اُس کے باپ نے حکم دیا تھا۔ اور بہت سی گاڑیوں کی قطار اُس کے اُوپر سے گرجتی ہوئی گزر گئی۔ اپنے منصبی کام سے فارغ ہونے کے بعد اُس کا باپ ڈرتا ہوا دوڑ کے اُس کے پاس گیا کہ اپنے کچلے ہوئے بیٹے کی لاش اُٹھا لائے لیکن جب اُس نے دیکھا کہ وہ زندہ ہے اور اُسے کچھ نقصان نہیں پہنچا تو بڑا خوش ہوا اور ایشور کا شکریہ بجا لایا۔ اس کانٹے والے کو اپنی بہادری کے کام پر حکّام سے ایک عزّت کا تمغہ ملا جس سے اُس کے حوصلے میں اور بھی ترقّی ہوئی ٭

ہم سب کو اطاعت اور منصبی فرض ادا کرنے کا سبق ان دونوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باپ بیٹے سے سیکھنا چاہیئے ٭

لطیفہ

ریل گاڑی سب کے واسطے بنی ہے

کسی ریل گاڑی میں ایک موٹا آدمی مشکل سے داخل ہو کر بیٹھ گیا دوسرے اسٹیشن پر ایک مسافر نے اُسی گاڑی میں بیٹھنا چاہا اور اُس موٹے آدمی کے سبب جگہ کی تنگی دیکھ کر کہا "یہ ریل گاڑی ہاتھی کے بچّے کے واسطے نہیں ہے"۔ موٹے مسافر نے اُسے دیکھ کر کہا کہ ہاں سب کے واسطے بنی ہے۔ گدھے کے لئے بھی۔ آپ آیئے بیٹھئے ٭ اس نے ٹھیک جواب دیا۔ کوئی اشراف شخص دوسرے کی جسمانی بناوٹ پر ٹھٹھا نہیں کرتا ٭

سرکشی کا نتیجہ

ایک دن اعضائے جسم سارے — برہم ہوئے سرکشی کے مارے
معدے سے کہا کہ تو ہے کاہل — محنت سے چُراتا ہے سدا دِل
محنت ہم کرکے لاتے ہیں زر — ہوتی ہے تب غذا میسّر
ہم کرتے ہیں زور آزمائی — تو مفت کی کھاتا ہے کمائی
باتیں یوں کرکے صاف اعضا — معدے سے ہوئے خلاف اعضا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھے کام سے ہاتھ دست بردار — پاؤں نے چھوڑی اپنی رفتار
آنکھوں نے بھی دیکھنا دیا چھوڑ — کانوں نے صدا سے مُنہ لیا موڑ
چکھنا چھوڑا زبان نے بھی — خاموشی کی بیان نے بھی
بینی نے سونگھنا کیا بند — ہر عضو ہوا خودی کا پابند
یہ حال ہوا تو مچ گیا شور — سمجھے معدہ ہے سب سے کمزور
معدہ رہا بے غذا کئی روز — موقع رہا صبر کا کئی روز
آخر ہر عضو ہو گیا پست — عاجز ہوئے دست و پا سر و دست
طاقت زائل ہوئی جو سب کی — صورت ہوئی کلفت و تعب کی
آنکھیں ہوئیں بند سُن ہوئے کان — تھا ناک میں دم بھی دم کا مہمان
معدے نے جو دیکھا سب کا یہ حال — اعضا سے کہا کہ اے خوش افعال
کہئے تو مزاج اب ہے کیسا — احوال یہ بے سبب ہے کیسا
دیکھا تم نے وقار اپنا — ناحق کیا حال زار اپنا
محنت تم کرتے تھے جو باہم — ہوتی تھی خوراک تب فراہم
ملتی تھی وہی خوراک ہم کو — تھا لطف اسی سے اہلِ غم کو
ہم ہضم غذا کو کرتے تھے جب — پیدا ہوتا تھا تازہ خوں تب
اعضا کو وہی لہو تھا مِلتا — یوں غنچۂ آرزو تھا کھِلتا
اس طرح تھی پرورش تمہاری — ورنہ تھی کیا روش تمہاری
اعضا نے سُن کے حال سارا — چپ ہو کچھ بھی دم نہ مارا
شرمندہ ہوئے وہ سرکشی سے — کہنے لگے پست ہو کے جی سے
اب ہوگی خطا نہ ایسی زنہار — خدمت کو رہینگے دل سے تیار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ شک نہیں اس میں اے تمنّا | خود بینی بُری ہے شے تمنّا
آقا سے خلاف ہو جو خادم | ہوتا ہے اسی طرح وہ نادم

منظوم نصیحتیں

جو اہلِ کرم ہیں وہ بُرائی نہیں کرتے | دُنیا میں کسی سے بھی لڑائی نہیں کرتے
پُر خار درختوں کی طرح اُن کی ہے ہستی | دُنیا میں کسی سے جو بھلائی نہیں کرتے

محفوظ رہو صحبتِ بد سے یہ بَلا ہے | جو کُود پڑا آگ میں فی الفور جلا ہے
گمراہوں کی ہمراہی سے منزل نہیں ملتی | چال اُسکی ہے ٹیڑھی جو بُری چال چلا ہے

اپنے عیبوں کی طرف خود غور کرنا چاہیئے | جو بُرائی کے عمل ہوں اُن سے ڈرنا چاہیئے
ہو حفاظت عزّت و حرمت کی نیک افعال سے | چڑھ کے اونچے پھر نہ نیچے کو اُترنا چاہیئے

پاس ادب کرو کہ ادب سے حیا بڑھے | عزّت بڑھے وقار بڑھے مرتبہ بڑھے
قابو میں بیحیائی کے ہو جائے دِل اگر | کاوش بڑھے الم بڑھے حرص و ہوا بڑھے

زبانِ نرم سے بیہودہ گفتگو کیسی | یہ خود کڑی نہیں سختی کی اس میں خو کیسی
زباں میں نام کو بھی سُخنواں کا نام نہیں | پھر ایسے گُل کو ہے کانٹوں کی جستجو کیسی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گر علم نہ تحصیل کروگے تو غضب ہے	حق سے جو نہ واقف ہو وہ انسان ہی کب ہے
ناخواندہ بشر صورتِ حیواں ہے سراسر	نادانی زمانے کی خرابی کا سبب ہے

اِمتحان میں نہ پڑو

ایک روز دو لڑکے سیر کرتے ہوئے ایک آم کے باغ کی طرف نکل گئے۔ آموں کا موسم تھا۔ درختوں میں پکّے پکّے آم لٹک رہے تھے جنہیں دیکھ کر ایک لڑکے کے مُنہ میں پانی بھر آیا۔ اور اپنے ساتھی سے بولا۔ دوست! مجھ سے تو رہا نہیں جاتا۔ میں تو آم ضرور توڑ لونگا۔ اُس کے ساتھی نے جواب دیا۔ یہ بیجا بات ہے۔ باغ تمہارا نہیں ہے کہ اِس میں سے تم اپنی مرضی سے آم توڑ لو۔ وہ بولا کیا مضائقہ اگر ان میں سے دس بیس نکل جائینگے تو باغبان کو کیا خبر ہوگی اور اُس کا کیا نقصان ہوگا۔ اُس کے ساتھی نے کہا نقصان ہو نہ ہو کام تو بیجا ہے اور چوری میں داخل ہے۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ لوگ ایک نامی چور کو میرے گھر کے آگے سے لئے جاتے تھے۔ اُس کو دیکھ کر میرے والد صاحب نے کہا جو آدمی چھوٹی چھوٹی بُری باتیں کرنے لگتا ہے وہ رفتہ رفتہ بڑے بڑے بُرے اور بیجا کام کرنے پر اقدام کرتا ہے اور یوں اس چور کی طرح آخر کو مصیبت میں پڑ جاتا ہے۔ اور پھر ایک اَور بات بھی ہے۔ سچ ہے کہ باغبان تو بیشک نہیں دیکھتا لیکن اس دُنیا کے باغ کا مالی پرمیشور تو دیکھتا ہے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ لڑکا اس سے متنبہ ہوا اور بولا بیشک یہ موقع استحان کا ہے اس سے بچنا مناسب ہے۔ تمہارا کہنا بھی ٹھیک ہے کہ پرمیشور دیکھتا ہے۔ چلو چلیں ٭

لڑکوں نے باغبان کو نہ دیکھا تھا۔ لیکن باغبان ایک طرف کھڑا اُن کی باتیں سُن رہا تھا۔ جب وہ وہاں سے چلنے کی فکر میں ہوئے تو باغبان کچھ آم لیکر نکلا اور اُس نیک صلاح دینے والے لڑکے کو شاباش دے کر بولا۔ یہ آم لیتے جاؤ۔ غرض دونوں نے مِل جُل کر اُن کو کھالیا اور گھر کی راہ لی ٭

ایشور کی آواز

ایک مشہور مؤرخ اپنے بارے میں بیان کرتا ہے کہ جب میری عمر قریب چار برس کے تھی ایک دن والد صاحب مجھے گھر سے تھوڑی دُور اپنے ساتھ لے گئے اور پھر اکیلے کو گھر بھیج دیا۔ راستے میں ایک چھوٹے سے تالاب سے میرا گزر ہوا۔ میری نظر ایک خوبصورت پھول پر جو اُسی تالاب کے کنارے کھلا ہوا تھا جا پڑی اور میں اُسے دیکھنے کو ذرا ٹھیر گیا۔ اُس بوٹے کی جڑ کے پاس ایک چھوٹا سا کچھوا دُھوپ سینک رہا تھا اُس بے گناہ کے مارنے کو میں نے اپنے ہاتھ کی لکڑی اُٹھائی۔ پہلے اگرچہ کبھی کسی جانور کو میں نے نہیں مارا تھا لیکن اور لڑکوں کو ایسا کرتے دیکھا کرتا تھا۔ سو میرے دل میں بھی وہی خیال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیدا ہوا۔ لیکن یکایک میرا ہاتھ رُک گیا اور مجھے اپنے اندر سے ایک صاف اور دھیمی آواز یوں سُنائی دی کہ "ایسا کرنا گناہ ہے"۔ میں اِس نرم آواز کے سُنتے ہی اُس بُرے ارادے سے باز رہا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کچھوا اور پھُول دونوں غائب ہو گئے۔ میں حیران ہو کر جلد گھر کو پلٹا اور گھر آکر اپنی والدہ سے تمام قصّہ بیان کر کے کہنے لگا کہ ماں یہ کیا بھید ہے "جس آواز نے مجھے یہ ہدایت کی کہ ایسا کرنا گناہ ہے وہ کس کی آواز تھی"؟ میری ماں آنکھوں میں آنسو بھر لائی اور مجھے گود میں لے لیا۔ اپنے آنسو پونچھے اور میرا مُنہ چُوم کر کہنے لگی کہ بیٹا! بہت آدمی اُسے ضمیر کہتے ہیں لیکن میں اُسے "ایشور کی آواز" کہنا پسند کرتی ہوں۔ جو کہ انسان کے آتما سے نکلتی ہے۔ اگر تم اس آواز کو سُنو گے اور اُسکی پیروی کرو گے تو وہ تمہیں ہمیشہ نیک ہدایتیں کیا کریگی اور اگر تم اُس آواز کو سُن کے اُس پر عمل نہ کرو گے تو وہ رفتہ رفتہ بند ہو جائیگی اور تم اس دُنیا کے اندھیرے میں اس طرح اکیلے بے رہنما رہ جاؤ گے جس طرح کوئی اندھا بے لاٹھی کے +

پیارے بچّو! اِس جواب کو جو اس اچھی ماں نے اپنے پیارے بیٹے کو دیا تھا۔ یاد رکھو۔ وہ دھیمی آواز جس کی بابت اُس لڑکے نے اپنی ماں سے پوچھا تھا۔ تم میں بھی بولتی ہے۔ تمہاری زندگی کا اچھا یا بُرا ہونا اُس کا کہنا ماننے یا نہ ماننے پر منحصر ہے۔ لیکن خبردار کہیں غلطی نہ کھا جانا۔ تمہارے اندر سے ایک اَور آواز بھی آتی ہے۔ جو تمہاری اپنی آواز ہے۔ تم کو اس میں اور ایشور کی آواز میں تمیز کرنا لازم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے ہم اس امتیاز کو ایک مثال دیکر تمہارے ذہن نشین کرینگے ۔
فرض کرو تم مدرسہ میں کسی لڑکے کا ایک خوبصورت قلم یا اُس کی کوئی کتاب گری پاتے ہو۔ یہ دیکھکر ایک آواز تم سے کہتی ہے کہ اُس قلم یا کتاب کو اُٹھا کر چپکے سے اپنے بستہ میں ڈال لو۔ یہ تمہاری اپنی آواز ہے۔ لیکن ساتھ ہی ایک اور آواز اُسی وقت تمہیں یہ کہتی ہے۔ خبردار! اس چیز کو مت اُٹھانا یہ تمہاری نہیں ہے۔ اس کو اُٹھانا گناہ ہے۔ یہ آواز ایشور کی ہے۔ یا فرض کرو۔ تم مدرسہ جاتے ہوئے راستہ میں دیکھتے ہو کہ ایک چھوٹا تین چار برس کا بچہ اپنی ماں سے بچھڑ گیا ہے اور کھڑا زار زار رو رہا ہے۔ اُسے اپنے گھر کا راستہ نہیں ملتا یا ایک شخص خستہ حالت میں لب سڑک گرا پڑا ہے پانی پاس نہیں پیاس کے مارے تڑپ رہا ہے۔ اُٹھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ ایسی حالت دیکھ کر ایک آواز تُم سے کہتی ہے۔ مدرسہ کا وقت قریب ہے ٹھیک وقت پر وہاں پہنچنا ہے۔ اگر دیر ہوگئی تو ماسٹر صاحب سزا دینگے یہ تمہاری اپنی آواز ہے۔ دوسری آواز کہتی ہے۔ خبردار۔ تم اپنے فرض کو بھول رہے ہو۔ اس بچہ کو اُس کے گھر پہنچانا یا اُس شخص کی پیاس بجھانا تمہارا کام ہے۔ تمہیں ان کو ایسی حالت میں چھوڑ کر نہیں جانا چاہیئے۔ یہ آواز ایشور کی ہے۔ یا اگر اسکول میں کسی باعث دیر سے پہنچے تو ماسٹر صاحب لکڑی لیکر تمہیں سزا دینے کے درپے ہوگئے۔ اب ایک آواز جو تمہاری اپنی آواز ہے کہتی ہے۔ سزا سے بچنے کے لئے ماسٹر صاحب سے جھوٹ بول دو کہ گھر میں کھانا ٹھیک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وقت پر نہیں ملا تھا اس واسطے دیر ہوگئی۔ دوسری آواز جو ایشور کی طرف سے ہے کہتی ہے۔ خبردار! جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ سزا کی کچھ پروا نہ کرو لیکن ماسٹر صاحب سے سچ سچ کہہ دو کہ اسکول میں دیر سے آنے کا فلاں باعث ہوا +

غرضیکہ یہ ایشور کی آواز جو تمہاری آتما سے پیدا ہوتی ہے۔ تم کو بُرے کاموں سے بچاتی اور اچھے کاموں کی طرف راغب کرتی ہے۔ وُہی تمہاری سچی رہبر ہے۔ جس قدر زیادہ تم اُسکی پیروی کروگے اُسی قدر تمہاری زندگی بہتر اور افضل بنیگی۔ یہ بھی یاد رہے کہ اور کوئی آدمی اس آواز کو نہیں سُنتا۔ صرف تم ہی اس کو سُنتے ہو۔ لیکن ظاہری کانوں سے نہیں۔ جب کبھی تم کوئی بُرا کام کرنے کا خیال کرتے ہو۔ تب ہی کوئی چیز تمہارے اندر سے تمہیں روکتی ہے۔ یہی پرمیشور کی آواز ہے +

سچّی دلیری

پربھودیال اپنے کئے پر بہت پشیمان تھا۔ کیونکہ اُس نے غصّے میں رام چند کو بہت بُرے الفاظ کہے تھے۔ ایک معنی میں پربھودیال اپنے ضمیر کے آگے قصوروار ٹھیر چکا تھا۔ وہ بار بار اپنے دل کو کوستا تھا کہ ہائے تو نے آپے سے باہر ہوکر یہ کیا کام کیا۔ بھلا رام چند نے تیرا کیا بگاڑا تھا۔ تجھے اُس نے اگر طعنہ زنی بھی کی تھی تو بھی اتنا غصّہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرنا واجب نہ تھا۔ اچھا اب جو ہوا سو ہوا ٭

ابھی پربھ دیال کا چہرہ شرمندگی کے عرق سے تر بتر تھا کہ اُسکے اندر سے ایک آواز اُٹھی۔ بیشک تو نے بُرا کام کیا کہ رام چند کو بُرا بھلا کہا لیکن کیا اس بُرائی کی تلافی کوئی مشکل امر ہے؟ تُو نے قصور کیا ہے۔ لیکن کیوں نہیں تو اس قصور کا اقرار رام چند کے آگے کرتا۔ ایک بار آزما کے دیکھ کہ تیرے قصور کی اس طرح تلافی ہو سکتی ہے کہ نہیں۔

اس آواز کو سُن کر پربھ دیال رُک گیا۔ وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ ہاں ایسے موقع پر ضرور ہر ایک کا دل سوچ میں پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ اتنا کہنا کہ "میرا قصور ہے۔ مجھے معاف کرو" بہت مشکل ہے۔ یہ الفاظ کہتے ہوئے حلق کیوں گھٹنے لگتا ہے؟ پربھ دیال جتنا اس بات کو سوچتا تھا۔ اُتنا ہی اُس کے دل سے گواہی ملتی تھی کہ معافی مانگنے میں دیری کرنا نامناسب ہے۔ جو بات مناسب اور دُرست ہو۔ اُس سے پیچھے ہٹنا کم ہمت اور بُزدل آدمیوں کا کام ہے۔ پس وہ رام چند کے پاس گیا اور اپنے دل کی حالت اُس کے آگے بیان کر کے اپنی غلطی کا اقراری ہوا۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ رام چند اور پربھ دیال میں اُس دن سے دوستی کا رشتہ مضبوط ہو گیا۔ کیونکہ پربھ دیال کی شرافت رام چند کے دل میں گھر کر گئی اور وہ اُس کی اُس دن سے زیادہ عزت کرنے لگا ٭

میرے شریف بچو! یاد رکھو کہ راست کام کو راستی کی خاطر کرنے میں سچی شرافت پائی جاتی ہے۔ "میرا قصور ہے مجھے معاف کرو" ان الفاظ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا اظہار صرف اُسی بچّے سے ہوسکتا ہے۔ جس میں اس قسم کی شرافت کا بیج موجود ہے ٭

ہمّت نہ ہارو

ایک لڑکی کے ماں باپ کسی کام کے لئے باہر گئے اور اپنی بیٹی کو اکیلا گھر پر چھوڑ گئے۔ جب آدھی رات ہوئی تو ایک چور یہ سمجھ کر کہ گھر میں صرف ایک ہی لڑکی ہے۔ چوری کے خیال سے گیا۔ اور ایک خفیہ جگہ میں بیٹھ کر نقب لگانے لگا ٭

لڑکی جاگتی تھی۔ آہٹ سُن کر اُوپر چڑھی تو کیا دیکھتی ہے۔ کہ ایک چور نقب لگا رہا ہے۔ لڑکی گھبراتی نہیں۔ چُپ چاپ لوٹ آئی اور ایک برتن میں جلتے ہوئے کوئلے بھر کر لے آئی اور اُوپر سے چور پر پھینک دئے ٭

چور ہائے توبہ کرتا ہوا بھاگا۔ اُس کی آواز سے لوگ جاگ اُٹھے اور اُس کا پیچھا کر کے اُسے پکڑ لیا۔ اس طرح لڑکی نے نہ صرف چور ہی پکڑوایا بلکہ اُسے سزا بھی دی اور گھر بھی بچا لیا ٭

حال کا ذکر ہے کہ دو تین چور رات کے وقت چوری کی نیّت سے ایک مکان میں گئے۔ گھر کی مالکہ جاگتی تھی اُس نے چُپکے سے چھاتا اُٹھا کر ایک چور کی آنکھ پھوڑ دی۔ اور "چور۔ چور" پکارا۔ گھر والے اور پڑوسی سب جاگ اُٹھے۔ چور بھاگے۔ سب نے چوروں کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیچھا کیا اور اُنہیں پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا ٭

چاہیئے کہ ہم خطرے کے وقت کبھی ہمّت نہ ہاریں۔ جو خطرے آتے ہیں اُن سے بچنے کے کئی ذریعے بھی ہوتے ہیں۔ اگر ہم اپنے ہوش و حواس قائم رکھیں تو خطرے سے بچنا کچھ مشکل نہیں ٭

اُمّید کی خوشی

(از دوار کا پرشاد صاحب گھر لکھنوی)

دیکھو ننھّا سا پیارا بچّہ
لختِ دلِ ماہ پارہ بچّہ
ماں کی آنکھوں کا تارا بچّہ
پیارا پیارا دولارہ بچہ

گہوارہ میں کیسا سو رہا ہے
دِل ماں کا مگن سا ہو رہا ہے

گہوارہ کی ڈوری ہے ہلاتی
مُنہ چومتی مُسکراتی جاتی
چھاتی سے ہے بچّے کو لگاتی
لوری دے دے کے تھپتھپاتی

کہتی ہے کہ نیند اَبُوری آجا
آجا میرے لال کو سُلا جا

چونک اُٹھتا جو لال سوتے سوتے
بہتے اشکوں کے جب ہیں سوتے
کر دیتا ہے صبح روتے روتے
ماں کے ہیں حواس ہوش کھوتے

ماں گود میں لے کے پیار کرتی
تن من اُس پر نثار کرتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُلفت سے اُسے اُٹھا اُٹھا کے
چُمکار کے مُنہ سے مُنہ مِلا کے
چھاتی سے کبھی لگا لگا کے
اور پیار سے بیٹھ تھپتھپا کے
کہتی ہے کہ میرے لال سورہ
سورہ میرے نونہال سورہ

اے باپ کی اپنے پیاری مورت
صدقہ تجھ پہ مَیں واری مورت
پیاری پیاری دولاری مورت
بھولی بھولی ہے نیاری مورت
آرام سے میرے لال سورہ
سورہ میرے نونہال سورہ

پوچھے کوئی حال میرے جی کا
مقصد ہے تُو میری خوشی کا
تُو چین ہے میری زندگی کا
میرا سا ہے لال کب کسی کا
آرام سے میرے لال سورہ
سورہ میرے نونہال سورہ

تُو گھر کا میرے چراغ ہوگا
تُجھ سے دل باغ باغ ہوگا
حاسد کے جگر پہ داغ ہوگا
حاصل مُجھ کو فراغ ہوگا
آرام سے میرے لال سورہ
سورہ میرے نونہال سورہ

جب بڑا ہوگا پڑھاؤنگی میں
آداب و ہنر سِکھاؤنگی مَیں
مکتب میں تجھے بِٹھاؤنگی میں
سُکھ ذات سے تیری پاؤنگی مَیں
آرام سے میرے لال سورہ
سورہ میرے نونہال سورہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس وقت میں ماں کے ہیں آرماں
صورت بچے کی دیکھ کر ماں

کرتا نہیں جب کہ بچہ غوں غاں
کرتی ہے مشکلوں کو آساں

اُمید کی اُس کے سب خوشی ہے
گویا یہ اُس کی زندگی ہے

ہائے ربّا!

مانا کہ سبھی لڑکے کھیل کود کے بہت شائق ہوتے ہیں اور اگر اُنہیں اُن کی طبیعت پر چھوڑ دیا جائے تو وہ گلی کوچوں اور باغ باغیچوں میں ہمجولیوں کے ساتھ بندر کیلہ کھیلنے یا گرمی کے دنوں میں درختوں کے سایہ میں آرام سے لیٹے رہنے کو جماعت میں بیٹھ کر سبق یاد کرنے پر ترجیح دینگے۔ لیکن مجھے اُمید ہے کہ بدمزاج ہری کی طرح ناک منہ چڑھا کر بولنے والے اور جب ذرا ماں نے اندر بُلایا تو ہائے ربّا! پکارنے والے تھوڑے لڑکے ہونگے۔ سُست اور کاہل ہری کو شائد یاد ہے کہ سکول میں داخل ہونے سے پہلے اس بدمزاجی کی سزا اُسے والدین سے بھی ملتی تھی۔ وہ سزا کیا ہوا کرتی تھی؟ کہ وہ بیٹھا۔ بیٹھا سلیٹ پر ہائے ربّا! ہائے ربّا! لکھا کرے۔ کیونکہ ماں باپ چچی چچا سبھی اُس کے ناک بھوں چڑھا کر ذرا سے کام پر ہائے ربا! ہائے ربا! پکارنے سے تنگ آ گئے تھے۔ اگر صبح کے وقت ذرا چچی نے آکر نیند سے جگا دیا اور کہا۔ بیٹا! اُٹھو ہاتھ منہ دھو کر کپڑے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہنو۔ تمہیں مدرسے جانا ہے۔ تو بس ہری تیوری چڑھا لیتا اور سوتے سوتے گڑگڑا کر بولتا۔ ہائے ربّا! اگر ماں کہتی کہ ابّا کے ساتھ بازار جانا ہے۔ جوتا پہن لو۔ جواب ملتا۔ ہائے ربا! چچی کہتی ہری ایک لُٹیا پانی کی تو نلکے سے بھر لاؤ۔ ہری بے صبری سے جواب دیتا۔ ہائے ربا! اسی طرح گڑگڑا کر "ہائے۔ ہائے" پکارنا ہری کا وطیرہ تھا۔ رات کو سونے کا وقت آتا تو ماں باپ کہتے ہری اب سو جاؤ۔ پس اب اُس کی آخری ہائے سُن پڑتی اور ماں باپ شکر کرتے کہ اب تو اُس کی دن بھر کی ہائے ہائے سے کچھ چین ملیگا۔

دیکھو ہری نے قلم لکھنے کو اُٹھائی ہے۔ جلد جلد کل صفحہ جھریٹ ڈالنا تو چھوٹی سی بات ہے۔ لیکن ماسٹر جی کو خوشخط لکھ کر دکھلانا ہے۔ گرمی کے دِن اور آہستہ آہستہ قلم چلانا کتنا مشکل ہے۔ وہی ہائے ہائے اُس وقت بھی ہری کو نہ بھولی۔ اُس نے دل میں کہا کہ ایسے گرمی کے وقت میں خوشخط اور صفائی سے کون لکھ سکتا ہے۔ قلم چلانی شروع کی اور تمام صفحے پر ہائے ربا۔ ہائے ربّا لکھ ڈالا۔ لکھتے لکھتے وہ جلد تھک گیا اور دِل میں پچھتانے لگا۔ ہائے ربّا میرا خط اچھا نہ ہوتا تو آہستگی سے مجھے ہاتھ کیوں چلانا پڑتا۔ مجھ سے تو وہ لڑکے اچھے ہیں۔ جن کا خط خراب ہے اور جو اپنا خوشخطی کا صفحہ جھریٹ کر لے آتے ہیں۔ نہ مدرسے میں داخل ہوتا اور نہ جغرافیہ۔ فارسی اور انگریزی کے سبق یاد کرنے پڑتے۔

اسی خیال میں اُس کی نظر ایک مکھی پر پڑی جو بیٹھی دُھوپ کھا رہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھی۔ دل میں سوچنے لگا مجھے اُس مکھی کی طرح بننا چاہیئے۔ جس کی تاک میں مکڑی گھات لگائے بیٹھی ہے۔ یا اُن چیونٹیوں کی طرح جو دروازے کی چوکھٹ سے نیچے بھاگی بھاگی اُتر رہی ہیں۔ چیونٹیاں تو ہری نے دیکھا کہ بڑی مشغول ہیں اور مستعدی سے اپنے واسطے عجیب گھر تیار کر رہی ہیں اور اپنے وزن سے بھی زیادہ بھاری بوجھ اُٹھائے لئے جاتی ہیں۔ اس خیال میں ہری غرق تھا۔ کہ اُس نے اپنے آپ کو چیونٹیوں کے ایک بڑے ڈھیر پر لیٹا ہوا پایا۔ کئی چیونٹیاں اُس کے پاؤں کو چمٹ گئیں کئی اُس کے ہاتھوں اور کانوں کو۔ وہ اُس کو چاروں طرف سے اس طرح چمٹ گئیں کہ ہری نے سمجھا کہ اب اُسے اُٹھا کر لے چلنے کو ہیں۔ لیکن جب وہ اُس کو ہلانے میں ناکام رہیں تو غصہ میں آکر سب کی سب بولیں ہائے ربا! ہیں! کیا چیونٹیاں بھی بول سکتی ہیں یہ خیال ہری کے دل میں اُٹھا۔ چیونٹیاں بار بار ہائے ربّا بولتی تھیں۔ ہری سُنتے سُنتے گھبرانے لگا۔ اس آواز سے پیچھا چھڑانے کے لئے اُس نے چاہا کہ بھاگ نکلوں۔ اس پر اُسے ایک محبت بھری آواز سُنائی دی جاؤ ہری کھانا تیار ہے۔ ہاتھ دھو لو۔ دیکھو تمہارے ہاتھ میں یہ کیسے زخم لگے ہیں ؟

ہری نیند میں بڑبڑا اُٹھا۔ ہائے چیونٹیاں! ہائے چیونٹیاں! ماں بولی بیٹا چیونٹیاں کہاں ہیں۔ تمہارے ہاتھ میں قلم دھری ہے۔ اوہ۔ تم تو سوتے تھے ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لو! خواب کی چیونٹیوں نے ہری کے ہاتھوں کو تو کیا کاٹنا تھا۔ البتہ اُنہوں نے اُس سے ہائے ربّا ہائے ربّا کہنے کی عادت ضرور چھڑوا دی ✣

منع ہے

(۱) انڈے مچھلی اور گوشت کھانا ✣

(۲) افیون کھانا۔ شراب۔ بھنگ۔ چرس۔ گانجا۔ تمباکو پینا ✣

(۳) جُوا کھیلنا۔ چوری کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ دھوکا دینا۔ کسی کی چیز زبردستی چھین لینا ✣

(۴) قسم کھانا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ بدزبانی کرنا۔ رشوت لینا ✣

(۵) قرضہ لینا۔ بھیک مانگنا۔ دوسروں کی خیرات پر گزارہ کرنا ✣

(۶) گنجفہ۔ تاش۔ شطرنج۔ اور پچیسی کھیلنا ✣

(۷) چغلی کھانا۔ جھگڑا کرنا۔ کسی کا دل دُکھانا ✣

(۸) وعدہ کرکے بھول جانا۔ بہن بھائیوں سے بدسلوکی کرنا ✣

(۹) نفاق پیدا کرنا۔ دوسروں کو حقارت سے دیکھنا۔ لالچ یا حسد کرنا۔ کسی سے کینہ یا بُغض رکھنا ✣

(۱۰) صاحب توفیق ہوکر خیرات نہ دینا۔ محتاجوں کی دل کھول کر مدد نہ کرنا ✣

(۱۱) بدشعار۔ آوارہ گرد اور خراب لڑکوں کی صحبت میں پھرنا ✣

(۱۲) ناپاک۔ رذیل خواہشات و حرکات سے اپنے ہاتھوں اپنی صحت بگاڑنا ✣

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۳) لنگڑے۔ اندھے۔ بہرے۔ گونگے۔ بوڑھے۔ بدصورت۔ ناخواندہ اور مفلس آدمیوں سے بجائے مجتہد کرنے کے اُن کو دُکھ دینا یا اُن کی ہنسی بنانا +

(۱۴) سچّی بات کو چھپانا۔ بدچلن لڑکوں کو اُن کی بدعادات و اطوار سے آگاہ نہ کرنا +

(۱۵) کسی زندہ چیز کو جلانا۔ بے زبان جانوروں کو ستانا۔ یا اُن سے زیادہ مشقّت لینا +

(۱۶) گندی بدبودار جگہوں میں پھرنا۔ مُردار چیزوں کو چھونا۔ رات کو درختوں کے نیچے ٹہلنا +

(۱۷) ننگا نہانا۔ ننگا سونا۔ ننگا ہونا کسی ننگے شخص کی طرف دیکھنا +

(۱۸) کسی کے سامنے چھینکنا۔ ناک صاف کرنا۔ انگڑائی یا جمائی لینا۔ تھوکنا +

(۱۹) پانی میں تھوکنا یا پیشاب کرنا۔ مٹی۔ کوڑا کرکٹ یا سڑی گلی چیزیں پھینکنا +

(۲۰) جسم اور لباس کو مَیلا رکھنا۔ بغیر نہائے یا ہاتھ مُنہ دھوئے کھانا کھانا۔ کھانا کھاتے ہی سوجانا +

(۲۱) مَیلا پانی پینا۔ ضرورت سے زیادہ کھانا۔ کچے پھل یا سڑی گلی چیزیں کھانا +

(۲۲) چاند کی روشنی میں پڑھنا۔ شام پڑتے ہی سوجانا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کچّا کام بُرا نام

ایک آدمی اور اُس کا بھتیجا کھیت میں کام کرتے تھے۔ بھتیجے نے چچا سے وعدہ کیا تھا کہ میں آپ کو کھیت صاف کرنے میں مدد دونگا وہ دیر کر کے کھیت میں آیا اور بے دِلی سے کام کرتا رہا اور چچا سے کہا کہ چار بجے میں فلاں کھیل میں جانے کا قصد رکھتا ہوں۔ وہ لڑکا نوکر نہ تھا وہ حُکم سے کام نہ کرتا تھا۔ صرف اس لئے کام کرتا تھا کہ اپنے چچا کو خوش کرے۔ چچا نے اُسے پیار سے کہا کہ اے عزیز تُمہارا دل اپنے کام میں نہیں ہے۔ تُمہارا کام دیکھ کر مجھے یہ مثل یاد آئی ہے "جو کام لائق کرنے کے ہے سو دِل سے کرنا چاہیئے۔ جس کام کو تُم دِل سے نہیں کر سکتے اُس میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیئے" تم نے کہا تھا کہ میں کل آپ کی مدد کرونگا۔ مگر دیکھو تُم کس دِل سے مدد کر رہے ہو۔ دو گھنٹے دیر کر کے آئے اور اب بے دِلی سے کچّا کام کرتے ہو اور ارادہ رکھتے ہو کہ چار بجے کام کو چھوڑ دونگا۔ جہاں کہ میں نے صفائی کی ہے اور جہاں کہ تم نے۔ دونوں کا مقابلہ کر کے دیکھو۔ تم کو معلوم ہو جائیگا کہ تمہارا کام کچّا ہے۔ یاد رکھو کہ اگر تم نے ایسی عادت ڈالی تو تم کبھی بھی کسی بات میں کامیاب نہ ہوگے۔ لڑکا یہ سُن کر بہت شرمایا۔ چونکہ وہ ایک ہُشیار لڑکا تھا اُس نے شرم سے گردن جُھکا کر کہا کہ چچا جی! میں دل سے کام کرونگا اور شام تک اس کو اچھے طور سے ختم کر کے چھوڑونگا +

نوجوانوں کی یہ عادت دیکھ کر ہم کو بہت ہی افسوس ہوتا ہے۔ سچ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے کہ جوان تھوڑے ہی ہیں جو دِل لگا کر اپنا کام کرتے ہیں۔ بے دِلی سے کام کرنے والے اچھی نوکری نہیں پاتے اور قرضدار ہو کر تنگ حالی میں گزارہ کرتے ہیں۔ میں نے ایک شخص بھی نہ دیکھا جو دل لگا کر کام کرے اور پھر تنگ دست رہے۔ ایسے پکے دل والوں کے لئے نوکری ہمیشہ موجود ہے۔ مگر ہر ایک یاد رکھے کہ کچا کام بُرا نام پیدا کرتا ہے ٭

باپ کی نصیحت

ایک عقل مند آدمی نے مرتے وقت اپنے بیٹے کو بُلا کر کہا کہ دیکھو بیٹا جب تمہارے دِل میں کوئی گناہ کرنے کی خواہش پیدا ہو تو اُس کے لئے ایسی جگہ ڈھونڈھو جہاں پر خدا تم کو نہ دیکھے ٭

جو شخص اس نصیحت پر عمل کرتا ہے وہ کبھی گناہ نہیں کر سکتا کیونکہ خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہے کوئی جگہ اُس سے چھپی ہوئی نہیں۔ ہمارے دِلوں کا حال بھی وہ جانتا ہے ٭

پرارتھنا

پیارے پتا!

(۱) ہم پاپیوں کے تمام پاپ اور غلطیاں معاف کرو ٭

(۲) ہر طرح کی آزمائش سے اور بُری صحبت سے ہمیں محفوظ رکھو اور نیکوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی پیروی کرنا اور اُن کے قدم بہ قدم چلنا سکھاؤ ٭

(۳) اپنی کرپا سے سب یتیموں اور بیواؤں۔ سب بیکسوں اور مظلوموں کی آپ خبر لو اور اُن کی حمایت کرو ٭

(۴) ہمارے دشمنوں۔ ستانے والوں اور تہمت لگانے والوں کو آپ معاف کرو اور اُن کے دِلوں کو اپنی طرف پھیرو ٭

(۵) کرپا کرکے اپکار اور کپٹ۔ ایرشا اور دویش کی جڑ اُکھاڑ کر ہمارے دلوں کو دیش اُنتی اور قومی سُدھار کے لئے خالص پریم سے بھر دو اور اس ملک کے حاکموں کو جن کے ماتحت آپ نے ہمیں رکھنا پسند کیا ہے اور اُن سب کو جن کے ہاتھ میں کچھ بھی اختیار ہے ایسی برکت دو کہ وہ ہمیشہ راستی انصاف اور نیکوکاری کو مدنظر رکھیں اور آخرکار آپ کی رحمت کے سایہ میں داخل ہوں ٭

کُمہار کی مُورت

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک کُمہار نے ایک مورت کو ایسی عجیب حِکمت سے بنایا اور اُس میں اِس طرح سے خوبصورتی کُوٹ کُوٹ کے بھر دی کہ گویا وہ ایک زندہ تصویر معلوم دیتی تھی۔ لیکن بناتے وقت کُمہار سے یہ ایک غلطی ہوگئی کہ اُس نے مورت کے ایک ہاتھ کو ٹیڑھا چھوڑ دیا۔ جب وہ مُورت خشک ہوگئی اور اُس کا مادّہ پختہ ہوگیا تو ایک شخص اُس کو خریدنے کے لئے آیا۔ جب اُس نے اُس مُورت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو دیکھا نہایت خوش ہوا اور ارادہ کیا کہ کُوزگر اُس مورت کا کچھ ہی لے اُسے خرید لوں لیکن جب اُس کی نظر ہاتھ کی طرف پہنچی تو اُس مُورت کی ساری خوبصورتی اُس کو دو کوڑی کی معلوم ہوئی اور کُوزگر سے کہا کہ اگر اس مورت کا ہاتھ درست ہوتا تو میں اسے ضرور خرید لیتا۔ کمہار نے بہت کوشش کی کہ ہاتھ درست کر دے پر اُس سے کچھ نہ بنا کیونکہ ترچھے ہوئے بہت دن ہوئے تھے +

یہ ایک کہانی ہے لیکن پُر مطلب۔ ایک لڑکا اُستاد کے ہاتھ میں دیا جاتا ہے۔ اُس وقت لڑکا کم سمجھ ہے اور انسانیت سے خالی لیکن اُستاد کی کوشش سے وہ بہت کچھ آدمیت سیکھ سکتا ہے۔ جب وہ مُورت گیلی مٹّی کی تھی اگر کمہار غفلت نہ کرتا اور اپنے کام کو کچّا نہ چھوڑتا تو وہ اُس ہاتھ کو اُس وقت ٹھیک بناتا اور اُس کو اُس کی حسب دلخواہ اُجرت مل جاتی۔ اُستادوں کا اسی قسم کا موقع ہے۔ لڑکے جب اُنکے ہاتھ میں آتے ہیں۔ کم عمر اور نرم دل ہوتے ہیں اور اُن کو بنانے کا موقع خوب ہوتا ہے۔ اگر اُستاد اُس وقت غافل ہو کر کچّا کام کرے تو یہ معصوم ہونہار ننھے بچّے عمر بھر لنگڑے ٹُنڈے گونگے بہرے اور کانے پھرتے رہینگے اور یوں وہ اُستاد کی کمزوری کا نمونہ ہمیشہ لوگوں کے سامنے بنے رہینگے۔ اُستادوں کا موقع اوّل درجہ کا اور بیش قیمت ہے اگر وہ اس موقع کو ہاتھ سے دے دینگے تو اُن سے بڑھکر اس دُنیا میں کوئی گنہگار نہیں۔ اے وہ لوگو! جن کے ہاتھ میں بچّوں کی تربیت کی باگ ہے (ہماری مُراد بچّوں کے والدین اور اُن کے اُستادوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے ہے) خدا کے واسطے اِن معصوم جانوں کی تعلیم و تربیت کے مُتعلّق اپنی ذمّہ واری کو اس طرح پُورا کرو کہ پیچھے وہ تم سے یہ نہ کہیں کہ تم نے ہمیں آدمیت اور روحانیت کے لحاظ سے لنگڑا۔ ٹُنڈا۔ کانا چھوڑ دیا +

خود غرضی

گھر سے چلے بہر سفر تین یار
خود غرضی کا تھا ہر اک اُن میں شکار

دِل میں تھی ہر ایک کے فکر معاش
کرتے پھرے ہر کہیں روزی تلاش

یہ تو ہے مشہور مثل جا بجا
ڈھونڈا ہے جس نے اُسے کچھ مِل گیا

سونے کی چار اینٹیں اُنہیں پا گئیں
تھوڑی سی محنت ہی میں ہاتھ آگئیں

چار تو اینٹیں تھیں وہ تھے تین یار
ہوں نہ برابر کبھی تین اور چار

اُن میں سے ہر اک کا یہ کہتا تھا دِل
چوتھی جو ہے اینٹ مجھے جائے مِل

آئے غرض اُن کو غرض کے خیال
اَور ہی کچھ ہونے لگا دل کا حال

دو کی تو بس ہو گئی آپس میں سانٹ
چاہا کہ لیں اینٹوں کو دونو ہی بانٹ

بولے وہ یہ تیسرے سے یار جاؤ
شہر سے کچھ کھانے کو لے کر تو آؤ

کھانے کو پکوانے گیا یہ تو شہر
پیچھے کیا دونو رفیقوں نے قہر

جھٹ سے لیا دودھ کا شربت بنا
زہر بھی شربت میں دیا بس مِلا

تاکہ تیسرا جونہی اس کو پیئے
زہر چڑھے اور نہ دم بھر جیئے

وہ جو گیا تھا اُسے آیا یہ دھیاں
وہ جو مرے بیٹھے ہیں واں مہرباں

دے دوں اُنہیں زہر کہ مر جائیں وہ
جلد ہی دُنیا سے گزر جائیں وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چاروں جو اینٹیں ہیں وہ ہیں آپ لوں
لیتے ہی گھر جلدی سے واپس چلوں

زہر غرض ڈال دیا کھانے میں
دشمنیاں ہوگئیں یارانے میں

کھانا غرض لے کے جو واپس پھرا
آپ تو شربت پہ وہ آکر گرا

سوچا کہ یہ کھانا اگر کھاؤنگا
زہر سے میں جان کے مرجاؤنگا

کھانا لگے کھانے وہ دو اُس کے یار
کھانا نہ سمجھو کہ کیا زہر مار

گزری جو کھاپی کے اُنہیں تھوڑی دیر
زہر سے تینوں ہوئے اُس جائے ڈھیر

سمجھے کہانی کا نتیجہ تمام
"خود غرضی کا یہ نتیجہ ہے عام"

سونے کی اینٹیں نہ کسی کو ملیں
جانیں طمع سے یونہیں سب کی گئیں

ہیں ہوس و طمع کے خالی حروف
اہلِ طمع اہلِ ہوس پر ہے زوف

لطیفہ

بہتر ہے کہ وہ کبھی کبھی کچھ کھاوے

جب پورن نے سُنا کہ فلاں باغیچہ کا فقیر پندرہ برس سے اپنا کھانا پکا رہا ہے تو جواب دیا کہ "پھر کیا تعجب ہے کہ وہ بہت دُبلا پتلا ہے بہتر ہے کہ وہ کبھی کبھی کچھ کھاوے"۔

ہم کو بولتے وقت خیال رکھنا چاہئے کہ ہمارا کوئی محاورہ ایسا نہ ہو جس کے دو پہلو ہوں۔ ایک اچھا۔ ایک بُرا۔ بلکہ ہو سکے تو ایسا محاورہ بولیں کہ دونوں پہلوؤں سے اچھے معنے پیدا کرے اور جس میں کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

داناؤں کے مقولے

(۱) خدا کو حاضر و ناظر سمجھو اور اُس کی عظمت کو ہر وقت دِل میں جگہ دو ٭

(۲) کام جب کرنے لگو تو اوّل دل میں ڈرو کہ اس کام کی بدولت ایک دن عالیشان دربار میں باز پُرس ہوگی ٭

(۳) راستی ایمان کی جڑ ہے ہر ایک کام میں اُس کا لحاظ رکھو ٭

(۴) ہم سچائی کو کیوں اختیار نہ کریں جبکہ اُس ایک سے سارے عیب دُور ہو جاتے ہیں ٭

(۵) ایک جھوٹ ثابت کرنے کے لئے یعنی اُس کو سچا کر دکھلانے کے لئے دس اور جھوٹ بنانے پڑتے ہیں ٭

(۶) وقت کی ہمیشہ قدر کرو کیونکہ وقت کی بے قدری ہماری اپنی بے قدری ہے ٭

(۷) گزرا ہوا وقت کروڑوں روپے خرچ کرنے سے بھی پھر ہاتھ نہیں آسکتا۔ وقت کا بیکار گنوانا نہایت ہی بُرا ہے ٭

(۸) ہر کام میں اعتدال کا خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ اپنی حد سے گزری ہوئی چیز تکلیف میں ڈالتی ہے ٭

(۹) کفایت شعاری سے ہی انسان مشکل وقتوں کے لئے کچھ پس انداز کر سکتا ہے ٭

(۱۰) بہت جلدی میں کئے ہوئے کام کا نتیجہ بہت ہی کم اچھا اور خاطر خواہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نکلا کرتا ہے ٭

(۱۱) غفلت کُل بدانتظامیوں کی جڑ ہے اس سے بنے ہوئے کام بگڑ جاتے ہیں ٭

(۱۲) حسد کی نسبت تقلید بہت اچھی ہے بشرطیکہ کسی نیک کام کی کی جاوے ٭

غُصّہ

اے خشم کانپتا ہوں ترے اضطراب سے
ہم کو خدا بچائے ترے پیچ و تاب سے

تلچھٹ ہے اے عتاب تو کڑوی شراب کا
دھوکا ہے تجھپہ دشتِ بلا میں سراب کا

بس زہر میں بُجھا ہوا نشتر یہ غُصّہ ہے
اور سان پر لگا ہوا خنجر یہ غصّہ ہے

خنجر کہاں کا تیغِ دو پیکر یہ غُصّہ ہے
چیں بر جبیں یہ غُصّہ ہے تیور یہ غصہ ہے

یہ ہی غبارِ دل ہے یہ گردِ ملال ہے
توبہ ہزار توبہ بڑا بدخصال ہے

غصّہ کی فوج آکے جو میداں میں ڈٹ گئی
سمجھو کہ شہرِ ہوش کی کایا پلٹ گئی

کائی کی طرح عقل کی دیوار پھٹ گئی
تیغِ ستم سے ہائے رعیّت جو کٹ گئی

آتا ہے یہ تو لوگ رگڑتے ہیں ایڑیاں
پہناتا ہے یہ پاؤں میں لوگوں کے بیڑیاں

اور جامۂ قرار کی کرتا ہے دھجیاں
آتے ہی اس کے لگتی ہیں سینے میں برچھیاں

لوگوں کو اُنگلیوں پہ اسی نے نچایا ہے
یاروں کو چٹکیوں میں اسی نے اُڑایا ہے

نیزہ یہی ہے تیر یہی ہے کماں ہے یہ
سیلاب ہے بھنور ہے اور ریگ رواں ہے یہ

اسکے جلو میں رہتی ہیں ہر وقت جھڑکیاں
اور مورچھل ہلاتی ہیں ہر وقت گالیاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اے غصّہ تو نے بیج عداوت کا بو دیا
تو نے ہی ہم کو راہِ ضلالت میں کھو دیا
قلزم میں ہم کو کینہ کے لا کے ڈبو دیا
بے اختیار تیرے ستم پر مَیں رو دیا
غصّہ تو ایک سانپ تہِ آستین ہے
کُلفت کا آسمان غموں کی زمین ہے

چغلخور شیطان کے ساتھی ہوتے ہیں

ایک چغلخور نے اپنے ہمجنس سے کہا کہ دیکھو احمد بخش نے اپنے باپ کے کفن کے دام نہیں دئے۔ دوسرے نے ہاتھ مل کر کہا کہ افسوس وہ اپنے باپ کے کفن کے دام دینے سے بھی انکار کرتا ہے! اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے باپ کو ذرا بھی یاد نہیں کرتا اور اُس کی کُچھ بھی عزت نہیں کرتا۔ پھر کہنے لگا کہ ہاں اور دیکھو شاہ عالم جسکا باپ آج صبح ہی مرگیا اِس وقت تک اُسے دفن کرکے اُس کے کفن کی قیمت ادا کر چُکا ہے۔ دوسرے نے کہا ہاں کیسے جلدی نہ کرتا وہ خوش ہوا ہوگا کہ باپ مرگیا اور اُس کو باپ کا مال مِل گیا +

چغلی کھانے والوں کی یہی عادت ہے اگر کوئی ٹھیک کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہاں یہ مطلب سے ایسا کرتا ہوگا شیطان فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی بُرا کرتا ہے تو بھی ہاتھ مل کر کہتے ہیں افسوس! افسوس!! چُغلی کھانے والے شیطان کے ساتھی ہیں خدا ہمیں اُن کے ڈنگ سے بچاوے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لطیفہ

(ایک نیا گنوار نوکر)

کسی انگریز نے ایک نیا نوکر رکھا۔ وہ شخص ایک اٹھڑ دیہاتی تھا۔ صبح کے وقت صاحب نے نوکر سے کہا کہ دربان! کوئی آج میرے پاس آنا چاہے تو اُسے کہنا کہ میں آج کسی کو نہ دیکھ سکونگا۔ ایک دو گھنٹہ کے بعد ایک صاحب ملاقات کرنے کو آئے جسے اُس دربان نے معلوم کیا کہ یہ صاحب کا کوئی بڑا دوست ہے۔ جب اُس نے پوچھا کہ صاحب اندر ہے تو کہا کہ ہاں صاحب اندر ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ بالکل اندھا ہے آج کسی کو نہیں دیکھ سکتا۔

بعض لوگ ایسے ہیں جو مذہب کے محاورہ کو اُلٹا سمجھتے ہیں اور مسائل دینی کے غلط معنی نکالتے ہیں وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسے نکات کو اُن کے برابر کوئی نہیں سمجھتا لیکن اُن کی دلیلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت اس نادان نوکر کی طرح بالکل بے سمجھ ہیں +

ہمارا باغ

ہر شخص کے جسم میں ایک باغ موجود ہے۔ اُس باغ کو دِل کہتے ہیں۔ باغ میں بغیر سخت محنت کے پھل پھول نہیں پیدا ہو سکتے۔ دل کے باغ کا بھی یہی حال ہے۔ جب تک دن رات اس کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بناؤ چُناؤ میں مصروف نہ رہیں اور بُری اور مُضر باتوں کو اُس میں سے نہ نکالتے اور عمدہ عمدہ باتیں اُس میں نہ داخل کرتے اور اُنہیں نشو ونما نہ دیتے رہیں تب تک یہ باغ ہرگز پاکیزہ اور خوشنما نہ رہیگا اگر ہم کاہلی میں اپنا وقت صرف کریں تو اُس میں بیکار چیزیں مثل گھاس پھونس کے پیدا ہوجائینگی - اور دِل ان سے بھر جائیگا - سچی محبت ایک پھول ہے جس کو اس باغ میں پیدا کرنا چاہیئے - یہ ایک عمدہ اور خوشنما چیز ہے لیکن اکثر اُس کے گرد خود غرضی کی بیکار شے اُگ آتی ہے + سچائی ایک اور مُفید اور عمدہ بُوٹا ہے - لیکن جھوٹ کا بدنما اور بھدا پودہ اُس پر سایہ ڈال کے اُس کو خشک کر دیتا ہے + جفاکشی اور حلم کے بوٹے بھی بڑے خوشنما ہوتے ہیں لیکن کاہلی اور غصہ ان کو دبا کے نیست ونابُود کر دیتے ہیں +

خوش مزاجی اور نیک چلنی ہمارے باغ کے خوبصورت پھول ہیں لیکن بدخیالات - بدکلامی اور ناپاکی کے کام وہ مُضر چیزیں ہیں جن سے اُن کو نقصان پہنچتا ہے - اور اُن کو فوراً جب یہ نظر آنے لگیں اُکھاڑ کے پھینک دینا لازم ہے +

اگر ہم مستعد رہیں اور ان بُری بُری چیزوں کو اپنے دِل کے اندر سے باہر پھینک دینے کی کوشش میں لگے رہیں - ساتھ ہی پرمیشور سے مدد مانگتے رہیں تو وہ بھی ہماری مستعدی سے خوش ہونگے - اور ہم کو ان کے دفع کرنے کی ہمت عنایت کرینگے تب اُن کی مدد اور ہماری کوشش مِل کر یہ کام کرینگی کہ ہمارا دل خوشی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور خوبی کے پھولوں سے معمور اور ہرا بھرا ہو جائیگا ✣

ان باغوں میں کیسا اختلاف ہے۔ ایک کے دل کا باغ کانٹوں اور جھاڑ جھنکاڑوں سے پُر ہوتا ہے جو کہ عُمدہ عُمدہ پھولوں کے نازک پودوں کو نیست کر ڈالتے ہیں۔ دوسرے کے دِل میں بیکار چیزوں کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ تیسرے کے دل میں طرح طرح کی خوبیوں کے پھول اپنا لُطف دکھاتے ہیں اور نیکی کے پھل سے اُن کا دل ہرا بھرا رہتا ہے ✣

وہ لڑکا کیسا خوش نصیب ہے جو بچپن ہی سے اپنے دِل کے باغ کی طرف متوجہ ہو کے اُس کو پاک وصاف رکھنے کی کوشش میں ہمیشہ مصروف رہتا ہے ✣

تین حل طلب سوال

چاہیئے کہ ہر آدمی کے دل میں تین سوال پیدا ہوں اور وہ اُنکے حل کرنے کی کوشش کرے۔ (۱) مَیں کہاں اور کیا ہوں۔ (۲) مجھے کہاں جانا ہے اور یہاں کتنا عرصہ ٹھیرنا ہے۔ (۳) یہاں مجھے کیا کچھ کرنا واجب ہے؟ ✣ وہ آدمی جو اپنے دل سے یہ تین سوال کرتا ہے اور اُن کا ٹھیک جواب ڈھونڈتا ہے وہ اتنا ضرور معلوم کریگا۔ (۱) کہ میں اب دُنیا میں صرف ایک مسافر ہوں۔ (۲) کہ میں دُنیا میں صرف تھوڑے دن رہونگا۔ (۳) مجھے اب آنے والی دُنیا کے لئے تیاری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرنی ہے + وہ آدمی جو دانا ہے آرام سے نہ رہیگا۔ جب تک ان تین سوالوں کو بخوبی حل نہ کر لیگا +

دشمن دوست نما

مَیں نے ایک دن اپنے پڑوسی کو ایک نٹ کھٹ گھوڑے پر سوار ہوئے دیکھ کر اُس سے کہا کہ "یہ وُہی گھوڑا ہے جسے مَیں نے اُس آدمی کے پاس دیکھا تھا جو آپ کا پُرانا دوست سُنا جاتا ہے۔ آپ نے اُس کو اپنے اُس دوست سے خریدا ہوگا"۔ جواب ملا کہ دوست سے نہیں بلکہ پکّے دشمن سے لیا ہے۔ مَیں تب تک اُسے دوست کہتا تھا جب تک اس گھوڑے کی عادت نہ دیکھی تھی اب میں معلوم کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے بہت فریب دیا آئندہ میں اُسے کیونکر دوست کہوں +

پڑھنے والوں نے ایسے آدمی دیکھے ہونگے جو دوستی کے بُرقع میں دشمنی کرتے ہیں اور لین دین کی چالاکی میں پیار دوستی اور عزت سب کچھ کھو دیتے ہیں۔ جو آدمی چالاکی کرتا ہے اُس کو سب پہچان جاتے ہیں اور وہ جھوٹا فریبی اور چور سمجھا جاتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

احمق ہے

(۱) اپنی بڑائی آپ کرنے والا ٭

(۲) زیادہ بولنے والا ٭

(۳) اپنی غلطی کا اقرار کر کے منفعل نہ ہونے والا ٭

(۴) بے بلائے کسی کے گھر جانے والا ٭

(۵) غصہ کی حالت میں دوسروں کو مار پیٹ کرنے والا ٭

(۶) بہن بھائیوں اور ساتھیوں سے عداوت رکھنے والا ٭

(۷) سچی بات کو چھپانے والا ٭

(۸) بغیر پوچھے بات کرنے والا ٭

(۹) خود بدچلن ہو کر دوسروں کے چلن پر طعنہ زنی کرنے والا ٭

(۱۰) جھوٹوں اور ریاکاروں کی بات پر بھروسہ رکھنے والا ٭

(۱۱) اپنے ہاتھ سے اپنا نقصان کر کے پشیمان ہونے والا ٭

(۱۲) بدکلامی۔ تاش۔ چوسر اور شطرنج کے لایعنی شغلوں میں اپنا وقت ضائع کرنے والا ٭

(۱۳) بے سوچے بن سمجھے پڑھنے والا ٭

(۱۴) قسمت کے بھروسے پر ہمت نہ کرنے والا ٭

(۱۵) اپنی ذات اور حسب و نسب کی بڑائی کرنے والا ٭

(۱۶) ناٹک سے محبت کرنے والا ٭

(۱۷) جھوٹی خوشامد پر جلدی پھول جانے والا ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۸) بدچلن لڑکوں کا عیب چھپانے والا +
(۱۹) دو آدمیوں کی باتوں میں دخل دینے والا +
(۲۰) بُرے کام میں شرم نہ کرنے والا +
(۲۱) گھر کی خُفیہ باتیں غیر لوگوں کے آگے کرنے والا +

شراب خانہ خراب

چل رہا ہے دورِ ساغر آجکل
میکشی ہوتی ہے گھر گھر آجکل
کھا رہی ہے عقل چکّر آجکل
ہو گئے مفلس تونگر آجکل

شوق مے کا ہے اگر عالم یہی
دیکھنا کیسی پڑیگی ابتری

دُخترِ رز کا جب سے چرچا ہو گیا
بادہ کش بدمست و رُسوا ہو گیا
بحرِ صہبا سر سے اُونچا ہو گیا
ہند کا کوئی اَور نقشہ ہو گیا

ہائے ہندوستان والے لُٹ گئے
ہائے اچھی شان والے لُٹ گئے

دُخترِ رز ہے وہ بلائے ناگہاں
کھا لئے جس نے ہزاروں نوجواں
بڑھ کے ہونگے اس ستمگر سے کہاں
گردشِ افلاک و جورِ آسماں

سانپ کے کاٹے سے ہے ممکن حیات
پر نہیں اس زہر سے ملتی نجات

مائلِ مے جو جواں ہو جائے گا
دم میں رسوائے جہاں ہو جائے گا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشقِ جورِ آسماں ہو جائے گا | بے نشاں اس کا نشاں ہو جائے گا

سوئے مے جس کی طبیعت آئیگی
جان اُس کی دیکھ لینا جائیگی

قبر کے گھر میں اندھیرا پائیگا | عیش دُنیا کا بہت یاد آئیگا
دفترِ اعمال کھولا جائے گا | اپنی رندی پر بہت پچتائیگا

آہ و زاری پھر نہ کچھ کام آئیگی
جب سیہ کاری کی بدلی چھائیگی

چاہیئے مے سے بچے ہر اک بشر | آتشِ دوزخ ہے یہ بہرِ جگر
دِل کو اور معدے کو دیتی ہے ضرر | ہے اثر اس کا بُرا اعصاب پر

آج سب سُن لو صدائے عام ہے
"جامِ آبِ رز لہو کا جام ہے"

ایشور پریم

ایک دِن مَیں نے ریلوے سٹیشن پر جاکر امرتسر کا ٹکٹ لیا۔ خبر تھی کہ گاڑی تین بجے چلتی ہے۔ مَیں گاڑی میں بیٹھا۔ اُس وقت پانی برستا تھا اور ہوا بہت ٹھنڈی چل رہی تھی۔ تین بج گئے۔ ٹرین نہ چلی۔ بہت دیر تک میں اندر بیٹھا رہا۔ آخر گاڑی میں سے اُترا اور انجن کے پاس جاکر پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ گاڑی نہیں چلتی۔ ٹرین تو تیار ہے انجن لگا ہوا ہے پھر اس کے چلنے میں کیا دیر ہے۔ انجن والے نے جواب دیا کہ ایک بات کی کمی ہے۔ باقی سب کچھ درست ہے۔ آج کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا اور پانی کے سبب آگ اتنا زور نہیں کرتی کہ انجن کو چلا دے۔ یہ ٹرین بغیر ایسی آگ کے کہ جس سے پانی خوب اُبلے نہیں جا سکتی۔ بعدہٗ آگ نے زور پایا اور گاڑی چل دی۔ مگر ایسے اچھے طور سے نہ چلی جیسا کہ چاہیئے کیونکہ تر کوئلہ اور ٹھنڈی ہوا سے برابر لڑائی رہی۔

اس سے میں نے یہ سیکھا کہ آدمی کتنے ہی تیار کیوں نہ ہوں جب تک اُن میں ایشور پریم کی آگ جوش نہیں مارتی۔ تب تک اُن سے کوئی بھی نیک کام اس دنیا میں صادر نہیں ہو سکتا۔ آگ۔ آگ کی ضرورت ہے۔ ایشور پریم وہ آگ ہے کہ جس سے ہمیں ہر ایک نیک کام کے لئے پورا اُتساہ ملتا ہے۔ ہمیں خبردار رہنا چاہیئے کہ پریم اور بھگتی کی آگ جو پرمیشور ہمارے دلوں میں روشن کرتے ہیں دُنیوی خیالات اور جسمانی تفکرات کے جھوکوں سے ٹھنڈی نہ ہونے پاوے۔

پانچہزار روپیہ اور کچھ اَور بھی

ایک (ریلوے) بابو فریب اور رشوت کی کمائی سے کسی قدر مالدار ہو گیا۔ اُس نے اپنے لئے ایک عمدہ مکان اور باغیچہ بنوایا۔ جب یہ تیار ہو چکے تو اُس کے دِل نے گواہی نہ دی کہ وہ اپنے عیال و اطفال کو اُس میں لے جاوے کیونکہ اُس کا ضمیر اُسے برابر گنہگار ٹھیراتا رہا۔ وہ سوچتا تھا کہ یہ سب پاپ کی کمائی ہے اس سے نہ مجھ کو اور نہ میری اولاد کو فائدہ ہوگا۔ چنانچہ وہ اپنا باغیچہ اور مکان دیکھ کر ہمیشہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بے چین رہتا۔ ایک دن ایک دوست نے پوچھا کہ بابو جی آپ نے اس مکان اور باغیچے کے واسطے کیا دام دئے ہیں۔ بابو نے کہا پانچہزار روپیہ نقد اور کچھ اور بھی۔ دوست نے پوچھا کچھ اور کیا؟ بابو نے جواب دیا کہ یہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ وہ اُس وقت دل میں سوچتا تھا کہ میں نے پانچہزار روپیہ کے سوا کیا دیا ہے۔ یہ اُس کا حساب ہے جو اس گھر کے لئے وہ خیال کرتا تھا میں نے دیا ہے (۱) میں نے اپنا نیک نام دیا (۲) میں نے اپنے دل کا چین دیا (۳) میں نے اپنی ساری خوشی دی (۴) میں نے شائد اپنی جان کی نجات دی +

واقعی ہمارے بابو صاحب نے بڑے دام دئے تھے۔ کیا آپ نے ایسے دام کسی دنیاوی فانی چیز کے واسطے کبھی دئے ہیں۔ اگر دئے ہیں تو ابھی تک موقع ہے کہ ایسے دام دینے پر پچتاؤ +

خمسہ

مریض گناہ ہوں شفا دے خدایا — مرے مُردہ دل کو جلا دے خدایا
مجھے اپنی راہیں بتا دے خدایا — ہوں جو کچھ کہ بھولا جتا دے خدایا
مجھے اپنا جلوہ دکھا دے خدایا

ترے در پہ آکر میں ہوں کھٹکھٹاتا — جُدائی میں یہ دل بہت تلملاتا
مجھے آکے شیطان یوں ہے ڈراتا — "مجھے جال اپنے میں ہوں میں پھنساتا"
ذرا مجھ کو آکر بچا دے خدایا

اگر تو کرے نہ مری غمگساری — بھلا بند ہووے کہاں آہ وزاری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو کر دُور مجھ سے مری بیقراری | تمنّا یہی ہے دن و رات ساری
مجھے اپنا مکھڑا دکھا دے خدایا

ہے یہ عرض میری خدایا بچانا | مجھے یاد اپنی میں ہر دم لگانا
نہ چھوڑوں ترے در کا آنا و جانا | مجھے وصل کا جام اپنے پلانا
مرے دل سے کلفت ہٹا دے خدایا

کروں شکر تیرا ہمیشہ خدایا | کہ ہر خوف و خطرہ سے مجھ کو بچایا
مرے سامنے سے شیطاں کو بھگایا | زمانے کو جس نے بہت ہی ستایا
اسے ہند سے تو مٹا دے خدایا

ایک کمشنر صاحب کا مزاج

ایک دن میں کمشنر صاحب کے ہاں بیٹھا ہوا تھا جو بہت عمدہ اور منصف مزاج حاکم ہیں۔ اتنے میں ایک رئیس نے اُن کے سامنے آ کے جُھک کر سلام کیا اور تعظیم اور ادب سے اپنی عرض پیش کی۔ رئیس کے بعد ایک بنیا آیا جس نے کسجدہ کر کے صاحب سے اپنی بات کچھ ہچکچا کر سُنائی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اور چھوٹی قوم کی عورت صاحب کے حضور میں آئی اور مُنہ کے بل گر کے سر کو ڈھانپ کر کانپتی ہوئی اور دھیمی آواز سے اپنی بات کہی۔ سب سے پیچھے ایک چار برس کی یتیم لڑکی آئی۔ صاحب نے اُس سے کچھ پوچھا مگر لڑکی تُتلاتی ہوئی آواز سے ڈر کے مارے کوئی صاف بات نہ بول سکی۔ میں نے دیکھا کہ صاحب نے جس طرح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے رئیس سے سلوک کیا اُسی مہربانی سے وہ بنئے۔ عورت اور لڑکی سے پیش آیا۔ بہت لوگ اُس کے پاس عرض کرنے آتے تھے مگر اُنکی عرض سُننے کے نرالے طریقے تھے۔ تو بھی صاحب نے سب کی عرض ویسے ہی سُنی اُس نے اُن کی امیری۔ فقیری۔ بڑائی اور چھوٹائی کی طرف توجّہ نہ کی صرف یہ جانا کہ یہ میرے سامنے عرض کرتے ہیں اور مجھ سے انصاف چاہتے ہیں +

اس پر غور کرکے میں نے یہ خیال کیا کہ یہی مثال اس تمام کائنات اور کل مخلوق کے شاہنشاہ اور اُن کے بندوں پر بھی صادق آتی ہے۔ اُنکے حضور پرارتھنا کرنے کے کئی طریقے مانے جاتے ہیں کوئی کھڑے ہوکر پرارتھنا کرتا ہے۔ کوئی بیٹھ کے۔ کوئی سر جُھکا کر۔ کوئی گھٹنے ٹیک کر۔ کوئی اوندھے مُنہ گر کر + کوئی بولنے میں بہت الفاظ کام میں لاتا ہے اور غور و خوض سے ہر ایک جملہ کو درست کرتا ہے۔ وہ اُس رئیس کے موافق ہے جو اپنی عرض کو پرمیشور کے لئے ایسی تیار کرتا ہے جیسی کسی دُنیوی حاکم کے لئے۔ وہ ایک ایک لفظ سوچ کے اور اچھی طرح تیار ہوکے پرمیشور کے حضور جاتا ہے + دُوسرا اُس بنئے کے موافق تُتلی آواز سے بے ترتیب باتیں کرتا اور گھبرا کر اپنی پرارتھنا کرتا ہے لیکن یہ جان لو کہ اس طریق سے بیٹھنے اُٹھنے سوچ سوچ کر الفاظ مُنہ سے نکالنے یا جھجک جھجک کر عرض معروض کرنے کا نام سچّی پرارتھنا نہیں ہے۔ جو شخص اپنے دل کو کینہ۔ حسد۔ لالچ۔ ریا اور نفس پرستی سے پاک کرکے پرمیشور کی طرف نظر کرتا ہے اور اپنے خیالات الفاظ اور افعال میں اُنہی کا دھیان دھرتا ہے وہی شخص سچی عبادت کرتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ ایسا شخص خواہ اُٹھتا ہو خواہ بیٹھتا خواہ سر جھکاتا ہو خواہ اوندھے مُنہ گرتا ہو اُس کی پرارتھنا سچی پرارتھنا کہلاتی ہے۔ ایشور یہ نہیں دیکھتے کہ یہ عرض کرنے والا امیر ہے یا فقیر۔ اُونچی ذات کا ہے یا نیچی ذات کا۔ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ آیا یہ سچے دل سے پرارتھنا کرتا ہے یا نہیں +

فوراً روکو

(۱) جبکہ تمہارے دل میں قسم کھانے کا۔ جھوٹ بولنے کا یا سخت کلامی کرنے کا خیال آوے تو فوراً اپنی زبان کو روکو +

(۲) جبکہ تم چٹکی لینے۔ مارنے۔ چوری کرنے یا اور کوئی نادرست کام کرنے پر آمادہ ہو۔ تو فوراً اپنے ہاتھ کو روکو +

(۳) جبکہ تم لات چلانے۔ پڑھنے لکھنے سے بھاگنے یا خطاکاری کے راستہ پر چلنے کو مستعد ہو تو فوراً اپنے قدم کو روکو +

(۴) جبکہ تمہیں کسی دوسرے پر غصّہ آنے لگے تو فوراً اپنے مزاج کو روکو +

(۵) جب کہ تم کو صحبتِ بد کے لڑکے مجبور کریں کہ اُن میں شریک ہو۔ اور اُنکے گندہ کاموں۔ ناپاک حرکتوں۔ ہنسی ٹھٹھا۔ کھیل۔ کود۔ ناچ رنگ میں اُن کی طرح لُطف حاصل کرو تو فوراً اپنے دل کو روکو +

کسی کی موت سے خوش نہیں ہونا چاہیئے

کسی شخص نے ایک راجہ کو یہ خوشخبری سُنائی کہ پرمیشور کے حُکم سے آپ کا فلاں دشمن ہلاک ہوا۔ راجہ نے اُس سے پوچھا کہ تم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نے یہ بھی سُنا ہے کہ پرمیشور مجھے ہمیشہ جیتا رکھیگا۔ دشمن کی موت سے مجھ کو کیا خوشی جبکہ میں بھی ہمیشہ زندہ نہ رہونگا ٭

جو شخص سمجھتا ہے کہ یہ دُنیا میری ہمیشہ کی رہنے کی جگہ نہیں۔ جس طرح دوسرے لوگ یہاں سے کوچ کر رہے ہیں اسی طرح مجھے بھی ایک دن کوچ کرنا ہے اور میرے عزیز و اقارب روتے پیٹتے رہ جائینگے وہ کبھی دوسروں کی موت سے خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ اُن کی نیک باتوں کو یاد کر کے ہمیشہ دل میں افسوس کرتا ہے۔ ایسے شخص کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ میں دُنیا میں دھوکا فریب دیکر یا لڑائی جھگڑا کر کے کسی کو ناراض نہ کروں کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ موت کے وقت میرے گناہ میرے سامنے آئینگے اور میری تکلیف کا باعث ہونگے اور اگر میرے عزیزوں رشتہ داروں یا ساتھیوں میں سے کوئی جس کو میں نے ناراض کیا ہے دفعتہً مرگیا تو مجھے کتنا رنج ہوگا اُس وقت اُس کے عیب بھول جاؤنگا اور اُس کی خوبیاں یاد کر کے روؤنگا اور جو کچھ زیادتی میری طرف سے اُس کے حق میں ہوئی ہے اُس کے لئے پچھتاؤنگا ٭

محنت

(از شیخ محمد اقبال ایم۔اے)

وہی لوگ پاتے ہیں عزت زیادہ
جو کرتے ہیں دُنیا میں محنت زیادہ

کوئی بڑھ کے محنت سے سونا نہیں ہے
کہ اِس زر کو چوری کا کھٹکا نہیں ہے

اِسی سے ہے آباد نگری جہاں کی
یہ دنیا میں بُنیاد ہے ہر مکاں کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِسی میں ہے عزّت خبردار رہنا
بڑا دُکھ ہے دنیا میں بیکار رہنا

ہری کھیتیاں جو نظر آرہی ہیں
ہمیں کام محنت کے دکھلا رہی ہیں

یہ وہ کل ہے کہ چلتے ہیں سب کام اِس سے
مکلتا ہے انسان کا نام اِس سے

اِسی سے زمانے میں دولت بڑھیگی
جو دولت بڑھیگی تو عزّت بڑھیگی

کوئی اِس کو سمجھے تو اکسیر ہے یہ
بڑا بن کے رہنے کی تدبیر ہے یہ

جہاں میں اگر کیمیا ہے تو یہ ہے
غریبی کے دُکھ کی دوا ہے تو یہ ہے

حقیقت جو محنت کی پہچانتے ہیں
اِسے کیمیا سے سوا جانتے ہیں

زمانے میں عزّت حکومت یہی ہے
بڑی سب سے دُنیا میں دولت یہی ہے

نہیں کرتے دُنیا میں نادان محنت
جو سمجھیں تو سونے کی ہے کان محنت

مری جان غافل نہ محنت سے رہنا
اگر چاہتے ہو فراغت سے رہنا

"ہانکو ہانکو"

ایک گاڑیبان نے دوسرے گاڑیبان سے پوچھا کہ تمہارا گھوڑا بہت کمزور ہے۔ کیا اُس کو دانہ دیا کرتے ہو؟ اُس نے کہا کہ ہاں گھر پر دس من دانہ رکھا ہے لیکن اُس کو کھانے کا موقع نہیں ملتا۔ شائد یہ اُسی گاڑی کا گھوڑا ہے جس گاڑی میں کہ میں پرسوں بیٹھا تھا۔ جتنی دیر مَیں اُس گاڑی میں سوار رہا اُتنی دیر میں نے کئی بار اپنے ہمراہیوں کو کہتے ہوئے سُنا "ہاں بھائی گاڑیبان ذرا ہانکے چل"۔ جہاں گھوڑا ذرا سُست پڑا اور اُنہوں نے گاڑیبان کو للکارنا شروع کیا +

سوچنے کی بات ہے کہ گاڑیبان اکثر اپنے گھوڑوں کو اچھا کھلاتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں پھر بھی اُن کے گھوڑے عموماً لاغر اور مریل ہوتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اور اُن کے سوار گھوڑوں کو بے فائدہ دوڑاتے ہیں۔ اُن پر بڑی بے رحمی کرتے ہیں اور سخت محنت لیتے ہیں۔ اس بات میں نہ صرف گاڑیبان قصوروار ہے بلکہ وہ لوگ بھی جو اُس سے کہتے ہیں "ہانکو ہانکو"۔

مَیں کبھی فکر نہیں کرتا

ایک آدمی نے دوسرے سے کہا کہ مجھے آج اتنی فکر ہے کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔ کیا آپ کی کبھی ایسی حالت ہوئی ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ نہیں میں کبھی فکر نہیں کرتا۔ دن میں مَیں اپنے کام میں لگا رہتا ہوں اور رات تک کام کر کے ایسا تھک جاتا ہوں کہ زور کی نیند آجاتی ہے اور فکر کرنے کا موقع نہیں ملتا۔

مبارک ہے وہ شخص جو فکر نہیں کرتا۔ زیادہ مبارک ہے وہ شخص جو اپنے کام میں ایسا مصروف رہتا ہے کہ فکر اُس کے نزدیک نہیں پھٹکتی۔ نہایت خوشحال ہے وہ شخص جس کو نیند ایسی آتی ہے کہ وہ فکر کرنے کا موقع نہیں پاتا۔

یاد رکھو

اعضا میں نہیں دل کے برابر کوئی	اوصاف میں اُس سے نہیں بڑھکر کوئی
یہ بد ہو تو اس سے بدتر نہیں کوئی عضو	اچھا ہو تو اس سے نہیں بہتر کوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جانور تو جانور انسان بھی حیوان ہے | جیسی اُن میں جان ہے ویسی ہی اِس میں جان ہے
موت کا دونوں کو یکساں دغدغہ ہر آن ہے | آدمی اِک آدمیت سے فقط انسان ہے
آدمیت گر نہیں انسان انساں بھی نہیں | آدمی کیا! جانور ہے بلکہ حیواں بھی نہیں

انجام بھلائی کا بھلا ہوتا ہے | انجام بُرائی کا بُرا ہوتا ہے
غافل نہ ہو پاداش عمل سے اے دل | آخر کو ہر انجام بجا ہوتا ہے

لطیفہ - افسوس - افسوس!

ایک آدمی اخبار کو پڑھ کے بی بی سے کہنے لگا - دیکھو یہاں ایک اشتہار ہے کہ "پورن لال کی دوکان پر سب قسم کی دوائی اب آدھے داموں پر ملتی ہے"۔ بی بی نے سُن کر کہا کہ "کیسا افسوس ہے اب ہمارے گھر میں کوئی بھی بیمار نہیں ہے"۔

بہت سے لوگ اِن میاں بیوی کے موافق ہیں جو بہت سی دوائیں کام میں لاتے ہیں - ہر طرح کی دواؤں کے اشتہار پڑھتے ہیں اور اپنے آپ کو اُن بیماریوں میں مبتلا سمجھتے ہیں جن کے علاج کے واسطے یہ دوائیں ہیں - دوا کا پینا ایک بُری عادت ہے اِس سے اُن کے زر کا نقصان اور صحت کا بھی نقصان متصور ہے - دوا ہرگز نہ کھاؤ بغیر ڈاکٹروں اور طبیبوں کی اجازت کے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لطیفہ

(نادانی کا پھل)

چند ہندوستانی نوجوان ہندوستان سے انگلستان کی سیر کو گئے امیر گھروں کے تو تھے ہی۔ روپیہ بہتیرا پاس تھا۔ راستہ میں مُلک مُلک کی سیر کرتے گئے۔ وہ آپس میں دل لگی کی باتیں بہت کیا کرتے تھے اور اکثر ہنسی مذاق کے لئے ہندوستانی زبان کام میں لاتے تھے کیونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ اِس مُلک میں ہماری زبان کوئی نہیں سمجھیگا۔ ایک دن ملک جرمنی میں کسی ہوٹل میں وہ کھانا کھا رہے تھے۔ اِتنے میں ایک بوڑھا فرنگی صاحب جس کی ناک ذرا لمبی تھی اور جو سیدھا سادا خلیق آدمی معلوم ہوتا تھا اُن کے نزدیک کی میز پر آکر کھانا کھانے لگا۔ اُسے دیکھ کر نوجوان ہندوستانی آپس میں بہت ہنسے اور اُس پر ٹھٹھا ہونے لگا۔ کبھی وہ اس کی لمبی ناک پر ہنسی اُڑاتے۔ کبھی اس کو پیٹو بتلاتے کبھی کہتے میاں کوٹ تو اس کا اپنا نہیں معلوم ہوتا کسی سے مانگ کر پہنا ہوگا۔ الغرض صاحب کھانا کھاتا رہا اور نوجوان اسی طرح دل لگی کی باتیں کرتے رہے۔ اِتنے میں وہ فرنگی اپنا کھانا کھا کے اُٹھا اور اُن نوجوانوں کی میز کے پاس آکر بہت اچھی ہندوستانی زبان میں بولا اور کہا۔ میں آپ کی ہندوستانی زبان سُن کر بہت خوش ہوا۔ میں ہندوستان میں دس برس تک کمشنر رہا ہوں۔ گو مجھے وہاں سے آئے بہت دن ہوئے تاہم جو کچھ آپ نے میری نسبت کہا ہے میں نے بخوبی سمجھ لیا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیجئے بندہ رخصت۔ یہ کہہ کر سلام کیا اور جانے لگا۔ یہ سُن کے یہ نوجوان جو ایسے بے کھٹکے اُس کا ٹھٹھا کرتے تھے شرم کے مارے پانی پانی ہو گئے۔ اور اپنی نادانی پر بہت پچتائے اور صاحب سے معافی مانگی۔

کوئی سمجھ دار اشراف شخص کسی سے ٹھٹھا نہیں کرتا کیونکہ اس سے فائدہ کچھ نہیں نکلتا البتہ نقصان ہو سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اِن نوجوانوں نے اُس بڈھے صاحب کو بار بار پیچھے دیکھا۔ کیونکہ وہ اُن کے کالج کا ممتحن رہ چکا تھا اور اپنی حرکت پر سخت نادم ہوئے۔

نادانی کرنا اور پچھتانا آسان ہے پر نادانی کا پھل اُٹھانا تکلیف دہ ہے۔

نغمۂ قوم

اَے ہندوالو اُٹھو تم کو اُٹھا رہے ہیں
غفلت میں سو رہے ہو تم کو جگا رہے ہیں

اس وقتِ بیش قیمت کی قدر کچھ نہیں ہے
بے شغل صحبتوں میں اس کو گنوا رہے ہیں

کچھ سیر بوستانِ علم و ہنر کی کر لو
غنچے چٹک رہے ہیں گل کھلکھلا رہے ہیں

وہ لوگ جو کہ ہوتے تھے فیضیاب ہم سے
یہ انقلاب دیکھو ہم کو سکھا رہے ہیں

عالم میں نام اپنا جوں مہر و مہ عیاں تھا
بھولا ہوا فسانہ یاد ہم دلا رہے ہیں

غیروں سے جا کے ہوتے امداد کے ہیں طالب
تو فقیر اپنی مٹی میں ہم خود ملا رہے ہیں

سُنتے نہیں ہیں نغمے دلکش عنادلوں کے
گلشن میں زاغ ہر سُو دھومیں مچا رہے ہیں

برگشتہ ان دنوں ہے کچھ گردشِ زمانہ
چکر میں تیرے ہم ہی اے چرخ آ رہے ہیں

گر غور کر کے دیکھو اپنا قصور سب ہے
ہم گالیاں فلک کو بیجا سُنا رہے ہیں

کیوں کوسئے فلک کو اُس کا قصور کیا ہے
آفت کو اپنے گھر پر ہم خود بُلا رہے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہاری ہے ہم نے ہمت بیٹھے ہیں تھکتھکا کر
جو یار تیز رَو تھے وہ تیز جا رہے ہیں

مارا ہے ہم کو اپنی ہی خانہ جنگیوں نے
ہم جان بُوجھ کر گھر اپنے لُٹا رہے ہیں

حالت کو اپنی دیکھو کیا ہم تھے۔ بن گئے کیا
گلچھرّے پھر بھی دیکھو کیسے اُڑا رہے ہیں

کہلا رہے ہیں کس کے محکوم دوستو ہم
ہم زیر سایہ کس کے خوشیاں منا رہے ہیں

انگلینڈ والے اپنے کہلاتے بادشاہ ہیں
ہیبت سے جن کی یارو سب تھرتھرا رہے ہیں

دیکھو تو غور کر کے فضل و کرم کو اُن کے
علم و ہنر کے ہر سو دریا بہا رہے ہیں

اک ہم ہیں جو ہیں اب تک بھی تشنہ کام بیٹھے
اک وہ ہیں جو کہ اس میں غوطے لگا رہے ہیں

نا آشنا تھے جن کے سُننے سے کان اپنے
دیکھا نہ تھا جو ہم نے وہ سب دکھا رہے ہیں

بے سود ہے سراسر اپنا ازل ترانہ
ہے وقت بھیرویں کا ہم دیس گا رہے ہیں

بچو

(۱) بُری صحبت سے ✣ (۲) آپس کی پھوٹ سے ✣
(۳) جھوٹی تلقین اور بدعت سے ✣ (۴) ہر طرح کی آزمائش سے ✣
(۵) غیبت اور عیب جوئی سے ✣ (۶) گھمنڈ۔ غرور اور ریاکاری سے ✣
(۷) حسد۔ دشمنی۔ کینہ اور بدگمانی سے ✣ (۸) ہر ایک فساد۔ پوشیدہ سازش اور بغاوت سے ✣
(۹) نفسانی خواہشوں کی غلامی سے ✣ (۱۰) گناہ کے عذاب سے ✣
(۱۱) چغلخوروں اور تہمت لگانے والوں سے (۱۲) بیکسوں اور مظلوموں کی آہ سے ✣

غزل ۔ التماس فرخ

شرابیوں کو ذرا بھی ابرو کا پاس نہیں
گرہ میں ان کے مگر گوہرِ قیاس نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شرابِ ناب انہیں دربدر پھراتی ہے
ٹھکانے ہوش نہیں ہیں بجا حواس نہیں

کریگا ساغرِ ہستی کو ایک دن لبریز
عدوے جاں ہے جھلکتا ہوا گلاس نہیں

جو اس لعین کو پی پی کے ہو گئے سیراب
غذا نصیب انہیں جز طعامِ یاس نہیں

جو دخترِ رز پہ سیہ بخت دل سے مرتے ہیں
یقین جانئے جینے کی اُن کی آس نہیں

بنو نہ جان کے دشمن شراب کو چھوڑو
کچھ اور فرخ بیدل کی التماس نہیں

ایک اندھے کا ایمان

ایک اندھا راہ میں اِدھر اُدھر گھوم کر لکڑی سے اپنا راستہ ٹٹولتا تھا کہ میں کدھر سے جاؤں کہ میرے ٹکر نہ لگے۔ لیکن راستہ نہ ملا آخرکار اُس کے بھائی نے آکے اُس کی لکڑی پکڑی اور وہ بے کھٹکے لکڑی کے سہارے چلا گیا۔ کسی نے دیکھ کے اُس سے کہا کہ تو ایسا بے خوف ہو کر چلتا ہے کیا تجھے ٹھوکر وغیرہ کھانے یا گر پڑنے کا ڈر نہیں۔ جواب دیا کہ مَیں نہیں جانتا کہ کہاں جاتا ہوں۔ مگر اتنا مجھے معلوم ہے کہ کوئی مجھے لئے جاتا ہے۔ جہاں وہ مجھے لے جاوے سو میرے لئے ٹھیک ہے۔

چاہیئے کہ ہم اسی طرح کا بھروسہ ایشور پر رکھیں۔ آنے والی باتوں کے بارہ میں ہم اندھے ہیں لیکن اِتنا ہم سمجھتے ہیں کہ پرم پتا پرمیشور ہمارا ہاتھ تھامے ہوئے ہیں۔ پھر ہمیں کس بات کا ڈر ہے؟

انگارے کی تمثیل

ایک ہوشیار پرچارک نے دیکھا کہ ایک بابو صاحب اکثر اُپاسنا عبادت واعظ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں شریک نہیں ہوتے۔ اُنہوں نے اُن سے درخواست کی کہ جناب اُپاسنا میں آیا کیجئے۔ بابو صاحب نے فرمایا کہ مجھے دُنیا کے کام کاج سے فرصت نہیں اس لئے نہیں حاضر ہو سکتا اور نہ کچھ اُپاسنا میں ہمیشہ شامل ہونے کی ضرورت سمجھتا ہوں۔ پرچارک صاحب کچھ نہ بولے لیکن آگ کے بیچ میں سے ایک جلتا ہوا کوئلہ لیکر بابو صاحب کے سامنے زمین پر رکھ دیا۔ یہ جلد اپنی سُرخی کو چھوڑ کر ٹھنڈا اور کالا ہونے لگا۔ یہ دیکھ کر پرچارک نے اُس کے معنی سمجھائے اور کہا کہ یہ کوئلہ جلتا رہتا ہے جب تک وہ آگ کے پاس ہے۔ لیکن آگ سے الگ ہو کر وہ جلد ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی میرا روحانی حال ہے۔ اُس اُپاسنا میں جہاں کہ رُوحانی عُمدگی ہے شامل ہونے سے تازگی پاتا ہوں لیکن اُس سے علیحدہ رہنے میں میرا جوش جلد ٹھنڈا پڑ جاتا ہے ✤

اپنی دولت نہ کھا سکا

مُلکِ فارس میں ایک بادشاہ تھا جس نے بہت سا مال۔ سونا۔ چاندی۔ ہیرا اور ہر قسم کے عمدہ جواہر ایک بڑے کمرے میں جمع کئے اور ہر روز وہاں جا کر اُن کو دیکھتا تھا۔ ایک دفعہ اُس کے دشمن نے چڑھائی کر کے اُسے شکست دی اور سزا کے لئے اُسے اُس مال خانہ میں بند کر دیا کہ وہ ہی اُس کا قید خانہ ہووے۔ اور اُس میں بھوک اور پیاس سے مر جاوے۔ بس اُس کی دولت ذرا بھی کم نہ ہوئی لیکن اُسے دیکھتے دیکھتے وہ بھوک سے تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ اگر وہ دولت پرست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ ہوتا اور اُس کو اپنی سلطنت کے کام میں لاتا تو وہ دشمن کے ہاتھ میں نہ پڑتا۔ سچ ہے کہ دولت پرست کو آرام نہیں ہوتا نہ اس دُنیا میں نہ آنے والی دُنیا میں۔ دولت اچھی ہے جب اچھے کام میں لائی جاوے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ دولت رکھنے سے سچّی خوشی ملتی ہے۔ خوشی تو کیا ملتی ہے البتہ دولت کے سبب سے بھاری فکر ضرور لگا رہتا ہے۔

دھرم گرنتھوں کا تتّب لُبّ لباب

پیارے پِتا ہم تیرے ہیں اور تُو ہمارا ہے ✣ (رگوید)

جو منُش اپنے ہردیہ کو پوتر کرکے مہان پرمیشور کا دھیان دھرتا ہے وہی اُن کا درشن پاتا ہے ✣ (منڈک اُپنشد)

جو لوگ اپنے آتما میں پرماتما کا درشن کرتے ہیں وہی لوگ آبدی آنند اور شانتی پاتے ہیں ✣ (اُپنشد)

ایشور میں مگن رہ کر تمام کام کیا کرو ✣ (بھگوت گیتا)

مناسب خوراک۔ مناسب تفریح طبع۔ مناسب ورزش۔ مناسب محنت مناسب نیند اور مناسب بیداری کا نام ریاضت ہے جس سے تمام غم چکنا چور ہو جاتے ہیں ✣ (بھگوت گیتا)

ماں باپ اور اُستاد اِن تینوں کی ہمیشہ خدمت کرنی چاہیئے ان کے خوش رہنے سے عبادت پوری ہو جاتی ہے ✣ (منو)

غصّہ سے بڑھکر کوئی دشمن نہیں ہے ✣ (بھرتری)

لالچ پاپ کی جڑ ہے ✣ (مہابھارت)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سچ سے جھوٹ پر فتح حاصل کرو۔ اگر تمہارے ساتھ کوئی بدی کرے تم اُس کے ساتھ نیکی کرو ٭ (برامھ دھرم گرنتھ)

تمام بُرے کاموں سے قطعی احتراز کرنے کا نام سچی توبہ ہے ٭ (منو)

قناعت۔ صبر۔ خواہشات کو بس میں رکھنا۔ غصّہ سے بچنا۔ خود ضبطی۔ پاکیزگی۔ دیانت داری۔ بھگتی۔ گیان۔ صداقت۔ ان دس اوصاف سے اپنے آپ کو مشرّف کرنا۔ ہر ایک انسان کا فرض ہے ٭ (منو)

زبانی جمع خرچ کرنا آسان ہے لیکن انسان کی دانائی جبھی ظاہر ہوتی ہے۔ جب وہ کسی کام کو کر کے دکھلاتا ہے ٭ (رامائن)

ہاتھوں کا اعلےٰ وصف کیا ہے؟ خیرات کرنا + سر کا؟ سکھشا دینے والے (استاد) کے آگے نمسکار کرنا + زبان کا؟ سچ بولنا + کانوں کا؟ ستّ (سچی) بات سُن کر خوش ہونا۔ اور اُسے قبول کرنا۔ دوسروں کی بھلائی کے کام کرنے میں لگا رہنا۔ دُنیا کے تخت و تاج ان کے مقابلے میں ہیچ ہیں۔ جو شخص ان اوصاف سے اپنی زندگی کو زینت دیتا ہے۔ وہی شریف ہے ٭ (بھرتری)

موت برحق ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ ہم اپنی زندگی کو کسی بھلے کام کے لئے وقف کر دیں ٭ (ہت اُپدیش)

شرافت اسی میں ہے کہ جس بات سے ہمیں دُکھ ہوتا ہے۔ اُسے ہم دوسروں پر بھی روا نہ رکھیں ٭ (پنچ تنتر)

تمہاری اپنی زندگی ہی بمنزلہ ایک تیرتھ کے ہے۔ خود ضبطی جس کی زمین ہے۔ صداقت جس کا پانی ہے۔ نیکی جس کا کنارا ہے۔ پریم تُرنگ جس کی لہریں ہیں۔ اُسی میں اشنان (غسل) کرو۔ خالی پانی سے باطن کی صفائی کبھی نہیں ہو سکتی ٭ (ہت اُپدیش)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی کام ہو اُس کے کرنے کے لئے ہمّت اور استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا اور نا اُمید نہ ہونا چاہئے - یہی کامیابی کا بھید ہے + (رامائن)

تنگدل لوگوں کی محبت اپنے پریوار (کنبہ) کے لوگوں تک محدود ہوتی ہے جو فراخدل ہیں وہ کل بنی نوع کو ایک سمان سمجھتے ہیں + (پنچ تنتر)

سورگ کا راستہ بہت تنگ اور باریک ہے جنکی آنکھوں پر تکبّر غضب حرص اور خواہشات کی پٹّی چڑھی ہوئی ہے - وہ اس راستہ سے نہیں گزر سکتے + (مہابھارت)

پرارتھنا دھرم کا نچوڑ اور سورگ کی کنجی ہے - ہر دم پرارتھنا کرو کیونکہ پرارتھنا کرنے سے انسان بُرائیوں سے بچا رہتا ہے + (قرآن)

قوم کی حالت

المدد المدد اے دونو جہاں کے مالک
دیکھی جاتی نہیں اب قوم کی بگڑی حالت

اِن کے سر پر ہے گھٹا چھائی ہوئی غربت کی
اَور قوموں پہ برسنے لگا ابرِ رحمت

بامِ اقبال پہ اب کوسنے زینے سے چڑھیں
نہ تو دولت ہی رہی پاس نہ ہے اور جمعیت

حوصلے پست ہوئے خوب شکستیں کھائیں
دِل بڑھے یاروں کے ٹوٹی جو ہماری ہمّت

اِتّفاق اُن میں جو تھا ساری ترقی کا سبب
ہے وہ ہندیوں کے دل سے یکایک رخصت

باپ کو بیٹے سے اور ماں کو ہے بیٹی سے نفاق
نہ رہی بیوی و خاوند میں باہم اُلفت

جن کو کہتے ہیں لہو اپنا وہ اس فکر میں ہیں
کس طرح اپنے بزرگوں کی بڑھاویں عزّت

ہائے وہ قوم یگانہ جو ہر ایک علم میں تھی
اب اُسی قوم کی ہے غیر مہذّب صورت

نام جس قوم کا تھا باعثِ حسرت دُنیا
اب اُسی قوم کی ہے مُنہ پہ برستی وحشت

سچّی خیرات میں دی نہ گئی کوڑی بھی
رنگ رلیوں میں ہوا ہو گئی ساری دولت

مانگو خیرات تو کہتے ہیں کہ کچھ پاس نہیں
کوئی میلہ اگر آجائے تو لاکھوں کی کھپت

نُورِ اخلاق جو تھا ان میں ترقّی کا چراغ
وہ جو ٹھنڈا ہوا ادبار کی چھائی ظلمت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب تو سب عیش میں مصروف ہیں مفکر ہی ہے
نہیں تعلیم و تعلّم کی ذرا بھی فرصت

شغلِ شغلِ بخ ہے دن رات یہ اُس پر طُرّہ
کہتے ہیں عقل کو ہوتی ہے اُسی سے جُودت

رائگاں کرتے ہیں کیا وقت بُرے کاموں میں
اس گوہر کی نہیں معلوم ہمیں کچھ قیمت

صحبتیں ایسی بُری ہیں کہ زمانے سے بُری
تخلیہ بھی تو ہے تو وہ تخلیہ یعنی خلوت

پرارتھنا

(۱) پیارے پرمیشور! اُن تمام برکتوں کے لئے جو آپ نے ہم پر نازل کی ہیں ہم آپ کو بار بار دھنیاد دیتے ہیں ✤

(۲) بدھاتا! جو جو نعمتیں ہمیں اس دُنیا میں میسّر ہیں وہ سب آپ ہی کی عطا کی ہوئی ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم اُن نعمتوں سے ایک کے بھی مستحق نہیں ہیں۔ یہ آپ ہی ہیں کہ باوجود ہماری گوناگوں خطاؤں کے ہم پر بار بار مہربانی فرماتے ہیں ✤

(۳) پیارے پربھو! ہمیں سچّی توبہ کا بھاؤ دو۔ ہمارے قصوروں پر نظر نہ کرو۔ اور ہماری ساری بُرائیوں کو میٹ دو ✤

(۴) برکت دو کہ ہم اپنے ضمیر کی آواز کو سُنیں اور اُس کی متابعت میں دل وجان سے کوشش کریں۔ ایسی عقل بخشو کہ آپ کی مرضی پر چلیں۔ اور وہ کام کریں جو بجا اور درست ہیں ✤

(۵) دیامئے ایشور! ہمارے والدین ہمارے لواحقین اور ہمارے رشتہ داروں کو برکت دو کہ وہ سنّت اور اُستت کی پرکھشا کریں اور آپ کی راہ پر چلیں ✤

(۶) اے دُوبتوں کے سہارے پرمیشور! ہمارے ملک اور ہماری قوم کو برکت دو اور اُسے اُس کی موجودہ گری ہوئی حالت سے نکالو۔ برکت دو کہ ہم سب آپس کی پھوٹ سے بچیں اور یکدل اور یکجان ہو کر آپ کی مہیماں گائیں کریں اور آپ کا سوربھیہ راج اس ڈوبے ہوئے دیش میں استھاپن کریں ✤

تمام شُد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِطّلاع

(۱) اخلاقی سبق کی خریداری کے مُتعلق کُل خط و کتابت بنام مینیجر بَرَہمّھ پرچارک لاہور ہونی چاہیئے ٭

(۲) اس کتاب کے جتنے حِصّے شائع ہو چُکے ہیں اُن کی قیمت فی حِصّہ ۴ر (چار آنہ) مقرّر ہے لیکن پچاس یا پچاس سے زیادہ جلدوں کے خریدار سے قیمت میں خاص رعایت ہو سکتی ہے ٭

مُؤلّف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Entered in Database

Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar